e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 345 Friday , September 18 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۴۵) لکھنؤ، بروز جمعہ ۱۸-ستمبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۵/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

منی پور کے راحتی کیمپوں میں اموات پر سپریم کورٹ فکرمند

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے منی پور کے راحتی کیمپوں میں ہوئی 30 سے زیادہ اموات، خاص طور پر غیر فطری اموات سے متعلق سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔عدالت نے چیف سکریٹری سے حلف نامہ طلب کیا ہے اور تمام غیر فطری اموات میں ایف آئی آر، تیز رفتار تحقیقات اور راحتی کیمپوں میں مقیم بے گھر افراد کی حفاظت اور وقار کو یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے۔عدالت نے معاوضہ کی رقم اور پوسٹ مارٹم سے متعلق معاملات پر بھی ریاست سے جواب طلب کیا ہے۔اس کے ساتھ ہی وہاں رہ رہے لوگوں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی معلومات بھی عدالت کو دینے کو کہا ہے۔چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت کی صدارت والی سہ رکنی بنچ،جس میں جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا بھی شامل ہیں، نے ریاست کے اعلیٰ افسر سے پوچھا کہ راحتی کیمپوں میں ہوئیں اموات کے سلسلے میں جسٹس گیتا متل کمیٹی کی جانب سے دی گئی۔

ممتا بنرجی کو شری رام پور میں جلسۂ عام کی مشروط اجازت

کولکاتہ(ایجنسی) کلکتہ ہائی کورٹ نے جمعرات (17 ستمبر) کو مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو ہگلی ضلع کے شری رام پور کورٹ میدان میں 26 ستمبر کو جلسۂ عام کی مشروط اجازت دے دی۔عدالت نے جلسۂ عام میں زیادہ سے زیادہ 1000 افراد کے شامل ہونے کی حد مقرر کی ہے۔ جسٹس سوگت بھٹاچاریہ کی سنگل بنچ نے جلسۂ عام کا وقت شام 4 بجے سے 6 بجے تک مقرر کیا ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ جلسۂ عام کے بعد کوئی ریلی یا جلوس نہیں نکالا جائے گا۔اس کے ساتھ ہی منتظمین کو یہ یقینی بنانا ہوگا کہ قریب سے گزرنے والی مصروف گرینڈ ٹرنک روڈ پر ٹریفک کی آمدورفت معمول کے مطابق جاری رہے۔ترنمول کانگریس نے شری رام پور میں تقریباً 2000 پارٹی کارکنان کی موجودگی میں جلسۂ عام منعقد کرنے کی اجازت مانگی تھی۔حالانکہ ریاستی حکومت نے اس کی مخالفت کی تھی۔ریاستی حکومت کی جانب سے دلیل دی گئی کہ شری رام پور کورٹ میدان کافی تنگ ہے۔

پی ایم مودی نے کیا سیمی کون انڈیا کا افتتاح،سیمی کنڈکٹر مشن کے دوسرے مرحلے کے لیے 13.5 ارب ڈالر کا اعلان

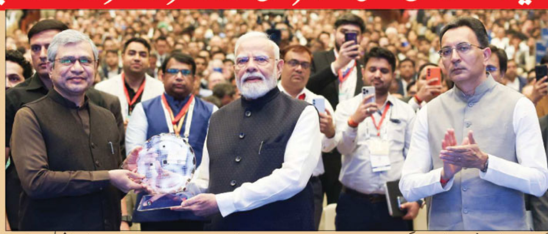

نئی دہلی،17 ستمبر(یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ملک میں سیمی کنڈکٹر کا نظام تیزی سے پھیل رہا ہے اور دیسی چپ اب ملک اور دنیا کے صارفین تک پہنچنے لگی ہے۔مسٹر مودی نے جمعرات کو یہاں سیمی کون انڈیا 2026 کے پانچویں ایڈیشن کا افتتاح کیا اور کہا کہ سیمی کنڈکٹر شعبے کے دن بہ دن بڑھنے سے ملک میں جدت طرازی، سرمایہ کاری اور ترقی کے نئے مواقع کھل رہے ہیں۔انہوں نے نوجوانوں اور صنعت سے اس سیمی کنڈکٹر مشن سے جڑنے کی اپیل کی۔سیمی کنڈکٹر شعبے میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی صلاحیت کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے مشن کے دوسرے مرحلے کے لیے 5.13 ارب ڈالر کے منصوبے کا اعلان کیا۔وزیر اعظم نے کہا کہ 2022 میں شروع ہوا سیمی کون انڈیا کا سفر اب پالیسی اور منصوبے سے آگے بڑھ کر پائلٹ لائن سے ہوتے ہوئے تجارتی پیداوار تک پہنچ گیا ہے۔موہالی اور سورت میں دو نئے پلانٹوں میں تجارتی پیداوار شروع ہوگئی ہے۔انہوں نے کہا کہ سیمی کنڈکٹر کا پورا نظام تیار کرنے کے لیے چپ ڈیزائن، سامان کی تیاری اور جانچ کی صلاحیت ضروری ہے۔ انہوں نے فیبلیس کمپنیوں (بہت کم ملازمین والی کمپنیوں)، املاک دانش اور سلیکون فوٹونکس پر زور دیا۔انہوں نے سامان، کیمیکل، گیس اور مواد کے شعبے کی کمپنیوں سے 12 منظور شدہ پروجیکٹوں اور بڑھتی ہوئی مانگ کا فائدہ اٹھانے کو کہا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ دنیا کو مینوفیکچرنگ کے لیے نئی اور قابل بھروسہ جگہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور ہندوستان اس کے لیے خود کو مسلسل تیار کر رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان ہر وہ قدم اٹھا رہا ہے جو ہمیں سیمی کنڈکٹر صنعت کے لیے ایک پسندیدہ جگہ بناتا ہے۔کچھ سال پہلے ہی ملک کے آئین کے 75 سال پورے ہوئے ہیں۔ایسا ملک جب ایک اہم صنعت میں آگے بڑھتا ہے تو اس سے پوری دنیا کی سپلائی چین کو طاقت ملتی ہے۔انہوں نے کہا،''آج جب سپلائی چین کو ہتھیار بنایا جا رہا ہے تب تو اس کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ ہندوستان میں ہو رہی اس ترقی کو ہمیں اس وسیع نقطہ نظر سے بھی دیکھنا ہے۔

وزیر اعظم نے ہندوستان کی انجینئرنگ کی صلاحیتوں کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے کہا کہ چپ ڈیزائن کے لیے ایک لاکھ انجینئرنگ کے طلباء کو تربیت دینے کا ہدف رکھا گیا ہے،جن میں 70 ہزار کو تربیت دی جا چکی ہے۔انہوں نے نوجوانوں اور محققین سے ملک میں جدید ٹیکنالوجی کو فروغ دینے میں حصہ لینے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا،''جو نوجوان صلاحیتیں ہندوستان میں تحقیق سے جڑی ہیں وہ آگے آئیں۔ جو نوجوان بیرون ملک تحقیق کر رہے ہیں وہ بھی ہندوستان میں جدید ٹیکنالوجی کے فروغ سے جڑیں۔انہوں نے اہم صنعت کاروں سے اپیل کرتے ہوئے کہا،''میں صنعت سے گزارش کرتا ہوں۔آپ ملک میں تحقیق و ترقی کے لیے آگے آئیں۔اس میں صنعتوں کا بھی فائدہ ہے اور ہندوستان کی یوا شکتی کو بھی اس سے طاقت ملے گی۔''مسٹر مودی نے کہا کہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) کی بڑھتی ہوئی مانگ سے سیمی کنڈکٹر شعبے کی ضروریات بدل رہی ہیں۔

سنکٹ موچن مندر مقدمہ
الہ آباد ہائی کورٹ، پھانسی کی سزا کے خلاف داخل مفتی ولی اللہ کی اپیل پر حتمی سماعت شروع

الہ آباد۔ 17 ستمبر(یو این آئی) دہشت گردی کے الزامات کے تحت سیشن عدالت سے پھانسی کی سزا پانے والے گذشتہ بیس سال سے جیل میں مقید مفتی ولی اللہ کے مقدمہ کی الہ آباد ہائی کورٹ میں حتمی سماعت شروع ہو چکی ہے۔گذشتہ کل ایڈوکیٹ ایم ایس خان نے دہلی سے الہ آباد جا کر بحث کا آغاز کیا۔جاری ریلیز کے مطابق الہ آباد ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس اتل سری دھرن اور جسٹس اچل سچدیو اس اہم مقدمہ کی سماعت کر رہے ہیں۔ایڈوکیٹ ایم ایس خان نے زبانی بحث کے علاوہ عدالت میں تحریری بحث بھی داخل کردی ہے جسے عدالت نے اپنے ریکارڈ پر لے لیا ہے۔دو رکنی بینچ نے ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل کو حکم دیا کہ وہ یکم اکتوبر کو صبح دس بجے بحث کرنے کے لیئے تیار رہیں۔عدالت نے اپنے فیصلے میں تحریر کیا ہے کہ عرض گذار مفتی ولی اللہ کے وکیل ایم ایس خان بیرون شہر سے آتے ہیں لہذا متعین کردہ وقت پر بحث شروع کریں۔واضح رہے کہ اتر دیش کے تاریخی و مذہبی شہر وارانسی میں واقع مشہور سنکٹ موچن مندر میں 2006 میں ہوئے دہشت گردانہ واقعہ جس میں 28 افراد ہلاک اور سو سے زائد زخمی ہوئے تھے۔مقدمہ کے اکلوتے مجرم مفتی ولی اللہ کے مقدمہ کی پیروی صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی نچلی عدالت سے کر رہی ہے۔(بقیہ صفحہ 3 پر)

پی ایم مودی کی سالگرہ پر 'سیوا سنکلپ ابھیان' کا آغاز

سی ایم یوگی نے وزیر اعظم کی صحتمند زندگی اور لمبی عمر کی دعا کی، جہاں لوگوں کی سوچ ختم ہوتی ہے، وہیں مودی کا وژن شروع ہوتا ہے: راجناتھ
پی ایم مودی کے نظریات اور اصولوں کو اپنا کر ہی آگے بڑھا جا سکتا ہے: چراغ، وزیر اعظم نے دنیا میں ہندوستان کی نئی شناخت بنائی: نائیڈو

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ان کی سالگرہ پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نے اپنے 25 سالہ عوامی زندگی میں خدمت کو عبادت، گڈ گورننس کو عزم اور ملک کی تعمیر کو اعلیٰ ترین مقصد بنا کر عوام کی زندگی میں تبدیلی کا نیا شعور بیدار کیا ہے وزیر اعلیٰ نے جمعرات کے روز ایکس پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی سالگرہ کے موقع پر جمعرات کے روز بابا وشوناتھ کی نگری وارانسی سے سیوا سنکلپ ابھیان کا آغاز ہوگا۔انہوں نے کہا کہ یہ مہم خدمت اور عوامی بہبود کے جذبے کو آگے بڑھانے کا ذریعہ بنے گی۔یوگی نے بتایا کہ تخلیق اور محنت کے دیوتا بھگوان وشوکرما کے یوم پیدائش کے موقع پر لکھنؤ میں وشوکرما شرم سمان یوجنا 0.2 کے تحت وشوکرما خود روزگار اور سودیشی میلہ 2026 پر مبنی نمائش کا افتتاح کیا جائے گا۔اس کے ساتھ ہی مارجن منی لون پورٹل بھی شروع کیا جائے گا۔وزیر اعلیٰ کے مطابق اس موقع پر مختلف اسکیموں کے مستفیدین میں چیکس اور ٹول کٹس بھی تقسیم کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ خدمت سے عزم، محنت سے خود کفالت اور سودیشی سے خوشحالی کا یہ سفر وکست بھارت کے ہدف کو نئی رفتار فراہم کرے گا۔انہوں نے وزیر اعظم مودی کی طویل عوامی زندگی اور قومی تعمیر میں ان کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے ان کی سالگرہ پر نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جمعرات کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی جائے پیدائش وڈنگر اور ان کی کرم بھومی کاشی کو جوڑنے والی موٹر سائیکل ریلی محض ایک مقام سے دوسرے مقام تک کا سفر نہیں، بلکہ دو اہم مقامات کو جوڑنے کی ایک کوشش ہے۔مسٹر سنگھ نے کہا،''ایک طرف کاشی ہے، جہاں سے مودی جی کی عوامی زندگی کو نئی توانائی ملی اور ماں گنگا کا آشیرواد حاصل ہوا۔ دوسری طرف وڈنگر ہے، جہاں انہیں قابل احترام ماں ہیرا بین کا آشیرواد اور زندگی کے بنیادی اقدار کی بنیاد ملی۔میرا تجربہ ہے کہ جہاں لوگوں کی سوچ ختم ہوتی ہے، وہیں مودی جی کا وژن شروع ہوتا ہے۔''انہوں نے کہا کہ اس کی مثال 2001 میں گجرات میں آنے والا تباہ کن زلزلہ ہے۔اس مشکل وقت میں وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے مسٹر مودی نے ذمہ داری سنبھالی۔ لوگوں کو لگتا تھا کہ گجرات اس مصیبت سے باہر نہیں نکل پائے گا،لیکن وزیر اعظم مودی نے سب کو غلط ثابت کرتے ہوئے گجرات کی ترقی کو ''ٹیسٹ میچ سے ون ڈے'' میں تبدیل کرنے کا کام کیا۔انہوں نے گجرات کو ترقی کی راہ پر تیزی سے آگے بڑھایا اور آج گجرات ایک ماڈل ریاست کے طور پر قائم ہے۔وزیر دفاع نے کہا کہ ایک اچھا رہنما بہتر سڑکیں، بہتر بنیادی ڈھانچہ اور پل تعمیر کروا سکتا ہے، لیکن عظیم رہنما وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو خود کفیل بناتا ہے۔وزیر اعظم مودی کی بھی یہی کوشش ہے۔ مدرا یوجنا کے ذریعے چھوٹے کاروباری اپنے پیروں پر کھڑے ہو رہے ہیں اور اسکل انڈیا نے ہنر کو روزگار سے جوڑنے کی راہ ہموار کی ہے۔انہوں نے کہا کہ ایک وقت میں کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ملک کے ہر شہری تک بینکنگ کی سہولت پہنچے گی،لیکن وزیر اعظم مودی نے یہ ممکن کر دکھایا۔

وزیر اعظم نریندر مودی کے 76 ویں یوم پیدائش کے موقع پر وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو، مرکزی وزیر مملکت برائے مالیات پنکج چودھری، فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز کے مرکزی وزیر چراغ پاسوان اور بی جے پی کے ریاستی صدر نے جمعرات کے روز رودراکش انٹرنیشنل کوآپریشن اینڈ کنونشن سینٹر سے سیوا سنکلپ ابھیان کا باضابطہ آغاز کیا۔اس موقع پر چراغ پاسوان نے کہا کہ نوجوان نسل کی نمائندگی کرتے ہوئے وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وزیر اعظم مودی کے نظریات اور اصولوں کو اپنا کر ہی آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی سرحدوں کے تحفظ کے ساتھ ساتھ خلائی ٹیکنالوجی کے شعبے میں بھی وزیر اعظم نے نمایاں کام کیا اور اسے زبردست فروغ دیا۔مسٹر پاسوان نے کہا،'نریندر مودی صرف ایک وزیر اعظم کا نام نہیں، بلکہ وہ ملک کے فخر اور وقار کی علامت ہیں۔ چراغ پاسوان نے کہا کہ ان کے والد کے انتقال کے بعد وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہمیشہ ان پر دستِ شفقت رکھا اور سرپرستی کی۔

آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو نے جمعرات کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنی دور اندیش قیادت کے ذریعے ہندوستان کو دنیا میں نئی شناخت دلائی ہے۔مودی کی 76 ویں سالگرہ کے موقع پر رودراکش بین الاقوامی تعاون و کنونشن مرکز میں منعقد 'سیوا سنکلپ ابھیان' پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر نائیڈو نے کہا کہ مودی ایک عام خاندان سے نکل کر ملک کے وزیر اعظم بنے اور عالمی سطح پر ہندوستان کی نئی شناخت بنائی۔ ان کے مطابق حکومت نے 25 کروڑ لوگوں کو غربت سے نکالا، 80 کروڑ لوگوں کو راشن اور چار کروڑ لوگوں کو مکانات فراہم کیے ہیں۔ کسان سمان ندھی کے ذریعے کسانوں کے کھاتوں میں براہ راست رقم بھیجی جا رہی ہے۔

کھرگے اور راہل نے یومِ پیدائش پر مودی کو مبارکباد دی

نئی دہلی۔کانگریس صدر ملیکارجن کھرگے اور لوک سبھا میں قائد حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو یوم پیدائش پر مبارکباد دیتے ہوئے ان کی بہترین صحت اور درازیِ عمر کی دعا کی ہے مسٹر کھرگے نے جمعرات کے روز سوشل میڈیا ایکس پر کہا،''وزیر اعظم مسٹر نریندر مودی جی کو یومِ پیدائش کی دلی مبارکباد۔ ایشور انہیں اچھی صحت اور طویل عمر کا آشیراد دیں۔مسٹر گاندھی نے بھی وزیر اعظم کو یومِ پیدائش کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا،''وزیر اعظم نریندر مودی جی کو یومِ پیدائش کی مبارکباد۔ان کی اچھی صحت اور طویل زندگی کی خواہش کرتا ہوں۔

اشوک کمار سنگھ معطل

لکھنؤ۔ڈپٹی چیف منسٹر کیشو پرساد موریہ کی ہدایت پر اشوک کمار سنگھ، پروجیکٹ ڈائریکٹر، ضلع دیہی ترقی ایجنسی، سلطان پور، جن کے خلاف مختلف الزامات کے سلسلے میں تادیبی کارروائی پر غور کیا جا رہا ہے، کو محکمہ دیہی ترقیات نے اتر پردیش کے سرکاری ملازمین (نظم وضبط اور اپیل) رولز، 9 کے تحت فوری اثر سے معطل کر دیا ہے۔ ڈائریکٹر، ڈسٹرکٹ رورل ڈیولپمنٹ ایجنسی، سلطان پور، کمشنر، دیہی ترقی، اتر پردیش، لکھنؤ کے دفتر سے منسلک رہیں گے۔سرکاری میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ مسٹر اشوک کمار سنگھ، پروجیکٹ ڈائریکٹر، ڈسٹرکٹ رورل ڈیولپمنٹ ایجنسی، سلطان پور، ماتحت عملے کے ساتھ قابل اعتراض رویے میں ملوث ہو کر اپنی سرکاری ذمہ داریوں کو غلط طریقے سے انجام دینے، ضلع دیہی ترقی ایجنسی کے اہم دفتر کے کام کاج اور وقار کو بری طرح متاثر کرنے، ضلعی دیہی ترقی ایجنسی، حکومتی ہدایات کو غلط طریقے سے انجام دینے کے مجرم پائے گئے ہیں۔

انّ پورنا یوجنا مغربی بنگال میں ناری شکتی کیلئے حوصلہ افزا قدم: مودی

نئی دہلی۔وزیر اعظم نریندر مودی نے انّ پورنا یوجنا کو مغربی بنگال میں ناری شکتی کے لیے ایک حوصلہ افزا قدم بتاتے ہوئے کہا ہے کہ ترقی یافتہ بنگال کی طاقت سے ترقی یافتہ ہندوستان کا عزم بھی اور مضبوط ہوگا۔مسٹر مودی نے جمعرات کو ویڈیو کانفرنس کے ذریعے مغربی بنگال میں انّ پورنا یوجنا کی چوتھی قسط جاری کی۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ اس سے خواتین کے مالی وقار کی ضمانت ملتی ہے۔انہوں نے کہا،''یہ ان کی زندگی کے لیے ایک بڑا سہارا ہے۔ یہ ایک بڑی مدد ہے!'' وزیر اعظم نے کہا کہ اس قسط میں ڈیڑھ کروڑ خواتین کے کھاتے میں تین تین ہزار روپے کی رقم بھیجی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی مالی امداد ادویات، گھریلو ضروریات کی خریداری یا بچے کی تعلیم کی مالی اعانت کے لیے ایک اہم لائف لائن کے طور پر کام کرتی ہے۔

جنتر منتر پر دھرنے کی اجازت سے انکار اظہارِ رائے کی آزادی پر قدغن ہے

'دستور بچاؤ، ملک بچاؤ' تحریک حسبِ معمول جاری رہے گی، دھرنے سے ایک روز قبل اجازت منسوخ کرنا یک طرفہ اور نامناسب فیصلہ: مسلم پرسنل لا بورڈ

لکھنؤ۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے دہلی پولیس کی جانب سے بورڈ کے مجوزہ احتجاجی دھرنے کو آخری وقت میں اجازت دینے سے انکار پر تشویش اور مذمت کا اظہار کیا ہے۔ بورڈ نے کہا کہ پُرامن احتجاج اور اظہارِ رائے شہریوں کا بنیادی اور دستوری حق ہے، جسے انتظامی فیصلوں کے ذریعے سلب نہیں کیا جانا چاہئے۔بورڈ کے ترجمان اور 'دستور بچاؤ، ملک بچاؤ' تحریک کے کنوینر ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے کہا کہ انہوں نے گزشتہ دس دنوں کے دوران تین مرتبہ پارلیمنٹ اسٹریٹ تھانے کا دورہ کر کے ایس ایچ او اور ڈی سی پی کو یقین دہانی کرائی تھی کہ دھرنے میں مقررہ تعداد سے زیادہ افراد شریک نہیں ہوں گے۔ اس کے باوجود دھرنے سے صرف ایک روز قبل پولیس نے بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت کے خدشے کا حوالہ دیتے ہوئے اجازت منسوخ کردی۔

بورڈ نے اس فیصلے کو یک طرفہ اور نامناسب قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے قبل بھی جنتر منتر پر بورڈ کی جانب سے متعدد پُرامن مظاہرے منعقد کیے جا چکے ہیں اور مقررہ ضوابط کی پابندی کی گئی ہے۔بورڈ کے مطابق مجوزہ دھرنا 'دستور بچاؤ، ملک بچاؤ' ملک گیر تحریک کا پہلا مرحلہ تھا۔تحریک کے ذریعے محروم و مظلوم طبقات، اقلیتوں اور بالخصوص مسلمانوں کے بنیادی حقوق کی پامالی، ماب لنچنگ کے واقعات، جان و مال اور عزت و آبرو پر حملوں، مساجد، مدارس اور مسلم آبادیوں کے خلاف بلڈوزر کارروائیوں، مذہبی و ثقافتی آزادی پر قدغن، مسلم پرسنل لا کے تحفظ، یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ کی کوششوں اور وندے ماترم کو لازمی قرار دینے جیسے مسائل کی جانب عوام کی توجہ مبذول کرانا مقصود ہے۔بورڈ نے مرکزی وزیر داخلہ کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا جس میں 2029 تک بی جے پی زیر اقتدار تمام ریاستوں میں یونیفارم سول کوڈ نافذ کرنے کی بات کہی گئی ہے۔(بقیہ صفحہ 3 پر)

ٹی ایم سی کے انتخابی نشان اور نام کے استعمال پر پابندی

کولکاتہ(ایجنسی) الیکشن کمیشن نے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے 'گھاس پر دو پھول' والے انتخابی نشان اور پارٹی کے نام کے استعمال پر روک لگا دی ہے۔کمیشن نے ٹی ایم سی کے دونوں دھڑوں کو نئے نام اور انتخابی نشان منتخب کرنے کی ہدایت دی ہے۔دونوں دھڑوں کو جمعہ کی صبح تک اپنی پسند کے تین نام اور تین انتخابی نشان پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔الیکشن کمیشن نے آج ہی نئی دہلی میں دونوں دھڑوں کے نمائندوں کو اجلاس کے لیے طلب کیا تھا۔مغربی بنگال کی نندی گرام اور ریجی نگر اسمبلی نشستوں پر 6 اکتوبر کو ضمنی انتخابات ہونے ہیں۔دونوں دھڑوں نے ایک ہی انتخابی نشان پر اپنے امیدوار میدان میں اتارے تھے۔رِت برت بنرجی کی قیادت والے باغی ٹی ایم سی دھڑے کی جانب سے محمد احتشام الحق نندی گرام اور صفی الدین شیخ ریجی نگر سے انتخاب لڑیں گے۔دوسری جانب سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی ٹی ایم سی نے اتوار کو نندی گرام سے سنچیتا پردھان (ڈے) اور ریجی نگر سے ربیع الاسلام چودھری کو امیدوار بنانے کا اعلان کیا تھا۔نندی گرام طویل عرصے سے ٹی ایم سی اور بی جے پی کے درمیان سیاسی کشمکش کا اہم مرکز رہا ہے۔ 2007 میں زمین کے حصول کے خلاف شروع ہونے والی تحریک نے ممتا بنرجی اور ٹی ایم سی کو 2011 میں ریاستی اقتدار تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔2021 میں ممتا بنرجی نے نندی گرام سے مغربی بنگال کے موجودہ وزیر اعلیٰ شبھندو ادھیکاری کے خلاف اسمبلی انتخاب لڑا تھا،تاہم انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

سابق ریاستی وزیر رام آسرے کشواہا کی 13 سال بعد گھر واپسی
بی جے پی چھوڑ تھاما ایس پی کا دامن، اکھلیش نے کی خیر مقدم

لکھنو۔یوپی کے سابق وزیر رام آسرے کشواہا نے بی جے پی چھوڑ دی ہے۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی کا دامن تھام لیا ہے۔تقریباً 13 سال بعد ان کی سماجوادی پارٹی میں واپسی ہوئی ہے۔ [illegible]

'ہندوستان اپنی توانائی کی حفاظت کے لیے مختلف ممالک سے تیل اور گیس خریدنا جاری رکھے گا'
حکومت ہند کا امریکہ کو دوٹوک

نئی دہلی۔(ایجنسی) ہندوستانی حکومت نے امریکی پارلیمنٹ میں روس اور ایران پر نئی پابندیوں [illegible]

سطح پر بات چیت ہوئی ہے۔ہندوستان نے امریکہ کو یہ بھی بتایا ہے کہ ان پابندیوں کا اثر صرف [illegible]

سپریم کورٹ کا 'سی بی ایس ای' کی سہ لسانی پالیسی اچانک نافذ کرنے پر پھر سوال
'سہ لسانی پالیسی کو آئندہ سال سے نافذ کیا جانا چاہیے'، عدالت عظمیٰ نے سی بی ایس ای کو دیا مشورہ

نئی دہلی (ایجنسی) سپریم کورٹ نے 'سی بی ایس ای' کی سہ لسانی پالیسی اچانک نافذ کرنے پر ایک بار پھر سوال اٹھایا ہے۔عدالت نے جمعرات کو کہا کہ چھٹی جماعت کے بچوں کے لیے تیسری [illegible]

کیا تھا۔سی بی ایس ای کے ایک سرکلر کے مطابق یکم جولائی سے نویں جماعت کے طلبا کے لیے 3 زبانیں (جن میں کم از کم 2 ہندوستانی زبانیں شامل ہوں) پڑھنا لازمی کر دیا گیا ہے۔سی بی ایس ای [illegible]

حوثی پیش قدمی کے بعد چین اور ایران میں اہم سفارتی رابطہ

بڑھتی کشیدگی کے دوران سعودی عرب نے فوجی مدد اور متبادل برآمداتی راستوں کی تلاش شروع کردی

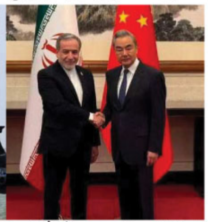

ایران نواز حوثیوں کی حالیہ تیز رفتار فوجی پیش قدمی کے بعد سعودی عرب نے چین سے مدد طلب کی ہے۔ ایرانی ذرائع کے مطابق بیجنگ نے تہران سے نجی سطح پر کہا ہے کہ وہ یمن میں حوثیوں کے اقدامات کو محدود کرنے میں کردار ادا کرے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ بحیرۂ احمر کے ساحلی علاقوں اور آبنائے باب المندب کے اطراف حوثیوں کی پیش قدمی نے سعودی عرب کی تیل برآمدات اور بحری نقل وحمل کو زیادہ خطرات سے دوچار کردیا ہے۔ اسی تناظر میں ریاض نے اپنے اہم تجارتی شراکت دار چین سے سفارتی تعاون کی درخواست کی ہے۔ یہ پیش رفت خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور عالمی توانائی و جہاز رانی کے راستوں کے تحفظ سے متعلق خدشات میں اضافے کے پس منظر میں سامنے آئی ہے۔ چین نے عوامی سطح پر تحمل، مذاکرات اور محفوظ بحری آمدورفت کی بحالی پر زور دیا ہے، تاہم ذرائع کے مطابق تہران کو دیا گیا اس کا نجی پیغام سرکاری بیانات سے کہیں زیادہ واضح اور سخت تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ بیجنگ چاہتا ہے کہ ایران حوثیوں پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کرے تاکہ توانائی کی ان اہم بحری گزرگاہوں میں کشیدگی کو مزید پھیلنے سے روکا جاسکے، جن پر دنیا کی دوسری بڑی معیشت چین کا نمایاں انحصار ہے۔ ان مذاکرات سے آگاہ ذرائع، جنہوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بات کی، نے یہ نہیں بتایا کہ یہ پیغام تہران تک کس ذریعے سے پہنچایا گیا۔ یہ بھی واضح نہیں کہ آیا یہ معاملہ بدھ کے روز ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے دورۂ چین کے دوران اٹھایا گیا تھا یا نہیں۔ ذرائع کے مطابق تہران کا مؤقف تھا کہ خطے میں استحکام اور امن کا انحصار ایران کے خلاف جاری امریکی۔اسرائیلی جنگ کے خاتمے پر ہے۔ تین ایرانی ذرائع نے بتایا کہ چینی حکام نے تہران کو کوئی کھلی دھمکی نہیں دی اور نہ ہی یہ اشارہ دیا کہ اگر ایران حوثیوں پر اپنا اثر ورسوخ استعمال نہ کرے تو بیجنگ اس پر اقتصادی دباؤ ڈالنے کی کوشش کرے گا۔ اس معاملے پر تبصرے کی درخواست کے جواب میں چینی وزارت خارجہ نے کہا، ''چین نہیں چاہتا کہ خطے میں جاری کشیدگی مزید پھیل کر یمن اور بحیرۂ احمر تک پہنچے۔ علاقائی عدم استحکام میں اضافہ کسی بھی فریق کے مفاد میں نہیں ہے۔'' اُدھر ایران کی وزارتِ خارجہ اور سعودی حکومت کے میڈیا دفتر نے اس خبر پر تبصرے کے لیے روئٹرز کی درخواستوں کا فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔

ایران کے حمایت یافتہ حوثی جنگجوؤں کے بڑھتے دباؤ کا سامنا کر رہے سعودی عرب نے فوجی مدد حاصل کرنے اور خام تیل کی برآمد کے لیے محفوظ متبادل راستہ تلاش کرنے کی کوششیں تیز کردی ہیں، تاہم فی الحال دونوں مسائل کا کوئی واضح حل سامنے نہیں آیا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب عراق میں ایران نواز ملیشیاؤں کے ایک حملے کے بعد سعودی عرب کی ایک اہم تیل پائپ لائن مبینہ طور پر کئی ہفتوں سے بند ہے۔ حوثی جنگجو سعودی عرب کے اندر بنیادی ڈھانچے کے ساتھ ساتھ بحیرہ احمر میں اس کے جہاز رانی کے مفادات کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں، جہاں انہوں نے باب المندب آبنائے کے اطراف کئی جزائر پر قبضہ کرلیا ہے۔ ادھر ایران آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کو مسلسل نشانہ بنا رہا ہے، جبکہ تیل کی قیمتیں 100 امریکی ڈالر فی بیرل سے اوپر برقرار ہیں۔ خطے کے ایک عہدیدار کے مطابق ریاض اس وقت ''انتہائی مشکل صورتحال'' میں ہے اور اسے نہ صرف اپنے فوجی اڈوں اور اہم سرکاری تنصیبات بلکہ تیل کی تنصیبات کے تحفظ کے لیے بھی اقدامات کرنا پڑ رہے ہیں۔ ایک دوسرے عہدیدار نے کہا کہ ریاض حوثیوں کے حملوں کے خلاف اجتماعی ردعمل کے لیے اپنے بین الاقوامی اتحادیوں کو متحد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تاہم فی الحال ''فیصلہ یہ ہے کہ سفارت کاری کو موقع دیا جائے''۔ عہدیدار نے مزید کہا کہ عمان اور مصر یمن میں کشیدگی کم کرنے کی کوششوں کی قیادت کررہے ہیں۔ واشنگٹن میں قائم تھنک ٹینک نیو امریکہ کے فیلو ایڈم بارون نے ٹائمز آف اسرائیل کے حوالے سے کہا، ''یہ محض حوثیوں اور سعودی عرب کے درمیان مسئلہ نہیں ہے۔'' انہوں نے کہا کہ معاملہ بین الاقوامی جہاز رانی کے وسیع تر راستوں اور نظام کو یقینی بنانے کے لیے کوئی طریقہ تلاش کرنے کا ہے۔ مذاکرات سے واقف 2 افراد، جن میں ایک حوثی عہدیدار بھی شامل ہے، کے مطابق عمان نے گزشتہ ہفتے کے آخر میں امریکی اور حوثی نمائندوں کے درمیان علاقائی کشیدگی پر بات چیت کے لیے ایک اجلاس کی میزبانی کی۔ دونوں افراد نے مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں اور نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بات کی۔ برطانوی وزیر اعظم کے ترجمان ٹام ویلز نے منگل کو کہا کہ لندن کے سعودی عرب کے ساتھ ''قریبی دفاعی شراکت داری'' ہے۔ انہوں نے یہ بتانے سے انکار کیا کہ آیا ریاض نے فوجی مدد طلب کی ہے یا اس وقت برطانوی فوجی سعودی عرب میں تعینات ہیں۔ وسیع تر فوجی مدد کا امکان میزائل انٹرسیپٹرز کی موجودہ قلت کے باعث بھی پیچیدہ ہے۔ امریکہ اور نیٹو کے عہدیدار اس سے قبل یورپ میں انٹرسیپٹر میزائلوں کی شدید قلت کا اعتراف کر چکے ہیں، جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یورپی ممالک سعودی عرب کو کتنی اضافی فضائی دفاعی معاونت فراہم کر سکتے ہیں۔ ترکی کی حکومت کے ایک نامعلوم عہدیدار کے مطابق انقرہ علاقائی کشیدگی کم کرنے کی کوشش میں ایران اور متحدہ عرب امارات کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے، تاہم انہوں نے مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ تازہ حملے ایسے وقت میں بھی ہوئے ہیں جب ترکی، سعودی عرب اور پاکستان نے حال ہی میں مکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے ہیں اور یہ معاہدہ اپنے پہلے بڑے ممکنہ امتحان سے گزر رہا ہے۔ تاہم اب تک ترکی اور پاکستان کے عہدیداروں نے کہا ہے کہ دونوں ممالک کو حوثیوں کے ساتھ بڑھتی کشیدگی کے سلسلے میں سعودی عرب کی جانب سے فوجی مدد کی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔

لبنان پر اسرائیلی حملے روکنے کی کوششوں پر تبادلہ خیال

پیرس، 17 ستمبر (یو این آئی) لبنانی صدر جوزف عون نے جمعرات کو ایلیزے پیلس میں فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون سے ملاقات کی، جس میں لبنان پر اسرائیلی حملے روکنے کی کوششوں اور مجوزہ فریم ورک معاہدے کے سلسلے میں جاری لبنانی، امریکی اور اسرائیلی مذاکرات کی حمایت پر توجہ مرکوز کی گئی۔ لبنانی صدارت کے مطابق صدر میکرون نے صدارتی محل میں عون کا استقبال کیا اور دونوں رہنماؤں نے لبنان کی صورتحال اور لبنانی ریاست کی اتھارٹی اور سکیورٹی اداروں کو مضبوط بنانے کی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ ملاقات ایسے وقت میں ہوئی جب فرانس نے لبنان کی مسلح افواج اور سکیورٹی اداروں کی حمایت کے مقصد سے مذاکرات کی میزبانی کی۔ مجوزہ فریم ورک معاہدے کے تحت لبنانی فوج سے توقع کی جارہی ہے کہ وہ جنوبی لبنان میں تعیناتی اور حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کے عمل میں مرکزی کردار ادا کرے گی۔ لبنانی صدارت نے کہا کہ جمعرات کے اجلاس میں متعدد ممالک کے فوجی وفود اور ماہرین کے علاوہ حکومتوں اور بین الاقوامی تنظیموں کے نمائندوں کی شرکت متوقع تھی۔ یہ اجلاس لبنان کے سکیورٹی اداروں کو مضبوط بنانے سے متعلق ایک وسیع تر کانفرنس سے قبل منعقد ہوا۔ اردن نے بعد ازاں کانفرنس کی ''مکمل حمایت'' کا اظہار کیا۔

لبنانی فوج کے مطابق شاہ عبداللہ دوم نے اتوار کو عمان میں لبنانی فوج کے کمانڈر ان چیف روڈولف ہیکل سے ملاقات کے دوران لبنان کی سلامتی اور خودمختاری کے لیے اردن کی حمایت کا اعادہ کیا۔ اردن اور لبنان نے گزشتہ ایک برس کے دوران فوجی تعاون میں بھی اضافہ کیا ہے۔ ہیکل نے جولائی 2025 میں اردن کا دورہ کیا تھا، جہاں دونوں افواج نے فوجی تربیت سمیت مختلف شعبوں میں اپنی تزویراتی شراکت داری اور تعاون کو اجاگر کیا تھا۔ اردن کی جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے چیئرمین یوسف الحنیطی نے جنوری 2026 میں بیروت کا دورہ کیا تھا، جہاں لبنانی فوج کی تربیت اور صلاحیتوں کو مضبوط بنانے پر بات چیت ہوئی۔ عمان نے لبنانی فوج کو غذائی امداد بھی فراہم کی ہے۔ عون نے لبنان کے لیے فرانس کی حمایت اور ملک میں پیش رفت پر نظر رکھنے، لبنانی ریاست کی اتھارٹی اور خودمختاری مضبوط بنانے اور سرکاری سکیورٹی و فوجی اداروں کی حمایت کے لیے میکرون کی ذاتی کوششوں پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ لبنانی صدر نے میکرون اور اطالوی وزیر اعظم کی جانب سے اقوام متحدہ کی عبوری فورس برائے لبنان (یونیفل) کے مینڈیٹ کے اختتام کے بعد کے انتظامات سے متعلق شروع کیے گئے اقدام کو بھی سراہا۔ دونوں صدور نے رابطہ برقرار رکھنے اور متعدد شعبوں، بالخصوص معیشت اور توانائی کے شعبے میں تعاون مضبوط بنانے پر اتفاق کیا۔ معاہدے میں جنگ بندی، لبنانی سرزمین سے اسرائیلی افواج کے بتدریج انخلا اور حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ لبنانی صدارت کے مطابق دونوں رہنماؤں نے لبنان کے سمندری حدود میں تیل اور گیس کی تلاش کے کام دوبارہ شروع کرنے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

ترکیہ کا حُرکش-II ترک فضائیہ کے سپرد کیا جانے والا پہلا مقامی طیارہ ہوگا

انقرہ، 17 ستمبر (یو این آئی) ترکیہ کا نئی نسل کا بنیادی تربیتی طیارہ حُرکش-II، ترک فضائیہ کے بیڑے میں شامل ہونے والا ہے، جو ملک کی دفاعی صنعت کے لیے ایک نیا سنگ میل ہے۔ ترکیہ کے محکمہ دفاعی صنعتوں کے سربراہ خالق گیورگن اور ترک فضائیہ کے کمانڈر جنرل رافت دالکھر ان نے مقامی طور پر تیار کردہ حُرکش-II اور حُرجیٹ طیاروں کی آزمائشی پروازوں میں حصہ لیا۔ گیورگن نے کہا کہ پہلا حُرکش-II جلد ہی فضائی کمانڈ کے سپرد کردیا جائے گا۔ انہوں نے ترک سوشل میڈیا پلیٹ فارم NSosyal پر لکھا' جب آپ طیارے کے کاک پٹ میں بیٹھتے ہیں تو آپ ڈیزائن کی میز سے لے کر پیداوار کی لائن تک اور آزمائشوں سے پرواز تک پھیلی ہوئی بے پناہ محنت کو زیادہ قریب سے محسوس کرتے ہیں۔ اب یہ محنت ایک اور نتیجہ دینے کے قریب ہے، ہم اپنا پہلا حُرکش-II طیارہ بہت جلد اپنی فضائی کمانڈ کے حوالے کریں گے۔'' پرواز کے بعد شیئر کیے گئے ایک ویڈیو میں، گیورگن نے اس متوقع فراہمی کو ترکیہ کے لیے ایک سنگِ میل قرار دیا۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے قبل امریکہ نے فلسطینی حکام پر ویزا پابندی میں توسیع کردی

واشنگٹن، 17 ستمبر (یو این آئی) امریکی محکمہ خارجہ نے فلسطینی اتھارٹی (پی اے) کے حکام اور فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) کے ارکان پر عائد ویزا پابندیوں میں توسیع کا اعلان کیا ہے، جس کے نتیجے میں فلسطینی صدر محمود عباس آئندہ ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے لیے مسلسل دوسرے سال نیویارک کا سفر نہیں کرسکیں گے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے ایک بیان میں کہا، ''امریکہ سے کیے گئے اپنے وعدوں کے برخلاف اصلاحات کرنے میں ناکامی اور امن کے امکانات کو نقصان پہنچانے والی ان کی مسلسل سرگرمیوں کے نتیجے میں امریکہ پی ایل او کے ارکان اور فلسطینی اتھارٹی کے حکام کے ویزے مسترد کرنے والی پابندیوں میں توسیع کرے گا۔'' محکمہ خارجہ نے فلسطینی اتھارٹی پر امریکی قانون کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا۔ اس کے مطابق فلسطینی اتھارٹی براہِ راست مذاکرات کے بجائے بین الاقوامی سطح پر فلسطینی ریاست کو تسلیم کرانے کی کوشش کر رہی ہے، اسرائیل کے ساتھ اپنے تنازع کو بین الاقوامی عدالتوں میں لے جارہی ہے اور ایسے افراد اور ان کے اہل خانہ کو ادائیگیاں کررہی ہے جنہیں امریکہ اور اسرائیل حملوں میں سزا یافتہ قرار دیتے ہیں۔ تاہم امریکی محکمہ خارجہ نے کہا کہ اقوام متحدہ میں فلسطینی اتھارٹی کے مشن کو اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز کے معاہدے کے تحت حاصل استثنا برقرار رہے گا، جس کے باعث اس کے معمول کے عملے کے ارکان امریکہ میں داخلے سے انفرادی طور پر روکے جانے کے باوجود اپنا کام جاری رکھ سکیں گے۔ توقع کی جارہی تھی کہ عباس رواں سال اپنی تقریر میں فلسطینی ریاست کو بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیے جانے اور دو ریاستی حل کے لیے نئی سفارتی کوششوں پر زور دیں گے۔ رواں ماہ برطانیہ، فرانس، کینیڈا اور دیگر مغربی حکومتوں کی جانب سے فلسطینی ریاست کو تسلیم کیے جانے کے سلسلے کے بعد اس معاملے پر سفارتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ عباس سے یہ بھی توقع کی جا رہی تھی کہ وہ غزہ میں جاری انسانی بحران اور مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی اسرائیلی بستیوں کی تیزی سے توسیع اور آبادکاروں کے حملوں کی جانب عالمی توجہ مبذول کرائیں گے۔ امریکا کی جانب سے گزشتہ سال بھی فلسطینی حکام کے ویزے مسترد کیے جانے پر فلسطینی عہدیداروں اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ماہرین نے تنقید کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ کی ذمہ داری ہے کہ اقوام متحدہ کی جانب سے مدعو کیے گئے افراد کو نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز تک رسائی فراہم کرے۔ ناقدین نے یہ مؤقف بھی اختیار کیا تھا کہ فلسطینی نمائندوں کو نشانہ بنانا جبکہ اسرائیلی رہنماؤں کو ایسی پابندیوں سے مستثنیٰ رکھنا واشنگٹن کے مذاکرات کے ذریعے امن کے عزم کو کمزور کرتا ہے۔ اسرائیلی حکام پر امریکہ کی جانب سے ایسی کوئی مساوی سفری پابندی عائد نہیں کی گئی، حالانکہ بین الاقوامی فوجداری عدالت نے غزہ میں مبینہ جنگی جرائم کے الزام میں اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کررکھا ہے۔

یمن کے تعز اور لحج میں لڑائی تیز، حکومتی فورسز کی حوثی ٹھکانوں پر کارروائیاں

صنعا، 17 ستمبر (یو این آئی) یمن کے تعز اور اس سے متصل لحج صوبوں میں جمعرات کو یمنی حکومتی فورسز اور حوثی جنگجوؤں کے درمیان لڑائی میں شدت آگئی۔ حکومتی فورسز نے حوثیوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملے کیے اور باب المندب آبنائے کے قریب تزویراتی اہمیت کی حامل کہبوب پہاڑی سلسلے میں پیش قدمی کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ یمن کی وزارت اطلاعات میں ٹیلی ویژن امور کے اسسٹنٹ انڈر سیکریٹری فیاض النعمان نے ایکس پر بتایا کہ تعز کے مغرب میں واقع ضلع الوزیعہ کے الظریفہ چوک پر حوثیوں کی کمک کو فضائی حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ النعمان کے حوالے سے فیلڈ رپورٹس کے مطابق یمنی فضائیہ نے تعز شہر کے مشرق میں الحوبان کے علاقے میں حوثیوں کے ایک مواصلاتی مرکز کو بھی نشانہ بنایا۔ تعز اور لحج کے درمیان واقع کہبوب پہاڑی سلسلے میں شدید جھڑپوں کی اطلاعات ہیں۔ یہ پہاڑی سلسلہ یمن کے مغربی ساحل اور باب المندب آبنائے کی جانب جانے والے راستوں پر نظر رکھتا ہے۔ حکومتی فورسز نے کہا کہ انہوں نے حوثیوں کے حملے پسپا کردیے اور پہاڑوں میں کئی پوزیشنوں پر قبضہ کرلیا، جس کے بعد حوثیوں کے زیر کنٹرول علاقوں کے خلاف جوابی کارروائی شروع کردی گئی۔ فوجی ذرائع کے مطابق حوثیوں نے مختلف اقسام کے ہتھیار استعمال کیے اور کہبوب پہاڑی سلسلے کے راستے پیش قدمی کی کوشش میں متعدد جنگی یونٹس تعینات کیے۔ حکومتی فورسز نے کہا کہ حوثیوں کے ٹھکانوں، سازوسامان اور جنگجوؤں کے اجتماعات پر حملوں میں متعدد حوثی جنگجو ہلاک یا زخمی ہوئے۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق فورسز نے علاقے میں ایک ڈرون بھی مار گرایا۔ نیشنل شیلڈ فورسز نے الگ سے کہا کہ انہوں نے سدرن جائنٹس بریگیڈز کی مدد سے المضر اب محاذ پر حوثیوں کی دراندازی کی کوشش ناکام بنا دی۔ فورسز کے مطابق 2 حوثی جنگجوؤں کو گرفتار جبکہ دیگر کو زخمی کردیا گیا۔ کہبوب پہاڑ تزویراتی اعتبار سے انتہائی اہم ہیں کیونکہ ان سے باب المندب آبنائے کا علاقہ نظر آتا ہے۔ باب المندب دنیا کی اہم جہاز رانی کی گزرگاہوں میں شامل ہے جو بحیرہ احمر کو خلیج عدن سے ملاتی ہے۔ اس پہاڑی سلسلے سے میون جزیرے کے اطراف کا علاقہ بھی نظر آتا ہے۔ النعمان نے اس سے قبل تعز کے مغرب میں واقع جبل حبشی ضلع کے العنین اور بلاد الوافی محاذوں پر بھی جھڑپوں کی اطلاع دی تھی۔ تعز کے مغربی علاقوں میں گزشتہ چند ہفتوں کے دوران لڑائی میں شدت آئی ہے۔ بدھ کو حکومتی فورسز نے کہا تھا کہ انہوں نے الکدحہ محاذ پر حوثیوں کے ٹھکانوں، بیرکوں اور اہلکاروں کو نشانہ بنایا، جبکہ دیگر فضائی حملوں میں تعز کے مغربی علاقوں میں حوثیوں کے ٹھکانوں اور اجتماعات کو نشانہ بنایا گیا۔ تازہ جھڑپوں کے باعث نسبتاً طویل عرصے سے جاری پُرسکون صورتحال ختم ہوگئی ہے، جو اپریل 2022 میں اقوام متحدہ کی ثالثی میں جنگ بندی نافذ ہونے کے بعد بڑی حد تک برقرار رہی تھی۔

ٹرمپ کی جانب سے کینیڈا کے معاملے پر یورپی یونین کو مزید پابندیوں کی دھمکی

گزشتہ روز یورپی کمیشن کی سربراہ اُرزولا فان ڈیرلائن کی طرف سے کینیڈا کو یورپی یونین کی ایک نئی قسم کی ''ایسوسی ایٹ رکنیت'' دینے پر غور کے اعلان پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا یہ خیال ''مضحکہ خیز'' اور ایک ''مخاصمانہ اقدام'' ہے۔ ٹرمپ نے اس معاملے پر یورپی یونین کو مزید پابندیوں کی دھمکی دی ہے۔ یورپی یونین نے اشارہ دیا تھا کہ کینیڈا اس بلاک کا پہلا 'ایسوسی ایٹ ممبر' (وابستہ رکن) بننے کے قریب ہے۔ اس پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دھمکیوں اور تضحیک آمیز لہجے میں ردعمل ظاہر کیا۔ اسٹراسبرگ میں یورپی پارلیمنٹ سے اپنے اسٹیٹ آف دی یونین سالانہ خطاب کے دوران، یورپی کمیشن کی صدر ارزولا فان ڈیرلائن نے کہا کہ یورپی یونین کینیڈا کو اپنا پہلا ایسوسی ایٹ ممبر بنانے کی راہ ہموار کررہی ہے۔ ان کا کہنا تھا بلاک کے ساتھ اس قسم کا تعلق فی الحال موجود نہیں ہے اور اسے بالکل نئے سرے سے قائم کرنا ہوگا۔ بدھ کے روز نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ یہ خیال ایک ''معاندانہ کارروائی'' ثابت ہوسکتی ہے۔ انہوں نے اس کے جواب میں یورپی یونین پر پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی دی۔ نارتھ کیرولائنا میں ایک تقریب کے لیے جاتے ہوئے ٹرمپ نے نامہ نگاروں کو بتایا، ''اگر وہ ایسا کرتے ہیں، اور اگر مجھے ذرا بھی لگا کہ یہ ایک مخاصمانہ اقدام ہے، تو میں بہت بھاری ٹیرف (محصولات) عائد کروں گا یا پھر بہت سی اشیاء کی تجارت روک دوں گا۔'' کینیڈا کی یورپی یونین میں ممکنہ ایسوسی ایٹ رکنیت کا یہ معاملہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ٹرمپ نے اپنے صدارتی دورِ حکومت کے دوسرے مرحلے میں اپنے شمالی پڑوسی ملک کے ساتھ واشنگٹن کے تعلقات کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ کینیڈا ٹرمپ کی ٹیرف پالیسی سے متاثر ہونے والے پہلے ممالک میں شامل تھا۔ گزشتہ ماہ تجارتی مذاکرات ناکام ہونے کے بعد اوٹاوا اور واشنگٹن کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوا۔ ٹرمپ نے کینیڈا پر مزید پابندیاں عائد کیں، جبکہ کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے بھی اسی نوعیت کی جوابی کارروائی کے عزم کا اظہار کیا۔ ٹرمپ کے دور میں واشنگٹن کے یورپی اتحادیوں کے ساتھ تعلقات بھی متاثر ہوئے، خصوصاً امریکی صدر کی جانب سے گرین لینڈ پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کے بعد۔ گرین لینڈ مملکتِ ڈنمارک کا حصہ ہے۔ یورپی یونین بھی ٹرمپ کے وسیع ٹیرف اقدامات سے متاثر ہوئی، جیسا کہ دنیا کے بیشتر ممالک ہوئے، تاہم بعد میں دونوں فریقوں کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ طے پا گیا جس کے نتیجے میں ان محصولات میں کمی لائی گئی۔

ایران جنگ کے بعد کی حکمت عملی پر ٹرمپ کی نیویارک میں خلیجی رہنماؤں سے ملاقات متوقع

واشنگٹن، 17 ستمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی 22 ستمبر کو نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے 6 رکن ممالک کے رہنماؤں اور وزرائے خارجہ سے ملاقات متوقع ہے۔ ایکسیوس نے منصوبے سے واقف 3 ذرائع کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے۔ ذرائع کے مطابق ملاقات میں جنگ کے بعد کی حکمت عملی سے متعلق امریکی تجاویز پر توجہ مرکوز کیے جانے کا امکان ہے، جبکہ ٹرمپ اور ان کے اعلیٰ معاونین ایران کے ساتھ جاری تنازع کے خاتمے کے بعد کے دور کے لیے ایک منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ وسیع تر حکمت عملی کو امریکی وسط مدتی انتخابات کے بعد حتمی شکل دیے جانے کی توقع ہے۔ ملاقات میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، قطر، بحرین، کویت اور عمان کے نمائندوں کی شرکت متوقع ہے۔ ذرائع کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ نے 16 ستمبر کو خلیجی ممالک کو ابتدائی دعوت نامے بھیج دیے ہیں۔ ایکسیوس کے مطابق مجوزہ اجلاس میں دیگر عرب اور مسلم ممالک کے رہنماؤں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ مجوزہ مذاکرات ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب واشنگٹن کو تنازع کے بعد کی صورتحال سے متعلق اپنی حکمت عملی وضع کرنے اور خطے کے لیے آئندہ پالیسی تشکیل دینے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ ٹرمپ ایک بار پھر کہہ چکے ہیں کہ تنازع اختتام کے قریب پہنچ سکتا ہے، جبکہ امریکی حکام ایران اور آبنائے ہرمز کی سلامتی سے متعلق بات چیت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ دریں اثنا، 24 ستمبر کو واشنگٹن میں ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان ہونے والی ملاقات کی تیاریاں تاحال مکمل نہیں ہوسکی ہیں، جبکہ انتظامی اور پالیسی سے متعلق تفصیلات کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔ ریاستی عشائیے میں شرکت کرنے والے چینی وفد کے ارکان کی تعداد کے بارے میں غیر یقینی صورتحال نے بیجنگ کے لیے اپنے وفد کی منصوبہ بندی کو پیچیدہ بنادیا ہے۔ اس غیر یقینی صورتحال کے باعث یہ فیصلہ بھی متاثر ہوا ہے کہ کون سے چینی ٹیکنالوجی شعبے کے اعلیٰ عہدیدار شی جن پنگ کے ہمراہ واشنگٹن جائیں گے، بالخصوص ایسے وقت میں جب دونوں ممالک تجارت، ٹیکنالوجی اور دیگر اقتصادی امور پر بات چیت کی تیاری کر رہے ہیں۔ ٹرمپ تصدیق کر چکے ہیں کہ شی جن پنگ 24 ستمبر کو واشنگٹن کا دورہ کریں گے اور ان کے اعزاز میں ریاستی عشائیہ بھی دیا جائے گا۔

روس اور یوکرین کے درمیان حملوں کی اطلاع

ماسکو/کیف، 17 ستمبر (یو این آئی) یوکرین کے ایک ڈرون حملے نے راتوں رات روس کے علاقے یاروسلاو میں ایک آئل ریفائنری اور روستوف آن ڈان میں ایک ٹرانسفارمر سب اسٹیشن کو نقصان پہنچایا ہے، جبکہ یوکرینی حکام نے کیف اور اوڈیسا میں روسی حملوں سے جانی نقصان اور تباہی کی اطلاع دی ہے۔ یاروسلاول کے علاقائی گورنر میخائل ایورایف نے روسی سوشل میڈیا پلیٹ فارم میکس پر بتایا کہ فضائی دفاعی نظام نے علاقے میں 65 ڈرونز کو مار گرایا۔ ایورایف نے کہا کہ اس حملے سے یاروسلاول میں ایک آئل ریفائنری کو نقصان پہنچا، جہاں آگ بھڑک اٹھی، جبکہ ڈرونز کا ملبہ گرنے سے کئی اپارٹمنٹ عمارتوں اور گاڑیوں کے شیشے ٹوٹ گئے، انہوں نے مزید کہا کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے۔ دوسری طرف، روستوف کے علاقائی گورنر یوری سلوصار نے بتایا کہ ڈرونز کے ملبے نے روستوف آن ڈان میں ایک ٹرانسفارمر سب اسٹیشن کو نقصان پہنچایا، جس سے شہر کے چار اضلاع میں بجلی کی سپلائی معطل ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ چھ نجی مکانات اور بیرونی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا ہے، جبکہ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ دریں اثنا، ماسکو کے میئر سرگئی سوبیانین نے مزید تفصیلات فراہم کیے بغیر کہا کہ دارالحکومت کی طرف بڑھنے والے چھ ڈرونز کو مار گرایا گیا ہے۔ یوکرین میں، کیف کے میئر وتالی کلیٹسکو نے کہا کہ راتوں رات ہونے والے روسی حملوں نے دارالحکومت کے کئی اضلاع میں رہائشی اور دیگر عمارتوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ کلیٹسکو نے واضح کیا کہ ان حملوں میں 16 افراد زخمی ہوئے، جن میں سے نو کو ہسپتال منتقل کردیا گیا ہے۔

کینیڈین وزیر اعظم مارک کارنی کا یورپی یونین کا 'ایسوسی ایٹ رکن' بننے کی پیشکش کا خیر مقدم

اوٹاوا، 17 ستمبر (یو این آئی) کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے جمعرات کو یورپی یونین کی جانب سے کینیڈا کو اس کا پہلا ''ایسوسی ایٹ رکن'' بننے کی دعوت کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ امریکہ کے ساتھ تعلقات میں نمایاں کشیدگی کے درمیان یورپی یونین کے ساتھ قریبی روابط دونوں دیرینہ اتحادیوں کو اپنی معاشی اور سلامتی کی لچک مضبوط کرنے اور امریکا پر انحصار کم کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ فرانس کے شہر اسٹراسبرگ میں یورپی پارلیمنٹ کے ارکان اور یورپی کمیشن کی صدر ارسولا وان ڈیرلیین سے خطاب کرتے ہوئے کارنی نے اس تجویز میں کینیڈا کی دلچسپی کی تصدیق کی۔ وان ڈیرلیین نے ایک روز قبل اپنے سالانہ 'اسٹیٹ آف دی یونین' خطاب میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ تاہم اس طرح کے انتظام کی شرائط ابھی طے نہیں کی گئی ہیں۔ کارنی نے اپنی تقریر میں 27 رکنی یورپی یونین کو بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاسی اور معاشی غیر یقینی صورتحال کے وقت کینیڈا کو اس کا فطری شراکت دار قرار دیتے ہوئے توانائی، اہم معدنیات، دفاع، ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے شعبوں میں قریبی تعاون کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے تجارت اور سفر میں رکاوٹیں کم کرنے اور تعلیم سمیت دیگر شعبوں میں مزید انضمام کی بھی تجویز پیش کی۔ یہ تقریر کینیڈا اور امریکا کے درمیان تجارتی مذاکرات میں ایک اور تعطل اور دونوں ممالک کے درمیان محصولات کے ایک نئے تبادلے کے بعد سامنے آئی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کینیڈا اور یورپی یونین کے مجوزہ انتظام کے سخت ناقد رہے ہیں اور خبردار کر چکے ہیں کہ اگر انہیں یہ اقدام مخالفانہ محسوس ہوا تو وہ یورپ پر بھاری محصولات عائد کر سکتے ہیں۔ کارنی نے واضح کرنے کی کوشش کی کہ یورپ کے ساتھ گہرے تعلقات کا مقصد امریکہ کی جگہ کسی نئے معاشی یا اسٹریٹجک شراکت دار کو لانا نہیں ہے۔ کارنی نے قانون سازوں کی ہنسی اور تالیوں کے درمیان کہا، ''میں ایک عظیم طاقت کا حریف بننے کے لیے تیسرے بلاک کی تجویز نہیں دے رہا، صرف بہتر آداب کے ساتھ۔'' انہوں نے کہا، ''ہم دوسروں پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے طاقت کے خواہاں نہیں ہیں۔ اس کے برعکس، ہم لچک پیدا کرنے کے لیے کوشاں ہیں تاکہ کوئی بھی، کوئی بھی، ہماری کھلی منڈیوں کو کنٹرول نہ کر سکے، ہماری خودمختاری کو نقصان نہ پہنچا سکے، ہماری علاقائی سالمیت کو خطرے میں نہ ڈال سکے یا ہماری آزادیوں، ہماری جمہوریتوں اور قانون کی حکمرانی کو کمزور نہ کر سکے۔'' انہوں نے کہا کہ کینیڈا اور یورپ کو اپنی دفاعی صنعتوں کو مضبوط کرنا چاہیے، خودمختار کمپیوٹنگ صلاحیت کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے، مصنوعی ذہانت کے ضابطے وضع کرنے میں تعاون کرنا چاہیے اور دونوں خطوں کے درمیان طلبہ کی نقل وحرکت کو آسان بنانا چاہیے۔

ترکی حماس کو اپنے ہاں جگہ دے، اسرائیلی وزیر دفاع

اسرائیل کے وزیرِ دفاع اسرائیل کاٹز نے جمعرات کو تجویز پیش کی ہے کہ ترکی غزہ سے حماس کے ارکان کو اپنے ہاں پناہ دے، جبکہ انہوں نے جنگ سے تباہ حال اس علاقے کی 20 لاکھ آبادی کی مکمل منتقلی کے مطالبے کا بھی اعادہ کیا۔ اپنے بے باک بیانات کے لیے معروف کاٹز کے یہ ریمارکس ایسے وقت میں سامنے آئے جب ترکی اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، ''اسرائیل اپنے سکیورٹی اہداف کے حصول اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کارروائیاں جاری رکھے گا کہ سات اکتوبر جیسا خطرہ دوبارہ پیدا نہ ہو۔'' ان کا اشارہ 2023 میں حماس کے اس حملے کی جانب تھا جس کے بعد غزہ جنگ شروع ہوئی تھی۔ کاٹز نے مزید کہا کہ اگر ترک صدر رجب طیب ایردوآن ''غزہ میں اپنے ہم عقیدہ اور ہم خیال بھائیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو انہیں انطالیہ منتقل ہونے کی دعوت دیں۔ اسرائیلی سیاحوں کی عدم موجودگی میں وہاں کافی جگہ خالی ہو چکی ہے۔'' انطالیہ ترکی کی سیاحتی مرکز اور ساحلی شہر ہے۔ ترکی اور اسرائیل کے تعلقات خراب ہونے سے قبل اسرائیلیوں کا ایک پسندیدہ مقام ہوا کرتا تھا۔ ترک صدر رجب طیب ایردوآن اسرائیل کے سخت ناقد ہیں۔ انہوں نے حماس کے رہنماؤں کو استنبول میں رہنے کی اجازت بھی دی ہے۔ اگست میں اسرائیل نے شمالی شام میں ایک فضائی اڈے پر بمباری کی تھی۔ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو نے ترکی پر شام میں فوجی اڈہ قائم کرنے کی کوشش کا الزام لگایا تھا۔ اس کے جواب میں ترکی نے کہا کہ اس نے نیتن یاہو کے خلاف ''نسل کشی'' کے الزام میں بین الاقوامی فوجداری پولیس، انٹرپول (Interpol)، سے کارروائی کی درخواست کی ہے۔ بدھ کے روز اسرائیلی وزیرِ دفاع اسرائیل کاٹز نے کہا کہ غزہ کی تقریباً 70 فیصد آبادی وہاں سے نکل چکی ہے۔ ان کے مطابق، اسرائیلی فوج باقی آبادی کو بھی منتقل کرنے کے لیے تیار ہے تاکہ نقل مکانی کے منصوبے پر عمل کیا جا سکے۔ اس ماہ کے شروع میں کاٹز نے کہا تھا کہ اسرائیل فلسطینیوں کو زمینی اور سمندری راستے سے غزہ سے منتقل کرنے کے لیے تیار ہے۔ تاہم، وہ امریکہ کے فیصلے کا انتظار کررہے ہیں کہ ان تقریباً 20 لاکھ افراد کو کہاں منتقل کیا جائے گا۔ کاٹز نے اس منصوبے کو ''رضا کارانہ'' قرار دیا ہے۔

وزیر اعظم مودی کے یوم پیدائش پر مؤ میں خدمت کا پیغام

اے کے شرما نے اولڈ ایج ہوم میں بزرگوں کے ساتھ سالگرہ منائی

وزیر اعظم نریندر مودی کی زندگی خدمت، لگن اور قوم کی تعمیر کے لیے ایک تحریک ہے: اے کے شرما

لکھنؤ۔وزیر اعظم نریندر مودی کے یوم پیدائش کے موقع پر، ریاست کے شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔شرما نے آج مؤ ضلع کے محمد آباد گوہنا میں اولڈ ایج ہوم کا دورہ کیا اور وہاں رہنے والے بزرگوں کے ساتھ وزیر اعظم کی سالگرہ منائی۔وزیر موصوف نے بزرگوں کے ساتھ کیک کاٹا اور وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی اچھی صحت، لمبی عمر اور ملک کی مسلسل خدمت کے لیے ان کا آشیرواد حاصل کیا۔اس دوران اولڈ ایج ہوم میں موجود بزرگوں نے وزیر اعظم کو سالگرہ کی مبارکباد دی اور ان کی صحت مند اور لمبی عمر کی دعا کی۔شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔شرما نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی سالگرہ ہم سب کے لیے خدمت، لگن اور اپنی سماجی ذمہ داریوں کو نبھانے کا ایک موقع ہے۔ان کی زندگی قوم کی خدمت کے عزم کی مثال ہے۔وزیر اعظم نے اپنی زندگی قومی خدمت کے لیے وقف کر رکھی ہے، اور ان کی سالگرہ کے موقع پر، ہمیں خدمت کی سرگرمیوں کے ذریعے معاشرے کے ادنیٰ ترین لوگوں تک ہمدردی اور مدد فراہم کرنے کا عہد کرنا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے قوم کی خدمت کو اپنی زندگی کا مشن بنایا ہے۔ان کی قیادت میں ملک ترقی، خود انحصاری اور عوامی بہبود کی طرف بتدریج آگے بڑھ رہا ہے۔ وزیر اعظم کی سالگرہ کے موقع پر ملک بھر میں خدمات سے متعلق مختلف پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ایسے موقع پر بزرگ شہریوں تک پہنچنا اور ان کا پیار اور آشیرواد حاصل کرنا اس کے لیے خصوصی روحانی تسکین کا باعث ہے۔

وزیر اعظم کے یوم پیدائش کے موقع پر خدمت کی سرگرمیوں کو جاری رکھتے ہوئے شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔شرما نے محمد آباد گوہنا میں صفائی مہم بھی شروع کی۔انہوں نے ذاتی طور پر صفائی کو فروغ دینے کے لیے فرش پر جھاڑو دی اور مقامی شہریوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اردگرد کو صاف ستھرا رکھیں۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ صفائی کسی ایک محکمے یا فرد کی واحد ذمہ داری نہیں ہے۔عوام کی شراکت سے ہی ایک صاف ستھرا اور صحت مند معاشرہ ممکن ہے۔صفائی مہم کے بعد وزیر موصوف نے "ایک پیڑ ماں کے نام" مہم کے تحت ایک پودا لگایا۔انہوں نے کہا کہ صفائی اور ماحولیاتی تحفظ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ صاف ستھرا ماحول اور سرسبز وشاداب ماحول صحت مند معاشرے کی بنیاد ہیں۔آج جو پودا لگایا گیا ہے وہ آنے والے سالوں میں ایک درخت بن جائے گا، جو ہمیں سایہ، پھل اور صاف ستھرا ماحول فراہم کرے گا۔انہوں نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں اور لگائے گئے درختوں کی باقاعدگی سے دیکھ بھال کریں۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کا یوم پیدائش صرف ایک تہوار کے طور پر نہیں منایا جانا چاہئے، بلکہ خدمت، صفائی، ماحول کی حفاظت اور معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے عہد کے طور پر منایا جانا چاہئے۔مسٹر اے کے شرما نے کہا کہ وزیر اعظم کی زندگی ملک بھر کے لاکھوں لوگوں کے لیے تحریک کا ذریعہ ہے۔بزرگوں سے آشیرواد لینا، صفائی مہم کا آغاز کرنا اور ان کی سالگرہ پر درخت لگانا ایسے اقدامات ہیں جو خدمت اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کو تقویت دیتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ مؤ سمیت ریاست بھر میں عوامی شراکت کے ساتھ خدمت اور صفائی کی سرگرمیوں کو مسلسل فروغ دیا جائے گا۔

شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی میں "اشاعتی سفر کی داستان: نول کشور سے نامک تک" پر شاندار جلسہ منعقد

لکھنؤ: 17 ستمبر (پی این ایس) شعبہ اردو، لکھنؤ یونیورسٹی میں بروز جمعرات "اشاعتی سفر کی داستان: نول کشور سے نامک تک" کے عنوان سے ایک شاندار علمی و ادبی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ جلسے کی صدارت شعبہ اردو، لکھنؤ یونیورسٹی کے صدر، پروفیسر عباس رضا نیر نے کی، جبکہ نامک پبلیکیشن، نئی دہلی کی ڈائریکٹر انجم عامر خان نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔مہمانانِ اعزازی میں شعبہ اردو کے استاد ڈاکٹر جان نثار عالم، فیضان عارش، کوڈائریکٹر نامک پبلیکیشن اور ڈاکٹر کفایت حسین کیفی شامل رہے۔اس موقع پر تمام مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اردو اشاعت کی روایت، نول کشور پریس سے لے کر موجودہ دور کی اشاعتی سرگرمیوں تک کے سفر اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔جلسے کی نظامت شعبہ اردو کے ریسرچ اسکالر سید غلام عباس ہلوری نے نہایت خوبی سے انجام دی۔ پروگرام کے دوران نامک پبلیکیشن، نئی دہلی کی ڈائریکٹر انجم عامر خان اور فیضان عارش کی جانب سے پروفیسر عباس رضا نیر کو ان کی کتابوں اور اردو ادب کی سچی خدمات کے اعتراف میں رائلٹی چیک پیش کیا گیا۔

اسی موقع پر شعبہ اردو کے سبجیکٹ ایکسپرٹ ڈاکٹر کفایت حسین کیفی کو بھی ان کی مشہور کتاب "عباس رضا نیر کے شعری اور ادبی خدمات" پر رائلٹی چیک پیش کیا گیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں ریسرچ اسکالرز موجود رہے جن میں ریسرچ اسکالر صائمہ انصاری، ثوبیہ صدیقی، بازغ رہبر، سنبل صبیحہ، سرفراز عالم، الماس احمد انصاری، ذیشان احمد، محمد شعیب، امیت کمار، شمیم ندوی، شاذیہ پروین، کلیم اختر، ناصحہ رئیس، امتیاز احمد، مبشرہ لئیق، ثنا پیکر، تقی جعفر، محمد سہیل، ضیا دلدار، محمد آفتاب، محمد اطہر، ثنا رحمان، اقراء رضوان وارثی، محمد سہیل، قمر جہاں، اُلفت فاطمہ کے علاوہ بڑی تعداد میں طلبہ اور صاحبان ذوق موجود رہے۔

کھیلوں میں اساتذہ کی شرکت سے کیمپس میں مثبت ماحول تشکیل پاتا ہے: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت والی بال ٹورنامنٹ کا انعقاد

لکھنؤ۔خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے والی بال گراؤنڈ میں سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت ایک والی بال ٹورنامنٹ کا انعقاد جوش وخروش اور کھیل کے جذبے کے ساتھ کیا گیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کیا۔اس موقع پر دونوں ٹیموں میں یونیورسٹی کے فیکلٹی ممبران نے بطور کھلاڑی شرکت کی اور کھیل کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ٹورنامنٹ کے افتتاح کے موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے فیکلٹی کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ کھیل صرف طلبہ ہی کے لیے نہیں بلکہ اساتذہ اور یونیورسٹی کے تمام اراکین کے لیے بھی صحت مند اور متوازن زندگی کا اہم ذریعہ ہیں۔اساتذہ اور فیکلٹی ممبران کی کھیلوں میں شرکت نہ صرف جسمانی صحت اور ذہنی تازگی کو فروغ دیتی ہے بلکہ باہمی تعاون، ٹیم اسپرٹ، نظم وضبط اور مثبت مسابقت کے جذبے کو بھی مضبوط کرتی ہے۔انھوں نے کہا کہ یونیورسٹی کی ترقی میں اساتذہ کا کردار محض تدریسی اور علمی سرگرمیوں تک محدود نہیں ہے بلکہ ان کی ہمہ جہت سرگرمیوں سے کیمپس میں ایک مثبت، صحت مند اور فعال ماحول تشکیل پاتا ہے۔ فیکلٹی ممبران کا کھیلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اس بات کی مثال ہے کہ ایک متوازن تعلیمی ماحول میں کھیل اور دیگر ہم نصابی سرگرمیوں کی بھی یکساں اہمیت ہے۔وائس چانسلر نے مزید کہا کہ ایک صحت مند اور فعال فیکلٹی ہی طلبہ کے لیے ایک مثبت مثال قائم کرسکتی ہے۔ یونیورسٹی مستقبل میں بھی اساتذہ، ملازمین اور طلبہ کو کھیلوں سمیت مختلف تخلیقی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے مناسب مواقع فراہم کرتی رہے گی تاکہ کیمپس میں ایک صحت مند، فعال اور خوش گوار تعلیمی ماحول کو مزید فروغ دیا جاسکے۔

لینگویج یونیورسٹی کے مختلف فیکلٹیز کے درمیان منعقدہ ناک آؤٹ ٹورنامنٹ میں کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی کھیل صلاحیت، نظم وضبط اور ٹیم اسپرٹ کا عمدہ مظاہرہ کیا۔ٹورنامنٹ کے پہلے مقابلے میں فیکلٹی آف فارمیسی نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے فیکلٹی آف سائنس کو شکست دی۔فارمیسی کی ٹیم نے دونوں سیٹس میں موثر کھیل پیش کرتے ہوئے اگلے مرحلے میں اپنی جگہ یقینی بنائی۔دوسرے مقابلے میں فیکلٹی آف کامرس اور فیکلٹی آف آرٹس اینڈ ہیومینیٹیز کے درمیان دلچسپ مقابلہ ہوا۔ کامرس کے کھلاڑیوں نے بہترین تال میل اور عمدہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کامیابی حاصل کی اور اگلے مرحلے میں داخل ہوگئے۔ٹورنامنٹ کے ناک آؤٹ فارمیٹ کے تحت فیکلٹی آف فارمیسی، فیکلٹی آف کامرس، فیکلٹی آف سوشل سائنس اور فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے سیمی فائنل میں اپنی جگہ بنالی ہے۔اس مقابلے کا فائنل 26 ستمبر (ہفتہ) کو یونیورسٹی کے والی بال کورٹ میں منعقد کیا جائے گا۔والی بال ٹورنامنٹ کے کامیاب انعقاد میں محمد شارق، ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر حسن مہدی، ڈاکٹر دیپیکا دیالو اور وبھو سونارکر کا اہم تعاون رہا۔اس موقع پر کلچرل کمیٹی کے تمام اراکین موجود رہے اور انھوں نے مقابلے کے انعقاد میں فعال طور پر شرکت کی۔

نوجوانوں کی صلاحیتوں کو صحیح مواقع سے جوڑنا ضروری ہے

ڈپلومیسی سے لیڈرشپ تک۔نیشن فرسٹ: بچوں میں پڑھنے اور ملک کی تعمیر کا جذبہ پیدا کرنا ضروری ہے: ترنجیت سنگھ سندھو

لکھنؤ۔دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر اور سابق سفارت کار سردار ترنجیت سنگھ سندھو نے جمعرات کو لکھنؤ یونیورسٹی کیمپس میں گومتی بک فیسٹیول 2026 میں "ڈپلومیسی سے لیڈرشپ۔نیشن فرسٹ" کے عنوان سے ایک خصوصی سیشن میں طلباء سے گفتگو کی ملک کی ترقی کے لیے انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ ناکامیوں سے سبق سیکھ کر آگے بڑھتے رہیں۔ نیشنل بک ٹرسٹ آف انڈیا کے ڈائرکٹر جناب یوراج ملک نے سردار ترنجیت سنگھ سندھو اور لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر جئے پرکاش سینی کو شال اور کتابیں پیش کرکے استقبال کیا۔اس موقع پر جناب سندھو کی زندگی، شخصیت اور عوامی زندگی میں ان کے تعاون پر توجہ مرکوز کرنے والی ایک ویڈیو بھی دکھائی گئی۔ پروگرام کے دوران اسٹیج پر جناب یوراج ملک، پروفیسر جئے پرکاش سینی، اور سردار ترنجیت سنگھ سندھو موجود تھے۔ پڑھنے سے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔سردار ترنجیت سنگھ سندھو نے کہا کہ گومتی بک فیسٹیول نہ صرف کتابوں اور ادب کا ایک پلیٹ فارم ہے بلکہ نئے خیالات، اسکالروں اور مکالمے کا ایک فورم بھی ہے جو معاشرے کی رہنمائی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پڑھنے سے نہ صرف معلومات ملتی ہیں بلکہ انسان کو سوچنے، سمجھنے اور نئے خیالات پیدا کرنے کی صلاحیت بھی حاصل ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج کے مصروف طرز زندگی میں پڑھنے کے لیے وقت نکالنا ایک چیلنج بنتا جا رہا ہے، کتابوں کو اور بھی اہم بنا دیا ہے۔طلباء کو اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی مشغول ہونا چاہیے، کیونکہ کھیلوں کو فروغ سے والی ٹیم اور نظم و ضبط کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ زندگی میں ناکامیوں سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ ناکامی کو سبق میں بدلنا اور آگے بڑھنا کامیابی کی طرف ایک اہم قدم ہے۔فارن سروس میں اپنے تجربات کا اشتراک کرتے ہوئے، سندھو نے کہا کہ انہوں نے 36 سال تک فارن سروس میں خدمات انجام دیں۔مختلف ممالک میں کام کرتے ہوئے انہیں مختلف معاشروں، نظاموں اور پالیسیوں کو سمجھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے امریکہ اور جرمنی سمیت مختلف ممالک میں اپنے تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے اور اس بدلتی ہوئی دنیا میں صرف ایک ڈگری کافی نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ طلباء کو اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ ایسی مہارتیں بھی تیار کرنی چاہئے جو بدلتی ہوئی دنیا کی ضروریات سے مطابقت رکھتی ہوں۔

انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ مستقبل میں کن شعبوں اور مہارتوں کی ضرورت ہوگی۔ سندھو نے کہا کہ ہندوستان کی نوجوان آبادی ملک کی ایک اہم طاقت ہے۔ اس طاقت کو صحیح مواقع اور ہنر سے جوڑ کر ملک کے عالمی کردار کو مزید مضبوط کیا جاسکتا ہے۔انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں اور اس کا مثبت استعمال کریں۔انہوں نے کہا کہ خاندان اور معاشرے کی ذمہ داری بھی زندگی کا اہم حصہ ہے۔ نوجوانوں کو ذاتی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنی سماجی ذمہ داریوں کو بھی سمجھنا چاہیے۔مصنوعی ذہانت اور ٹیکنالوجی کے بارے میں جناب سندھو نے کہا کہ ٹیکنالوجی آج زندگی کا لازمی حصہ بن چکی ہے۔ انہوں نے طلباء کو AI کو عقلمندی سے استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ٹیکنالوجی مدد کا ایک ذریعہ ہوسکتی ہے، لیکن کسی کو اپنی سوچ اور فیصلہ سازی کی رہنمائی کے لیے صرف اس پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ معاشرے کے مختلف طبقوں، اساتذہ اور والدین کے ساتھ بات چیت کو برقرار رکھیں۔انہوں نے کہا کہ زندگی کے تجربات بھی سیکھنے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔سردار سندھو نے سردار تیجا سنگھ سمندری کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی زندگی ملک کی جدوجہد آزادی اور قیادت کی ایک متاثر کن مثال ہے۔انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ ایسی شخصیات کی زندگیوں کے بارے میں پڑھیں اور ان کے تعاون کو سمجھیں۔لکھنؤ کی ادبی روایت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے پریم چند اور بھگوتی چرن ورما جیسی شخصیات کو یاد کیا۔انہوں نے کہا کہ لکھنؤ ایک ایسا شہر ہے جس میں ادب، ثقافت اور فکر کی ایک بھرپور روایت ہے اور طلباء کو اس کے ادب اور ثقافت سے واقف ہونا چاہیے۔ سندھو نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر صرف ٹیکنالوجی اور جدید آلات سے ممکن نہیں ہوگی۔اس کے لیے ہندوستانی روایت، ثقافت، ادب، علم اور اقدار کے ساتھ جدید مہارتوں کے انضمام کی ضرورت ہے۔انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنے علم اور صلاحیتوں کو معاشرے اور قوم کی ترقی کے لیے استعمال کریں۔تقریب کے دوران، اسٹیج پر موجود مہمانوں نے نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا کی طرف سے شائع کردہ تین کتابوں کی رونمائی بھی کی۔ ان میں سردار تیجا سنگھ سمندری کی زندگی اور خدمات پر ایک کتاب بھی شامل تھی۔

کاکوری تھانہ علاقے میں دردناک واردات، عورت کا گلا کاٹ کر قتل

لکھنؤ: 17 ستمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے کاکوری تھانہ علاقے میں ایک دردناک واردات پیش آئی ہے۔گوہرامؤ کے قریب نہر کے قریب سے 30 سالہ خاتون کی لاش برآمد ہونے سے علاقہ میں کہرام مچ گیا۔متوفی کی شناخت پردیپ یادو کی بیوی پریماوتی عرف پری کے طور پر کی گئی ہے۔جمعرات کی صبح چہل قدمی کے لیے نکلے گاؤں والوں نے نہر کے قریب خاتون کی لاش دیکھی اور فوری طور پر مقامی پولیس کو اطلاع دی۔اطلاعات کے مطابق جائے وقوعہ سے ہاتھا پائی اور لڑائی کے متعدد نشانات پائے گئے جس سے شبہ پیدا ہوا کہ خاتون نے اپنی جان بچانے کے لیے جدوجہد کی ہوگی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس فورس، فرانزک ٹیم اور ڈاگ اسکواڈ جائے وقوعہ پر پہنچے اور شواہد اکٹھے کئے۔ پولیس کے مطابق ابتدائی طور پر ایسا لگتا ہے کہ قتل تیز دھار ہتھیار سے گلا کاٹ کر کیا گیا ہے، تاہم قتل کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی ہے۔پردیپ کے شوہر کے مطابق بدھ کی رات دونوں نے ایک ساتھ کھانا کھایا اور سو گئے۔جب پردیپ 12 بجے کے قریب بیدار ہوا تو پریماوتی غائب تھی۔کافی تلاش کے باوجود اس کا کوئی سراغ نہ ملا اور صبح اس کی لاش نہر کے کنارے پڑی ہوئی ملی۔پولیس کی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پریماوتی نے تقریباً 8-10 ماہ قبل عدالت میں ایک مزدور پردیپ یادو سے شادی کی تھی۔اس سے قبل اس کی شادی تقریباً 18 سال قبل سمراموکے رہنے والے راجو یادو سے ہوئی تھی جس سے اس کا ایک 17 سالہ بیٹا ہے۔شوہر کے ساتھ اختلافات کی وجہ سے وہ الگ ہو گئے اور بیٹا اپنے والد کے ساتھ رہتا ہے۔فی الحال، پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے، اور مشتبہ افراد سے پوچھ گچھ جاری ہے۔

کہانیوں کی پرواز سے لے کر کاکوری ایکشن تک

جمعہ کو گومتی بک فیسٹیول میں ادب اور تاریخ سے روشناس کرایا جائے گا

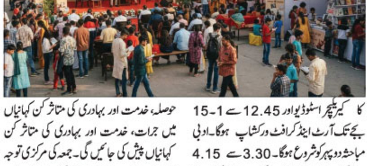

لکھنؤ، 17 ستمبر، 2026۔ 5 واں گومتی بک فیسٹیول جمعہ 18 ستمبر کو ادب، فن، تخلیقی صلاحیتوں اور تاریخ کے متنوع امتزاج کی نمائش کرے گا۔ بچوں کو کہانی سنانے، خطاطی، کیریکیچر، اور آرٹ اینڈ کرافٹ ورکشاپس کے ساتھ ساتھ ادبی اور تاریخی موضوعات پر مباحثے بھی پیش کیے جائیں گے۔دن کا اختتام بھارتندو ناٹیہ اکیڈمی کے فنکاروں کے "کاکوری ایکشن" کے تھیٹر پرفارمنس کے ساتھ ہوگا۔دن کا آغاز انیتا بھٹناگر جین کے "کہانی کی اڑان" کے سیشن کے ساتھ گریڈ 1-5 کے طلباء کے لئے صبح 10 سے 10.45 بجے تک ہوگا، اس کے بعد 11 سے 11-45 بجے تک گریڈ 6-8 کے طلباء کے لئے عائشہ عمران کی خطاطی ورکشاپ" ہوگی۔کلاس 9 سے 12 کے طلباء کے لیے 12 سے 12.45 بجے تک تفہیم وشوکرما کا کیریکیچر اسٹوڈیو اور 12.45 سے 1-15 بجے تک آرٹ اینڈ کرافٹ ورکشاپ ہوگا۔ادبی مباحثہ دوپہر کو شروع ہوگا۔ 3.30 سے 4.15 بجے تک، ترجمہ: زبانوں کے درمیان ثقافت کا ایک پل کے موضوع پر بحث ہوگی۔شام 4.30 سے 5.15 بجے تک راجترنگینی کی کہانیاں: تاریخ سے نوعمر تخیل تک سیشن میں تاریخ اور نوعمر ادب کے درمیان تعلق پر بحث ہوگی۔اس کے بعد شام 30:5 سے 15:6 بجے تک سیشن فورسز فیبلز: حوصلہ، خدمت اور بہادری کی متاثر کن کہانیاں میں جرات، خدمت اور بہادری کی متاثر کن کہانیاں پیش کی جائیں گی۔ جمعہ کی مرکزی توجہ شام 6-30 سے 7.30 بجے تک بھارتندو ناٹیہ اکیڈمی کے فنکاروں کی طرف سے "کاکوری ایکشن" کی تھیٹر پریزنٹیشن ہوگی۔ جدوجہد آزادی کے تاریخی کاکوری واقعے پر مبنی یہ پروڈکشن تھیٹر کے ذریعے سامعین کے سامنے تاریخ کا ایک اہم باب پیش کرے گی۔

خطاطی بکھرے موتیوں کو ایک لڑی میں پرونے کا فن ہے: قاری محمود عالم بلیاوی

حمیدیہ گرلز ڈگری کالج میں دس روزہ عربی و اردو خطاطی ورکشاپ اختتام پذیر

پریاگ راج (پریس ریلیز): حمیدیہ گرلز ڈگری کالج، پریاگ راج کے شعبۂ عربی و اردو کے زیرِ اہتمام منعقدہ دس روزہ عربی و اردو کتابت (خطاطی) ورکشاپ، جس میں ۶۲ طالبات نے شرکت کی، کا اختتامی اجلاس ۱۷ ستمبر ۲۰۲۶ کو صبح ساڑھے گیارہ بجے منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں گلدستے اور یادگاری تحائف پیش کیے گئے۔ کالج کی پرنسپل پروفیسر ناصحہ عثمانی نے برمحل اشعار کے ساتھ مہمانوں کا استقبال کیا۔مہمانِ خصوصی بریگیڈیئر سید احمد علی، سابق پرو وائس چانسلر، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے حمیدیہ گرلز ڈگری کالج سے اپنے دیرینہ اور والہانہ تعلق کا ذکر کرتے ہوئے ورکشاپ کے کامیاب انعقاد پر کالج کو مبارکباد پیش کی۔انہوں نے کہا کہ خطاطی ایک نہایت خوبصورت فن ہے جس کی اہمیت امریکہ اور استنبول سمیت پوری دنیا میں تسلیم کی جاتی ہے، اور تقریباً ہر ملک میں اس کے نمونے ملتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ فن ہر دیکھنے والے کو متاثر کرتا ہے اور اسلام نے خود اسے فروغ دیا ہے، نیز دنیا کی تمام زبانوں میں عربی خطاطی سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ انہوں نے لفظ "calligraphy" کی ساخت کی وضاحت کی اور تاریخی پس منظر میں تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ طالبات کو ادارے اور ملک کا مستقبل قرار دیتے ہوئے انہوں نے تلقین کی کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور اس فن کو ذریعۂ معاش بھی بنائیں۔ مہمانِ اعزاز، بین الاقوامی ایوارڈ یافتہ خطاط قاری محمود عالم بلیاوی نے کہا کہ خطاطی بکھرے ہوئے موتیوں کو چن کر ایک دھاگے میں پرونے کا فن ہے۔ متعدد اسلامی روایات کے حوالے سے انہوں نے حرف اور قلم کی اہمیت بیان کی اور کہا کہ خطاطی دل کے جذبات کو خوبصورت انداز میں پیش کرنے کا فن ہے، جس کی بنیاد فنکار کا ذوق وشوق ہے۔ انہوں نے فنِ خطاطی کے بتدریج ارتقا اور مختلف خطوط کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالی اور مشینی دور میں اس فن کی اہمیت واضح کرتے ہوئے طالبات کو اس کی جانب راغب کیا۔ انہوں نے کالج کو مبارکباد دی اور اپنے خودنوشت اشعار ترنم کے ساتھ پیش کرکے محفل میں سماں باندھ دیا۔ اس موقع پر طالبات کے فن پاروں پر مشتمل خطاطی کی نمائش بھی لگائی گئی، جس کا افتتاح مہمانِ خصوصی نے کیا۔ مہمانِ خصوصی اور پرنسپل نے اساتذہ وطالبات کو تہنیت پیش کی۔ ورکشاپ کی کوآرڈینیٹر اور شعبۂ عربی کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر صدیقہ جابر نے ورکشاپ کی رپورٹ پیش کی۔ نمائش میں عمدہ خطاطی کے لیے بی اے کی طالبہ رقیہ کو اوّل مقام پر سرٹیفکیٹ اور نقد انعام سے نوازا گیا۔

صفحہ اول کا بقیہ

جنتر منتر پر دھرنے کی اجازت سے انکار

بورڈ کے مطابق اس بیان سے ملک کے مذہبی وثقافتی تنوع اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے حوالے سے تشویش پیدا ہوئی ہے۔ بورڈ کا کہنا ہے کہ مسلمان مسلم پرسنل لا کے تحفظ کو اپنے مذہبی اور دستوری حقوق کا حصہ سمجھتے ہیں، جبکہ ہندوستان مختلف مذاہب، تہذیبوں اور زبانوں کا ملک ہے اور آئین اس تنوع کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔وندے ماترم کے تمام بندوں کو لازمی قرار دینے کی کوشش پر بھی بورڈ نے اعتراض کیا۔ بورڈ کے مطابق حب الوطنی کے اظہار کے لیے کسی مخصوص نغمے کی مکمل ادائیگی کو لازمی قرار دینا مذہبی اور شہری آزادیوں کے حوالے سے سوالات پیدا کرتا ہے۔ملک کی معاشی وسماجی صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے بورڈ نے کہا کہ غربت، مہنگائی، بے روزگاری، کسانوں کے مسائل اور خواتین کے خلاف جرائم جیسے بنیادی مسائل فوری توجہ کے متقاضی ہیں۔ بورڈ کے مطابق ایسے حالات میں عوام کی توجہ بنیادی مسائل سے ہٹا کر مذہبی اور فرقہ وارانہ موضوعات کی طرف مبذول کرنا ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے کہا کہ 'دستور بچاؤ، ملک بچاؤ' تحریک کا مقصد عوام کو ان کے دستوری حقوق کے بارے میں بیدار کرنا، جمہوری اور سیکولر اقدار کا تحفظ کرنا اور ملک میں انصاف، آزادی، مساوات، انسانی وقار اور بھائی چارے کے ماحول کو مضبوط بنانا ہے۔ بورڈ نے واضح کیا کہ جنتر منتر پر دھرنے کی اجازت نہ ملنے کے باوجود ملک گیر تحریک اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق جاری رہے گی۔ پریس کانفرنس سے مولانا عبید اللہ خان اعظمی، سید سعادت اللہ حسینی، مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، مولانا محمد فضل الرحیم مجددی، مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی، مولانا محمد حکیم الدین قاسمی اور ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے خطاب کیا۔

الہ آباد ہائی کورٹ، پھانسی کی سزا کے خلاف داخل مفتی

مفتی ولی اللہ پر اتر پردیش پولس نے تین مقدمات قائم کیئے تھے جس میں سے اسے دو مقدمات میں نچلی عدالت نے سزا سنائی جبکہ ایک مقدمہ سے اسے بری کردیا گیا تھا۔ سیشن کورٹ نے ایک مقدمہ میں پھانسی اور دوسرے مقدمہ میں عمر قید کی سزا سنائی ہے، دونوں مقدمات میں ملنے والی سزاؤں کو الہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ مفتی ولی اللہ کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی قانونی امداد فراہم کررہی ہے ٹرائل کورٹ میں بھی ملزم کو قانونی امداد فراہم کی گئی تھی، ٹرائل کورٹ سے پھانسی کی سزا ملنے کے بعد ٹرائل کورٹ کے فیصلہ کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے جس پر ہائی کورٹ میں حتمی سماعت شروع ہوچکی ہے۔ ایڈوکیٹ آن ریکارڈ راج رگھونشی نے نچلی عدالت کے فیصلے کو الہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ اس مقدمہ کا پس منظر یہ ہیکہ 7 مارچ 2006 سنکٹ موچن مندر میں شام چھ بجے بم دھماک ہوا تھا جبکہ دوسرا دھماکہ ورانسی ریلوے اسٹیشن پر ہوا تھا جبکہ ایف آئی آر کا اندراج بم دھماکوں کے دوسرے دن یعنی کے 8/مارچ کو پولس اسٹیشن لنکا میں سب انسپکٹر سمرجیت کی فریاد پر درج ہوا تھا۔

ملک کے لئے وقف وزیر اعظم کی 25 سالہ خدمات ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے: کیشو پرساد موریہ

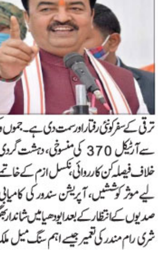

لکھنؤ: 17 ستمبر 2026 اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے ملک کے کامیاب وزیر اعظم اور سب کے لیے ترغیب کے محرک نریندر مودی جی کو ان کی سالگرہ کے موقع پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ آج بھگوان وشوکرما کا مقدس یوم پیدائش بھی ہے۔یہ ایک حیرت انگیز اتفاق ہے کہ ایک طرف ہم معمار بھگوان وشوکرما کی پوجا کر رہے ہیں اور دوسری طرف ہم ایک نئے ہندوستان کے معمار اور جدید ہندوستان کے معمار وزیر اعظم نریندر مودی کا یوم پیدائش منا رہے ہیں۔مسٹر موریہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی کامیاب قیادت، وژن اور مضبوط ارادے نے ہندوستان کی ترقی کے سفر کو نئی رفتار اور سمت دی ہے۔ جموں وکشمیر سے آرٹیکل 370 کی منسوخی، دہشت گردی کے خلاف فیصلہ کن کارروائی، نکسل ازم کے خاتمے کے لیے موثر کوششیں، آپریشن سندور کی کامیابی، اور صدیوں کے انتظار کے بعد ایودھیا میں شاندار بھگوان شری رام مندر کی تعمیر جیسے اہم سنگ میل ملک کی تاریخ میں خاص مقام رکھتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے سب کا ساتھ، سب کا وکاس" کے منتر کو عوامی فلاح و بہبود کی بنیاد بنا کر غریبوں، محروموں، کسانوں، خواتین اور نوجوانوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانے کا کام کیا ہے۔ان کی قیادت میں، ہندوستان عالمی سطح پر ایک مضبوط، محفوظ اور خود اعتماد قوم کے طور پر ایک نئی شناخت قائم کر رہا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا عوامی زندگی میں قوم کے لیے 25 سال کی خدمت اور لگن کا شاندار سفر ہم سب کے لیے تحریک کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی شخصیت کی سب سے بڑی خوبی ان کی حساسیت، سادگی اور ہمدردی ہے۔ اتنی اہم ذمہ داریوں کے درمیان بھی ان کا اہل وطن اور کارکنوں کے جذبات کو سمجھنا اور ان کی خوشیوں اور غموں سے ان کا تعلق ان کے سچے خادم اعلیٰ ہونے کا ثبوت ہے۔مسٹر موریہ نے کہا کہ وزیر اعظم کے یوم پیدائش کے موقع پر منعقد "سیوا سنکلپ ابھیان" خدمت، لگن اور عوامی بہبود کے جذبے کو آگے بڑھانے کا ایک موقع ہے۔انہوں نے ہر ایک سے مطالبہ کیا کہ وہ قومی مفاد اور عوامی بہبود کو اپنی زندگی کا عہد بنا کر ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالیں۔نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے خدا کی اعلیٰ ہستی، بھگوان شری رام اور بابا وشوناتھ سے دعا کی کہ وہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کو اچھی صحت، لمبی زندگی اور قوم کی مسلسل خدمت کے لیے بے پناہ توانائی عطا کریں۔

یکساں سول کوڈ: سوال صرف قانون کا نہیں، شناخت کا بھی ہے

مولانا قاری اسحاق گورا

بھارتی سیاست میں کچھ موضوعات ایسے ہیں جو خاموش ضرور ہوجاتے ہیں، ختم نہیں ہوتے۔ وقت بدلتا ہے، حکومتیں بدلتی ہیں، سیاسی ترجیحات بدلتی ہیں، انتخابی موسم آتے اور جاتے ہیں، مگر بعض سوالات ہر دور میں نئے لباس کے ساتھ سامنے آتے رہتے ہیں۔ یکساں سول کوڈ، یعنی Uniform (UCCCivil Code) بھی انہی سوالات میں سے ایک ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کی جانب سے یکساں سول کوڈ کے حوالے سے حالیہ بیانات اور اس سمت میں ریاستی سطح پر ہونے والی پیش رفت کے بعد ایک بار پھر ملک کے سیاسی، سماجی اور مذہبی حلقوں میں اس موضوع پر بحث تیز ہوئی ہے۔

کسی کے نزدیک UCC آئینی تقاضے کی تکمیل کی سمت ایک قدم ہے، کسی کے نزدیک شہری مساوات کا تقاضا، تو کسی کے لیے یہ مذہبی شخصی قوانین اور تہذیبی شناخت سے متعلق ایک حساس سوال ہے۔ بعض سیاسی اور مذہبی حلقوں کی جانب سے اس کے ممکنہ اثرات، بالخصوص مسلمانوں کے عائلی قوانین اور مذہبی آزادی کے حوالے سے تشویش کا اظہار بھی کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن بحث کے اس شور میں ایک عجیب صورتِ حال دکھائی دیتی ہے: لفظ ایک ہے، مفہوم کئی ہیں؛ قانون ایک کہا جارہا ہے، مگر خدشات الگ الگ ہیں؛ مقصد ایک بتایا جارہا ہے، مگر ممکنہ نتائج کے بارے میں رائے مختلف ہے۔

کسی کے لیے UCC مساوات ہے، کسی کے لیے مداخلت؛ کسی کے لیے اصلاح ہے، کسی کے لیے تشویش؛ کسی کے لیے آئینی وعدہ ہے، تو کسی کے لیے مذہبی آزادی کا امتحان۔ ایسے ماحول میں سب سے آسان کام نعرہ لگانا ہے، مگر سب سے مشکل کام سوال کرنا ہے۔ سوال یہ نہیں کہ UCC کے حق میں کون ہے اور مخالفت میں کون؟ سوال یہ ہے کہ UCC کی اصل صورت کیا ہوگی؟ سوال یہ نہیں کہ سیاسی بیان کیا ہے؟ سوال یہ ہے کہ قانون کی عبارت کیا کہتی ہے؟ اور شاید سب سے اہم سوال یہ ہے کہ: اگر قانون سب کے لیے ہوگا تو اس کے اثرات بھی کیا سب پر یکساں ہوں گے؟ یہ سوال محض سیاسی نہیں، سماجی بھی ہے؛ محض قانونی نہیں، تہذیبی بھی ہے؛ محض آج کا نہیں، آنے والی نسلوں کا بھی ہے۔

ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 44 میں ریاست کے لیے یکساں سول کوڈ کی سمت کوشش کا ذکر موجود ہے۔ اسی موضوع پر قانون کمیشن نے جون 2023 میں عوام اور متعلقہ فریقوں سے آراء طلب کی تھیں۔ لیکن آئین کی ایک دفعہ کا حوالہ دے دینا پوری بحث کا اختتام نہیں، بلکہ شاید اس بحث کا آغاز ہے۔ کیونکہ اسی آئینی نظام میں مذہبی آزادی بھی ہے، شہری حقوق بھی ہیں، مساوات بھی ہے اور ہندوستان کے متنوع سماجی وجود کی اپنی ایک حقیقت بھی۔ لہٰذا اصل سوال یہ ہے کہ یکسانیت اور تنوع کے درمیان وہ لکیر کہاں کھینچی جائے جس کے ایک طرف قانون کی ضرورت ہو اور دوسری طرف انسان کے ضمیر، عقیدے اور شناخت کا احترام باقی رہے؟ یہیں سے اصل بحث شروع ہوتی ہے۔

مسلمانوں کے لیے UCC کا مسئلہ اس لیے زیادہ حساس ہے کہ اسلام میں خاندان محض معاشرتی ادارہ نہیں بلکہ شریعت کا بھی ایک اہم حصہ ہے۔ نکاح صرف ایک معاہدہ نہیں، ایک ذمہ داری ہے۔ طلاق صرف جدائی نہیں، ایک شرعی باب ہے۔ وراثت صرف جائیداد کی تقسیم نہیں، حقوق کی ادائیگی ہے۔ اولاد صرف خاندان کا حصہ نہیں، امانت ہے۔ اسی لیے اگر کوئی ایسا قانون آتا ہے جو نکاح، طلاق، وراثت، سرپرستی یا دیگر عائلی معاملات کے موجودہ قانونی ڈھانچے کو تبدیل کرتا ہے تو مسلمانوں کے لیے یہ سوال فطری طور پر پیدا ہوگا کہ ان کے مذہبی احکام اور آئینی حقوق کی حفاظت کس طرح ہوگی۔

یہ تشویش محض سیاسی نعرہ نہیں، ایک حقیقی قانونی سوال بھی ہوسکتی ہے۔ خصوصاً وراثت کا معاملہ مسلمانوں کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلام نے وراثت کو محض خاندانی مرضی پر نہیں چھوڑا بلکہ حصے اور اصول مقرر کیے۔ بیٹی کا حق، بیٹے کا حق، بیوی کا حق، شوہر کا حق، والدین کا حق یہ ہر ایک کے لیے احکام موجود ہیں۔ اگر کسی یکساں قانونی نظام میں وراثت کے اصول تبدیل ہوتے ہیں تو اس کا اثر صرف عدالت کی فائل پر نہیں پڑے گا؛ اس کا اثر گھروں، زمینوں، جائیدادوں اور رشتوں تک پہنچے گا۔ یہاں ایک کاغذ صرف کاغذ نہیں رہتا، حق کی سند بن جاتا ہے؛ ایک حصہ صرف حصہ نہیں رہتا، رشتے کی ذمہ داری بن جاتا ہے۔ اسی طرح نکاح اور طلاق کے معاملات بھی مسلمانوں کے لیے محض قانونی خانہ نہیں بلکہ دینی زندگی کا حصہ ہیں۔ اگر نکاح کے طریقۂ کار، رجسٹریشن، طلاق، نان و نفقہ، سرپرستی یا وراثت کے متعلق یکساں قانونی اصول وضع کیے جاتے ہیں تو ان کا جائزہ صرف قانونی زاویے سے نہیں بلکہ مذہبی آزادی کے آئینی پہلو سے بھی لینا ہوگا۔

لہٰذا مسلمانوں کی تشویش کو صرف سیاست کہہ کر نظر انداز کرنا مناسب نہیں۔ لیکن دوسری طرف یہ کہنا بھی قبل از وقت ہوگا کہ UCC لازماً مسلمانوں ہی کو نقصان پہنچانے کے لیے لایا جارہا ہے۔ دعویٰ اپنی جگہ، دلیل اپنی جگہ؛ اندیشہ اپنی جگہ، قانون کا متن اپنی جگہ۔ جب تک کسی قانون کی تمام متعلقہ دفعات اور ان کے عملی اثرات سامنے نہ ہوں، اس کے ہر ممکن نتیجے کو قطعی انجام کے طور پر بیان کرنا بھی دانش مندی نہیں۔

یہاں ایک بنیادی بات سمجھنے کی ضرورت ہے۔

UCC کا نام خود کسی نتیجے کی ضمانت نہیں۔ اصل سوال اس کے متن، دائرۂ کار، استثناؤں اور عملی نفاذ کا ہے۔ اگر قانون صرف بعض انتظامی معاملات کو یکساں بناتا ہے تو اس کے اثرات ایک نوعیت کے ہوں گے۔ اگر وہ نکاح، طلاق، وراثت، گود لینے، سرپرستی اور خاندانی حقوق کے بنیادی اصولوں تک پہنچتا ہے تو اس کے اثرات کہیں زیادہ وسیع ہوں گے۔ اس لیے کسی بھی بحث میں صرف یہ کہنا کہ "یکساں قانون" آرہا ہے، کافی نہیں۔ پوچھنا ہوگا: کون سا قانون؟ کن معاملات میں؟ کن شہریوں پر؟ کس حد تک؟ کن استثناؤں کے ساتھ؟ اور سب سے بڑھ کر: کیا مذہبی آزادی اور شخصی حقوق کے لیے واضح حفاظتی اصول موجود ہوں گے؟ یہ سوالات مخالفت نہیں، جمہوری نگرانی ہیں۔

کیا صرف مسلمان ہی متاثر ہونگے؟ اگر UCC واقعی مختلف عائلی قوانین کو ایک مشترک قانونی ڈھانچے میں لانے کی کوشش ہے تو اس کے اثرات صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رہ سکتے۔ ہندو معاشرے میں شادی، طلاق، وراثت، گود لینے اور سرپرستی سے متعلق موجودہ قانونی اصول بھی کسی نہ کسی شکل میں زیرِ بحث آئیں گے۔ عیسائی برادری کے اپنے عائلی قوانین اور قانونی روایات رہی ہیں۔ پارسی برادری کا بھی اپنا تاریخی قانونی پس منظر ہے۔ سکھ برادری اور دیگر سماجی طبقات کے لیے بھی خاندانی اور معاشرتی روایات کا سوال موجود ہے۔ قبائلی معاشروں میں تو رسم و رواج اور اجتماعی شناخت کا مسئلہ مزید پیچیدہ ہوسکتا ہے۔ یعنی سوال صرف یہ نہیں کہ: مسلمانوں کا کیا ہوگا؟ سوال یہ بھی ہے کہ: ہندوستان کے مختلف سماجی اور مذہبی طبقات کے ساتھ کیا ہوگا؟ قانون جب خاندان تک پہنچتا ہے تو وہ مذہب کا نام نہیں پوچھتا، وہ رشتے کا نام پوچھتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے: شوہر کون ہے؟ بیوی کون ہے؟ اولاد کس کی ہے؟ وارث کون ہے؟ جائیداد کس کی ہے؟ سرپرستی کس کے پاس ہے؟ اور حق کس کا ہے؟ اسی لیے UCC کی بحث کو صرف مسلم مسئلہ بنا دینا بھی شاید مسئلے کی وسعت کم کردینا ہے۔

صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ UCC مسلمانوں کے خلاف ہے۔ اور یہ بھی کافی نہیں کہ کوئی کہہ دے کہ UCC سب کے لیے برابر ہے، اس لیے اس پر سوال نہیں ہونا چاہیے۔ علماء، مفتیان، وکلاء، آئینی ماہرین اور دانشوروں کو مل کر قانون کی ہر شق کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ جو چیز قرآن و سنت اور فقہ سے متعلق ہے، اس کا علمی جواب دیا جائے۔ جو چیز آئین سے متعلق ہے، اس کا قانونی جواب دیا جائے۔ جو چیز سماج سے متعلق ہے، اس کا سماجی جواب دیا جائے۔ اور جہاں اصلاح کی ضرورت ہے، وہاں اصلاح کی بات بھی اپنی زبان میں، اپنے اصولوں کے ساتھ اور دلیل کے ساتھ کی جائے۔ علم کے بغیر احتجاج شور بن سکتا ہے، علم کے ساتھ آواز دلیل بن جاتی ہے۔ مسلمانوں کو یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ اپنے مذہبی حقوق کے تحفظ کی بات کرتے ہوئے معاشرے کے دوسرے طبقات کے حقوق کا احترام کرنا ہی اسلامی اور جمہوری رویہ ہے۔ اپنا حق مانگنے کے لیے دوسرے کے حق کو مٹانا ضروری نہیں، اور دوسرے کے حق کا احترام کرنے کے لیے اپنا حق چھوڑنا بھی ضروری نہیں۔ اگر حکومت UCC کو مساوات اور شہری انصاف کا ذریعہ سمجھتی ہے تو عوام کو اس کی تفصیل جاننے کا حق ہے۔

مسودہ کیا کہتا ہے؟ کن قوانین کو ختم کیا جائے گا؟ کن قوانین کو بدلا جائے گا؟ کن معاملات کو یکساں کیا جائے گا؟ کن طبقات کو استثنا حاصل ہوگا؟ مذہبی آزادی کا تحفظ کس طرح ہوگا؟ وراثت کے اصول کیا ہوں گے؟ نکاح اور طلاق کے معاملات کیسے طے ہوں گے؟ بچوں کی سرپرستی اور گود لینے کے کیا ضابطے ہوں گے؟ اور سب سے بڑھ کر: کیا مختلف مذہبی اور سماجی طبقات کو قانون سازی کے عمل میں مؤثر طور پر سنا جائے گا؟ یہ سوال کسی حکومت کے خلاف نہیں۔ یہ سوال جمہوریت کے حق میں ہے۔ وضاحت اعتماد کی پہلی سیڑھی ہے۔ عوام سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ صرف سیاسی تقریریں سن کر قانون کو سمجھ لیں۔ قانون کتاب میں لکھا جاتا ہے، مگر اس کا اثر گھر میں دکھائی دیتا ہے۔ دراصل UCC کی پوری بحث کو اگر ایک جملے میں سمیٹنا ہو تو سوال یہ نہیں کہ قانون ایک ہوگا یا کئی؟ اصل سوال یہ ہے کہ: ایک قانون کے اندر انصاف کی کتنی گنجائش ہوگی؟ کیونکہ ایک قانون بھی ناانصافی کرسکتا ہے اور کئی قوانین کے درمیان بھی انصاف کا راستہ نکالا جاسکتا ہے۔ اس لیے بحث کی سمت صرف "یکساں قانون" سے "منصفانہ قانون" کی طرف ہونی چاہیے۔ اگر UCC کا مقصد واقعی شہری مساوات ہے تو پھر اس مساوات کا پہلا تقاضا یہ ہونا چاہیے کہ کسی شہری کو محض اس کی مذہبی شناخت کی وجہ سے کمتر نہ سمجھا جائے۔

اگر مقصد خواتین کے حقوق کا تحفظ ہے تو پھر عورت کو حقیقی قانونی، معاشرتی اور معاشی تحفظ ملنا چاہیے۔ اگر مقصد خاندان میں انصاف ہے تو پھر مرد، عورت اور بچے، تینوں کے حقوق کو ایک ساتھ دیکھنا ہوگا۔ اگر مقصد قومی یکجہتی ہے تو پھر قانون ایسا ہونا چاہیے جو اختلاف کو تصادم میں تبدیل کرنے کے بجائے آئینی اعتماد پیدا کرے۔

اور اگر مقصد واقعی یکساں شہری قانون ہے تو پھر اس کے مسودے، شقوں، استثناؤں اور عملی اثرات پر کھلی بحث سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ مضبوط قانون سوالوں سے نہیں ڈرتا، مضبوط قانون سوالوں کے جواب دیتا ہے۔ یہاں مسلمانوں کی ذمہ داری بھی واضح ہے اور حکومت کی بھی۔ مسلمان جذبات کے بجائے علم، تحقیق اور آئینی زبان میں اپنی بات رکھیں۔ حکومت سیاسی اعتماد کے بجائے قانونی وضاحت کو ترجیح دے۔ علماء فقہی اصولوں کو جدید قانونی سوالات کے ساتھ جوڑیں۔ وکلاء آئینی پہلو سامنے لائیں۔ اور معاشرہ جذباتی نعروں کے بجائے قانون کی اصل عبارت کو پڑھے۔ تب شاید یہ بحث "کون جیتا، کون ہارا" سے نکل کر "کون سا حق محفوظ رہا" تک پہنچ سکے گی۔ کیونکہ قانون کا اصل امتحان پارلیمنٹ میں تالیاں نہیں، عدالت میں دلیل ہے؛ قانون کا اصل امتحان ٹی وی پر نعرہ نہیں، گھر میں اس کا اثر ہے؛ اور قانون کی اصل کامیابی یہ نہیں کہ اس نے کتنے قوانین کو ایک کردیا، بلکہ یہ ہے کہ اس نے کتنے مختلف انسانوں کو انصاف کا یکساں احساس دیا۔ ہندوستان کی طاقت اس کی وحدت میں ہے، مگر اس وحدت کی روح اس کا تنوع بھی ہے۔ لہٰذا ضرورت ایسے قانون کی ہے جو ملک کو جوڑے، مگر شناختوں کو کچلے نہیں؛ جو مساوات پیدا کرے، مگر جائز حقوق کو مٹائے نہیں؛ جو اصلاح کرے، مگر اعتماد کو مجروح نہ کرے؛ اور جو یکسانیت لائے تو انصاف کی یکسانیت لائے، محض احکام کی نہیں۔ آخرکار سوال یہ نہیں کہ قانون کتنا یکساں ہوگا؛ سوال یہ ہے کہ انصاف کتنا بے طرف ہوگا۔ قانون کی عظمت اس میں نہیں کہ وہ سب کو ایک جیسا بنادے؛ قانون کی عظمت اس میں ہے کہ وہ مختلف انسانوں کے درمیان بھی انصاف کو ایک جیسا رکھ سکے۔

Ishaqgora@gmail.com
Mb:9897399207

برکس، مسلم دنیا اور بدلتا ہوا عالمی معاشی نظام

مسعود محبوب خان (ممبئی)

دنیا اس وقت ایک ایسے عالمی تغیر کے مرحلے سے گزر رہی ہے جہاں طاقت کے پرانے مراکز اپنی جگہ برقرار رکھنے کی کوشش کررہے ہیں، مگر دوسری طرف دنیا کے ابھرتے ہوئے ممالک اپنے لیے ایک نئے اور زیادہ متوازن عالمی نظام کی تلاش میں ہیں۔ BRICS اسی بدلتی ہوئی عالمی حقیقت کی ایک اہم علامت ہے۔ جو گروپ کبھی برازیل، روس، بھارت اور چین کی معاشی صلاحیتوں کے تناظر میں ایک اصطلاح کے طور پر سامنے آیا تھا، وہ وقت کے ساتھ ایک باقاعدہ سیاسی و معاشی تعاون کے پلیٹ فارم میں تبدیل ہوگیا۔ جنوبی افریقہ کی شمولیت کے بعد اس کی وسعت بڑھی اور حالیہ توسیع نے اسے مشرقِ وسطیٰ، افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیا تک پھیلا دیا۔

آج BRICS میں مسلم دنیا کے کئی اہم ممالک بھی شامل ہیں۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ایران، مصر اور دیگر ممالک کی موجودگی اسے مسلم دنیا کے لیے بھی ایک اہم معاشی و سفارتی امکان بناتی ہے۔ تاہم اس امکان کو حقیقت میں تبدیل کرنے کے لیے محض رکنیت کافی نہیں؛ ضرورت مشترکہ وژن، باہمی اعتماد، مؤثر انتظام، طویل المدتی منصوبہ بندی اور اپنے وسائل پر حقیقی اختیار کی ہے۔ الحمدللہ! مسلم دنیا کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار قدرتی، انسانی اور جغرافیائی وسائل عطا کیے ہیں۔ خلیج کے وسیع تیل وگیس کے ذخائر ہوں، افریقہ کی معدنی دولت ہو، سونے اور دیگر قیمتی دھاتوں کے ذخائر ہوں، ایشیا کے وسیع انسانی وسائل ہوں یا مسلم ممالک کی جغرافیائی اہمیت ہی یہ سب مل کر ایک ایسی معاشی قوت تشکیل دے سکتے ہیں جس کا عالمی سیاست اور معیشت میں فیصلہ کن کردار ہو۔ مسئلہ یہ نہیں کہ ہمارے پاس وسائل نہیں؛ اصل سوال یہ ہے کہ ان وسائل کا مالک کون ہے، ان کی قدر افزائی کون کرتا ہے، ان سے پیدا ہونے والی دولت کہاں جاتی ہے اور ان کے ذریعے مستقبل کی معیشت کون تعمیر کرتا ہے؟

افریقہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ براعظم افریقہ معدنیات، توانائی، زرعی زمین اور نوجوان انسانی آبادی کے اعتبار سے بے پناہ امکانات رکھتا ہے، لیکن خام مال کی برآمد اور تیار مصنوعات کی درآمد پر قائم معاشی ڈھانچہ اکثر افریقی ممالک کو قدر افزائی کے عالمی سلسلے میں کمزور مقام پر رکھتا ہے۔ نتیجتاً دولت موجود ہونے کے باوجود خوش حالی ہر جگہ دکھائی نہیں دیتی۔ یہی سوال مسلم دنیا سے بھی جڑا ہوا ہے: کیا ہم وسائل کو محض خام مال کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کرتے رہیں گے یا ان وسائل کو علم، صنعت، ٹیکنالوجی اور انسانی ترقی میں تبدیل کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کریں گے؟ مسئلہ وسائل کا نہیں، Management کا ہے۔

ہمیں ایک تلخ حقیقت کا اعتراف کرنا ہوگا کہ قدرتی دولت خود بخود قومی طاقت میں تبدیل نہیں ہوتی۔ اس کے لیے اچھی حکمرانی، شفاف ادارے، جدید ٹیکنالوجی، تعلیم، تحقیق، صنعتی منصوبہ بندی اور ماہر انسانی سرمایہ درکار ہوتا ہے۔ اگر کسی ملک کے پاس تیل ہے مگر اسے پٹرولیم کیمیکل، جدید صنعت، توانائی کی ٹیکنالوجی اور اعلیٰ قدر رکھنے والی مصنوعات میں تبدیل کرنے کی صلاحیت نہیں، تو وہ اپنی اصل معاشی قوت کا ایک بڑا حصہ دوسروں کے حوالے کردیتا ہے۔

اگر کسی ملک کے پاس سونا اور دیگر معدنیات ہیں مگر وہ معدنیات کی تلاش، نکاسی، پروسیسنگ اور عالمی مارکیٹ کی قیمت سازی میں خود فیصلہ کن کردار ادا نہیں کرتا، تو محض زیرِ زمین دولت اسے طاقتور نہیں بنا سکتی۔ وسائل طاقت کا امکان ہیں؛ انہیں طاقت میں تبدیل کرنے کے لیے بصیرت، نظم و نسق اور خوداعتمادی ضروری ہے۔ یہاں BRICS کی اہمیت سامنے آتی ہے۔ BRICS کو مغرب کے خلاف محض ایک سیاسی محاذ سمجھنا اس کی پوری حقیقت کو سمجھنے کے مترادف نہیں ہوگا۔ اس کے اندر ایک اہم پہلو یہ ہے کہ گلوبل ساؤتھ کے ممالک عالمی مالیاتی، تجارتی اور سیاسی اداروں میں زیادہ مؤثر نمائندگی چاہتے ہیں۔ خود BRICS کے سرکاری تعارف میں عالمی اداروں میں زیادہ منصفانہ نمائندگی، معاشی تعاون، پائیدار ترقی اور گلوبل ساؤتھ کے کردار کو مضبوط بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ اس کا New Development Bank اسی تصور کی ایک عملی مثال ہے، جس کا بنیادی مقصد ابھرتی اور ترقی پذیر معیشتوں میں بنیادی ڈھانچے اور پائیدار ترقی کے منصوبوں کے لیے مالی وسائل فراہم کرنا ہے۔ اگر مسلم ممالک اس پلیٹ فارم کو محض سفارتی تصویروں، اجلاسوں اور مشترکہ بیانات تک محدود رکھنے کے بجائے تجارت، توانائی، خوراک، ٹیکنالوجی، تعلیم، دفاعی صنعت، مالیاتی نظام اور انفراسٹرکچر میں حقیقی تعاون کے لیے استعمال کریں تو صورتِ حال بہت مختلف ہوسکتی ہے۔

یہاں ایک اور بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے: دنیا کی تجارت اور مالیاتی نظام میں ڈالر کی مرکزی حیثیت آخر کب تک برقرار رہے گی؟ یہ بات درست ہے کہ ڈالر آج بھی عالمی مالیاتی نظام کا سب سے اہم ستون ہے، اور اسے یک دم ختم کردینا نہ آسان ہے اور نہ ہی BRICS کا فوری ہدف ایسا سمجھنا درست ہوگا۔ تاہم مختلف ممالک کی جانب سے مقامی کرنسیوں میں تجارت، متبادل ادائیگی کے نظام اور مالیاتی تعاون کے امکانات پر بڑھتی ہوئی توجہ اس بات کی علامت ضرور ہے کہ عالمی معیشت میں تنوع کی خواہش پیدا ہورہی ہے۔ 2026 کے BRICS اجلاس میں بھی مقامی کرنسیوں میں تجارت اور سرحد پار ادائیگی کے نظام کو مضبوط بنانے پر زور دیا گیا۔ یہ تبدیلی محض مالیاتی نہیں؛ اس کے پیچھے ایک بڑا جغرافیائی و معاشی سوال موجود ہے، کیا دنیا ایک ایسے عالمی مالیاتی نظام کی طرف بڑھ رہی ہے جہاں ایک ہی کرنسی، ایک ہی مالیاتی مرکز اور چند طاقتور اداروں پر انحصار کم ہو؟

خلیجی ممالک کے حوالے سے یہ سوال اور بھی دلچسپ ہوجاتا ہے۔ 1970ء کی دہائی کے بعد عالمی مالیاتی نظام میں ایک ایسا ڈھانچہ مضبوط ہوا جس میں تیل کی تجارت، ڈالر اور امریکی مالیاتی نظام ایک دوسرے کے ساتھ گہرے طور پر جڑ گئے۔ خلیجی تیل برآمد کرنے والے ممالک نے ڈالر کے ذریعے تجارت کی اور پھر اپنے ذخائر کا بڑا حصہ عالمی مالیاتی منڈیوں میں دوبارہ گردش کرایا۔ لیکن دنیا ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی۔ اب ایشیا خصوصاً چین اور بھارت، خلیجی توانائی کے بڑے خریدار بن چکے ہیں۔ اسی لیے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات جیسے ممالک کے لیے BRICS سے قربت صرف نظریاتی یا سیاسی معاملہ نہیں بلکہ اپنے معاشی اور جغرافیائی مفادات کو مختلف سمتوں میں متوازن کرنے کی حکمتِ عملی بھی ہوسکتی ہے۔ لہٰذا یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ جب عالمی معیشت کا مرکز ایک نئی سمت میں منتقل ہورہا ہو، جب ایشیا کی معاشی اہمیت بڑھ رہی ہو اور جب گلوبل ساؤتھ اپنے لیے زیادہ مؤثر آواز کا مطالبہ کررہا ہو، تو کیا مسلم ممالک کو بھی اپنی معاشی حکمتِ عملی پر ازسرِنو غور نہیں کرنا چاہیے؟

تاہم یہاں ایک بنیادی احتیاط ضروری ہے۔ صرف امریکہ سے دوری اختیار کرنا یا ڈالر کے متبادل کی بات کرنا خود کفالت نہیں۔ اگر ہم ایک طاقت کے معاشی انحصار سے نکل کر دوسری طاقت کے انحصار میں چلے جائیں تو مسئلہ حل نہیں ہوگا؛ صرف انحصار کا مرکز تبدیل ہوگا۔ مسلم دنیا کو اس سے کہیں آگے سوچنا ہوگا۔ ہمیں ایسی معاشی شراکت داری درکار ہے جس میں خام مال کے بجائے تیار مصنوعات برآمد ہوں؛ قدرتی وسائل کے ساتھ ٹیکنالوجی اور تحقیق بھی ہماری اپنی ہو؛ مسلم ممالک کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری بڑھے؛ مشترکہ انرجی گرڈ اور فوڈ سیکیورٹی کے منصوبے بنیں؛ نوجوانوں کے لیے علم، ہنر اور روزگار کے مشترکہ پروگرام شروع ہوں؛ اسلامی دنیا کی جامعات، تحقیقی مراکز اور صنعتی ادارے ایک دوسرے سے مربوط ہوں؛ اور سب سے بڑھ کر شفاف، جواب دہ اور مؤثر انتظامی نظام قائم ہوں۔ ہمیں یہ شکوہ کرنے سے آگے بڑھنا ہوگا کہ دنیا ہماری دولت سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ عالمی سیاست میں کوئی بھی طاقت محض اخلاقی اپیل کی بنیاد پر دوسرے ملک کو فائدہ نہیں پہنچاتی۔ ہر ملک اپنے مفاد کو سامنے رکھتا ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہم خود اپنے وسائل سے بھرپور فائدہ کیوں نہیں اٹھا رہے؟ یہ سوال زیادہ سخت ہے، مگر شاید زیادہ مفید بھی۔ برکس کی بڑھتی ہوئی اہمیت ہمیں یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ ہم دنیا کو محض طاقتور اور کمزور ممالک کے درمیان تقسیم ہونے کے بجائے شراکت، باہمی مفاد اور منصفانہ عالمی نظم کی طرف لے جانے کی کوشش کریں۔ BRICS آج تقریباً نصف عالمی آبادی اور عالمی معیشت کے ایک بڑے حصے کو اپنے دائرے میں رکھتا ہے؛ اس لیے اس کا کردار صرف چند ممالک کی معاشی شراکت داری تک محدود نہیں رہا۔ لیکن اس قوت کا حقیقی فائدہ اسی وقت ہوگا جب یہ طاقت نئے استحصال کا ذریعہ نہیں بلکہ نئے تعاون کا وسیلہ بنے۔

مسلم ممالک کو بھی اسی زاویے سے آگے بڑھنا چاہیے۔ انہیں نہ کسی طاقت کے اندھے حلیف بننے کی ضرورت ہے اور نہ کسی دوسری طاقت کے اندھے مخالف بننے کی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے قومی و اجتماعی مفادات، اپنی تہذیبی شناخت، اپنی معاشی خودمختاری اور اپنے انسانی وسائل کو سامنے رکھتے ہوئے متوازن اور باوقار خارجہ و معاشی پالیسی تشکیل دی جائے۔ آخرکار قوموں کی تقدیر صرف قدرتی وسائل نہیں بدلتے؛ وسائل کو علم، نظم، دیانت، ٹیکنالوجی اور اجتماعی بصیرت میں تبدیل کرنے کی صلاحیت قوموں کی تقدیر بدلتی ہے۔ مسلم دنیا کے پاس وسائل بھی ہیں، افرادی قوت بھی، جغرافیائی اہمیت بھی اور ایک عظیم تہذیبی ورثہ بھی۔ اب ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ یہ تمام قوتیں منتشر امکانات کے بجائے ایک مربوط معاشی حکمتِ عملی میں تبدیل ہوں۔ شاید آنے والے برسوں کا سب سے اہم سوال یہی ہوگا، کیا مسلم دنیا دوسروں کے بنائے ہوئے عالمی معاشی نظام میں محض ایک اہم صارف اور خام مال فراہم کرنے والی قوت بن کر رہے گی، یا اپنے وسائل، اپنی صلاحیت اور اپنی اجتماعی قوت کے ذریعے عالمی نظام کی تشکیل میں بھی مؤثر کردار ادا کرے گی؟ وقت کا فیصلہ آنے والے کل میں ہوگا؛ مگر اس فیصلے کی بنیاد آج ہماری بصیرت، ہماری ترجیحات اور ہمارے فیصلے رکھ رہے ہیں۔

مسلم دنیا کے پاس وسائل کی کمی نہیں، احساسِ ذمہ داری، اجتماعی بصیرت اور مؤثر حکمتِ عملی کی کمی ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے وسائل کو دوسروں کی خوش حالی کا ذریعہ بننے کے بجائے اپنی علمی، صنعتی اور معاشی خودمختاری کی بنیاد بنائیں۔ اسلام ہمیں محض ماضی پر فخر کرنا نہیں، بلکہ حال کی تعمیر اور مستقبل کی قیادت کا حوصلہ دیتا ہے۔ اگر ایمان ہماری قوتِ فکر، اخوت ہماری اجتماعی قوت، علم ہماری ٹیکنالوجی اور امانت و عدل ہماری معاشی پالیسی بن جائیں، تو بدلتا ہوا عالمی نظام ہمارے لیے محض ایک چیلنج نہیں رہے گا؛ یہ امتِ مسلمہ کے لیے اپنی کھوئی ہوئی معاشی خوداعتمادی اور عالمی وقار کی بازیافت کا ایک تاریخی موقع بھی بن سکتا ہے۔

مسلم دنیا کے پاس وسائل کی کمی نہیں، احساسِ ذمہ داری، اجتماعی بصیرت اور مؤثر حکمتِ عملی کی کمی ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے وسائل کو دوسروں کی خوش حالی کا ذریعہ بننے کے بجائے اپنی علمی، صنعتی اور معاشی خودمختاری کی بنیاد بنائیں۔ اسلام ہمیں محض ماضی پر فخر کرنا نہیں، بلکہ حال کی تعمیر اور مستقبل کی قیادت کا حوصلہ دیتا ہے۔ اگر ایمان ہماری قوتِ فکر، اخوت ہماری اجتماعی قوت، علم ہماری ٹیکنالوجی اور امانت و عدل ہماری معاشی پالیسی بن جائیں، تو بدلتا ہوا عالمی نظام ہمارے لیے محض ایک چیلنج نہیں رہے گا؛ یہ امتِ مسلمہ کے لیے اپنی کھوئی ہوئی معاشی خوداعتمادی اور عالمی وقار کی بازیافت کا ایک تاریخی موقع بھی بن سکتا ہے۔

اودھ نامہ

بندوں کو گنا جاتا ہے تولا نہیں جاتا

آج ایک نشست میں سیاست پر بات چلی تو ایک دوست نے کہا کہ ہندوستان میں جمہوریت وہ جمہوریت نہیں ہے، جسے جمہوریت کہتے ہیں۔ یا جس جمہوریت کی تعریف ہم نے کتابوں م ی پڑھی تھی۔ یعنی فار دی پوپل، آف دی پوپل بائی دی پوپل، یہاں مدوں اور مسائل پر ووٹ نہیں دئے جاتے اور نہ مانگے جاتے ہین بلکہ یہاں مذہب، ذات پات اور رنگ ونسل کی بنیاد پر ووٹ دئے جاتے ہیں اور لئے جاتے ہیں، یہاں کی عوام کی اکثریت کو اس سے مطلب نہیں ہے کہ بے روزگاری کہاں جارہی ہے۔ مہنگائی ساتویں آسمان کو چھو رہی ہے سڑکیں غائب ہیں اور گڈھوں کا راج ہے۔ بڑے بڑے ہائی وے ہزاروں کروڑ کی لاگت سے بنتے ہیں اور ایک ہی برسات میں گڈھے برآمد ہوجاتے ہیں۔ جس سڑک پر نکل جائے جس محلہ میں چلے جائے تھوڑا سا پانی برسا کہ جل بھراو شروع، یعنی عوام کے مسائل سے کسی کو دلچسپی نہیں۔ نہ وزرا سنتے ہیں اور نہ افسران۔ برسات کا پانی گھروں میں گھس رہا ہے اس لئے کہ نالے نالیوں کی صفائی نہیں ہوتی، وزیر اعلان کرتے ہیں اور اخبار میں خبر آجاتی ہے،، بعض محلے تو ایسے ہیں جہاں صفائی کرمچاری مہینوں نہیں آتے، نہ نالیوں میں جھاڑو لگتی ہے اور نہ سڑکوں پر۔ آپ اپنی شکایتیں لئے پھرا کیجئے۔ لیکن جب الیکشن آئے گا تو کسی کو اپنے مسائل نظر نہیں آتے، بس یاد رہتا ہے تو مذہب اور نسل پرستی فرقہ پرستی۔ اس کے برعکس دوسرے ممالک میں سب کی سوچ ایک جیسی ہے اس لئے وہاں کی جمہوریت ایسی بیمار نہیں نظر آتی۔ امریکہ میں جب ایک سکھ کو مسلمان سمجھ کر مار دیا جاتا ہے تو چوبیس گھنٹے کے اندر اس قاتل کو گرفتار کرلیا جاتا ہے اور اسے سزا بھی ہوجاتی ہے۔ ایک سفید فام سپاہی ایک سیاہ فام شخص کی گردن پر گھٹنا رکھ دیتا ہے تو اس کے خلاف فورا کاروائی ہوجاتی ہے، اور یہاں احسان جعفری کی بیوہ اور بلقیس بانو جیسی خواتین ظلم کے خلاف مقدمہ لڑتی رہتی ہیں لیکن انھیں انصاف نہیں ملتا۔ ایک مسلمان کوئی جرم کردے تو اس کے گھ پر بلڈوزر چل جاتا ہے۔ عدالتیں بار بار کہتی رہتی ہیں لیکن انتظامیہ کے رویے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پولیس والے مسجد کے باہر نماز پڑھتے آدمی کو لات مار کر بھگاتے ہیں اس لئے کہ سڑک چلنے کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن گنیش پوجا اور درگا پوجا کے لئے سڑکوں پر پنڈال ہفتوں سجے رہتے ہیں۔ مسجد میں تین چار منٹ کی اذان سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے لیکن سڑک پر نکلنے والے جلوسوں اور بارات کے بینڈ باجے سے کسی کو تکلیف نہیں ہوتی۔

ہندوستان کے سیاسی اور سماجی منظرنامے میں ایک نمایاں اور تشویشناک تبدیلی دیکھنے کو ملی ہے۔ وہ یہ کہ اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی شناخت کو مسلسل ہدف بنانے کے واقعات سامنے آرہے ہیں۔ سہارنپور میں عدالت کے احاطہ میں مسجد کو شہید کیے جانے کے بعد مسلمانوں وانکے مذہبی مقامات کونشانہ بنائے جانے کی بحث تیز ہوگئی ہے۔ اے پی سی آر کے قومی سکریٹری ندیم خان کے مطابق 2014 میں حلف برداری کے اگلے دن ہجومی تشدد کا پہلا واقع ہوا سامنے آیا۔ پونہ کے محسن شیخ کو مسجد سے نکلتے ہوئے بھیڑ نے پیٹ پیٹ کر قتل کردیا تھا۔ اس کے بعد ہجومی تشدد کا سلسلہ شروع ہوا اخلاق، پہلو خاں، رکبر را کبر، تبریز، جنید، نصیر، عمر، لقمان وغیرہ متاثرین کی طویل فہرست ہے۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے اپنی کتاب Mob lynching in India میں ہجومی تشدد کے ہوئے 700 واقعات میں 2024 تک 1743 لوگوں کی موت کا انکشاف کیا ہے۔ نریندر مودی کے دوسری مرتبہ وزیر اعظم بننے کے بعد بلڈوزر کی کاروائی شروع ہوئی۔ کسی نہ کسی بہانے مسلمانوں کی انفرادی جائیدادوں پر بلڈوزر چلایا گیا۔ سب سے پہلے مظفرنگر کے شاملی میں مستقیم کے گھر پر بلڈوزر چلا۔ کہا گیا کہ وہ جرائم پیشہ تھا جبکہ وہ گوشت کا کروباری تھا۔ اے پی سی آر کے اندازے کے مطابق مسلمانوں کی 1040 سے زیادہ جائیدادیں بلڈوزر سے بی جے پی اقتدار والی ریاستوں میں منہدم کی گئی ہیں۔ زیادہ تر بلڈوزر کی کاروائی ایف آئی آر میں نام درج کریا اس سے پہلے کی گئی ہے۔ 2024 کے بعد بلڈوزر کا رخ انفرادی پروپرٹیز سے مساجد، مدارس، مزارات اور قبرستانوں کی طرف ہوگیا۔ جو جگہیں جو صدیوں سے نہ صرف عبادت گاہیں بلکہ تہذیبی اور تعلیمی مراکز رہی ہیں، آج بلڈوزر پالیسی اور انتظامی کارروائیوں کا نشانہ بن رہی ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں سیکڑوں مذہبی مقامات کو مسمار کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور بین الاقوامی سروے رپورٹس کے مطابق اب تک ملک بھر میں مساجد، مزارات، درگاہوں اور مدارس کے خلاف بلڈوزر اور انہدامی کارروائیوں کے 2,100 سے زائد واقعات یا کیسز درج کیے جاچکے ہیں۔ 2026ء کے ابتدائی اور درمیانی مہینوں کے محض 45 ایام کے اندر اتر پردیش، دہلی، مہاراشٹر، گجرات، راجستھان اور ہریانہ جیسے صوبوں میں 23 سے زائد تاریخی مساجد، مدارس، عیدگاہوں اور درگاہوں کو زمین بوس کیا گیا ہے۔

مذہبی مقامات پر اس حد تک کارروائیاں اتفاقی نہیں بلکہ ایک واضح حکمت عملی کا حصہ معلوم ہوتی ہیں۔ حکمران جماعت کی نظریاتی سرپرست تنظیم ہندوستان کو "ہندو راشٹر" کے طور پر پیش کرنے کے خواہاں ہیں۔ مسلم حکمرانوں کے دور میں تعمیر کی گئی تاریخی عمارتوں اور مساجد کو غلامی کی علامت" یا منادر پر قبضہ" قرار دے کر سیاسی و مذہبی دھرویکرن کیا جارہا ہے۔ اتر پردیش سے شروع ہونے والی" بلڈوزر پالیسی" اب ریاست اور قانون کے نفاذ کا نیا علامتی ہتھیار بن چکی ہے۔ عدالت کے فیصلوں سے پہلے ہی ملزمان اور خاص طور پر مسلم سماج سے وابستہ جائیدادوں اور عبادت گاہوں کو گرانا ایک سیاسی کارنامہ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ملک کی پارلیمنٹ نے 1991ء میں ایک اہم قانون منظور کیا تھا۔ اس قانون کے تحت 15 اگست 1947ء (ہندوستان کی آزادی) کے وقت جو مذہبی مقام جس صورت اور حالت میں تھا، اس کی مذہبی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا (بابری مسجد کے استثنیٰ کے ساتھ)۔ مگر جسٹس چندر چوڑ نے وارانسی کی گیانواپی مسجد معاملہ میں اس قانون کو کمزور کیا۔ اس کے بعد سے عدالتیں سروے" کی اجازت دے رہی ہیں۔ متھرا کی شاہی عیدگاہ کے کیس میں عدالت نے یہ موقف اپنایا کہ 1947ء میں اس عمارت کی اصل مذہبی حیثیت کیا تھی، اس قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ اس چور راستے نے ملک بھر میں دسیوں مساجد کے خلاف پٹیشن دائر کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ ساجد، مدارس اور درگاہوں کے خلاف جاری یہ مہم جمہوری ہندوستان کی روح پر ایک گہرا زخم ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

امام زادہ عبدالعظیم حسنی علیہ الرحمۃ

مولانا سید علی ہاشم عابدی

نسب جب معرفت سے روشن ہو، علم جب عمل سے آراستہ ہو اور محبت جب وفاداری کا پیکر بن جائے تو شخصیت محض تاریخ کا حصہ نہیں رہتی، بلکہ تاریخ کے لئے ایک روشن معیار بن جاتی ہے۔ حضرت عبدالعظیم حسنیؒ ایسی ہی عظیم المرتبت شخصیت ہیں۔

حضرت عبدالعظیم حسنیؒ خاندانِ رسالتؐ سے تعلق رکھنے والے جلیل القدر عالم، محدث اور اہل بیت علیہم السلام کے وفادار پیرو تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ تاہم آپ کی عظمت صرف نسب کی نسبت تک محدود نہیں؛ آپ کی شخصیت علم، تقویٰ، معرفتِ امام اور ولایتِ اہل بیت علیہم السلام سے وفاداری کا حسین امتزاج تھی۔

آپ 4 ربیع الثانی 173 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور تاریخ کے ایسے دور میں زندگی گزاری جب ائمۂ اہل بیت علیہم السلام اور ان کے پیروکاروں کو عباسی حکومت کے سیاسی دباؤ اور نگرانی کا سامنا تھا۔ ایسے ماحول میں حق کی معرفت حاصل کرنا، اسے محفوظ رکھنا اور اہل ایمان تک پہنچانا ایک عظیم دینی ذمہ داری تھی۔ حضرت عبدالعظیم حسنیؒ نے اس ذمہ داری کو علم، عمل، تقویٰ اور اخلاص کے ساتھ نبھایا۔

حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی شخصیت کا نمایاں پہلو ان کا علمی مقام ہے۔ آپ نے ائمۂ اہل بیت علیہم السلام سے معارف حاصل کئے اور ان علوم کو آگے منتقل کیا۔ آپ کے لئے علم محض الفاظ اور معلومات کا ذخیرہ نہیں تھا؛ وہ علم آپ کے کردار میں ڈھل چکا تھا۔

آپ کی سیرت اہل علم کو یہ سبق دیتی ہے کہ علم کی حقیقی قدر اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب وہ انسان کو خدا سے قریب، حق کے سامنے جھکنے والا اور باطل کے مقابلے میں ثابت قدم بنا دے۔

حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی معرفتِ دین کا ایک اہم واقعہ امام علی نقی الہادی علیہ السلام کی خدمت میں ان کی حاضری ہے۔ روایات کے مطابق آپ نے اپنے عقائد امام علی نقی ہادی علیہ السلام کے سامنے پیش کئے اور توحید، نبوت، امامت، قیامت اور دیگر بنیادی اعتقادی اصولوں کے بارے میں اپنے یقین کا اظہار کیا، نیز ائمۂ اہل بیت علیہم السلام کی امامت کا اقرار کیا۔

یہ واقعہ حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی شخصیت کے ایک نہایت اہم پہلو کو نمایاں کرتا ہے۔ وہ صرف امام کی محبت کا دعویٰ کرنے والے نہیں تھے، بلکہ معرفتِ امام رکھنے، اپنے عقیدے کو امام کے سامنے پیش کرنے اور اپنی دینی بصیرت کی تصدیق حاصل کرنے والے صاحبِ معرفت مومن تھے۔

یہی واقعہ یہ سبق دیتا ہے کہ ایمان محض جذبات کا نام نہیں؛ اسے معرفت، یقین اور اطاعت سے استحکام حاصل ہوتا ہے۔

توجہ رہے کہ حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی زندگی میں ولایت محض قلبی وابستگی نہیں، بلکہ ایک عملی ذمہ داری تھی۔ اہل بیت علیہم السلام سے محبت کا تقاضا ہے کہ ان کی تعلیمات کو سمجھا جائے، ان کے راستے پر چلا جائے اور اپنے کردار کو ان کے اخلاق سے آراستہ کیا جائے۔

آج محبتِ اہل بیت علیہم السلام کے اظہار کے ذرائع پہلے سے کہیں زیادہ ہیں، لیکن حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی سیرت محبت کا ایک بلند تر مفہوم ہمارے سامنے رکھتی ہے کہ محبت اگر معرفت پیدا نہ کرے تو ادھوری ہے، معرفت اگر عمل تک نہ پہنچے تو بے اثر ہے، اور عمل اگر اخلاص سے خالی ہو تو اپنی روح کھو دیتا ہے۔

حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی زندگی میں محبت، معرفت اور عمل ایک حسین وحدت کی صورت میں جلوہ گر نظر آتے ہیں۔

حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی زندگی کا ایک روشن باب شہرِ رَی سے وابستہ ہے۔ آپ نے وہاں قیام کیا اور اہل ایمان کے درمیان دینی معارف کی ترویج اور رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ آج اسی سرزمین پر آپ کا حرمِ مطہر اہل بیت علیہم السلام سے محبت رکھنے والوں کے لئے ایک عظیم روحانی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔

حرمِ حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کا گنبد محض ایک تاریخی عمارت کا حصہ نہیں؛ وہ صدیوں کی عقیدت، معرفت اور ولایت کی یادگار ہے۔ وہاں حاضر ہونے والا زائر گویا تاریخ کے اس روشن باب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے جہاں ایک عالمِ دین نے اپنے عہد کے فکری اور سیاسی اضطراب کے درمیان اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات سے اپنا رشتہ مضبوط رکھا۔

حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی ولادت کا دن محض جشن اور اظہارِ مسرت کا موقع نہیں؛ یہ معرفتِ دین، اصلاحِ کردار اور تجدیدِ عہد کی دعوت بھی ہے۔

آج معلومات کے ذرائع بے شمار ہیں، مگر صحیح معرفت کی ضرورت کم نہیں ہوئی۔ اظہارِ محبت کے وسائل پہلے سے کہیں زیادہ ہیں، مگر محبت کو عمل میں ڈھالنے کی ضرورت بھی اتنی ہی اہم ہے۔

حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی سیرت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ علم حاصل کرو، مگر اسے عمل تک لے جاؤ؛ محبت کرو، مگر اسے وفاداری میں ڈھالو؛ ولایت کا اقرار کرو، مگر اسے کردار میں ظاہر کرو؛ اور دین کو جانو، مگر اپنی زندگی کو بھی دین کی روشنی میں سنوارو۔

یہی وہ پیغام ہے جو صدیوں کا فاصلہ طے کرکے آج بھی ہمارے سامنے پوری معنویت کے ساتھ موجود ہے۔

حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی شخصیت یہ حقیقت بھی واضح کرتی ہے کہ عظیم خاندان سے تعلق ایک گراں قدر نعمت ہے، لیکن شخصیت کا حقیقی کمال علم، تقویٰ، کردار اور عمل سے ظاہر ہوتا ہے۔

آپ کو نسبتِ حسنی حاصل تھی، مگر آپ کی زندگی نے اس نسبت کو علم، عبادت، تقویٰ اور ولایت سے معنویت عطا کی۔ اسی لئے حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کا تذکرہ صرف ایک بزرگ سید کے طور پر نہیں، بلکہ مخلص عالمِ باعمل اور مومنِ صاحبِ معرفت کے طور پر کیا جاتا ہے۔

زمانہ بدل گیا، حکومتیں بدل گئیں اور سیاسی نقشے بھی تبدیل ہو گئے، مگر حضرت عبدالعظیم حسنی علیہ السلام کی یاد آج بھی دلوں میں زندہ ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں بعض نام اقتدار سے نہیں، کردار سے زندہ رہتے ہیں۔

حضرت عبدالعظیم حسنیؒ نے دنیاوی اقتدار کے بجائے علم، تقویٰ اور ولایت کی خدمت کو اپنی زندگی کا سرمایہ بنایا۔ یہی وہ میراث ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ماند نہیں پڑتی بلکہ نسل در نسل روشنی بکھیرتی رہتی ہے۔

ان کے یومِ ولادت پر ہمیں صرف خوشی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اپنے اندر یہ سوال بھی بیدار کرنا چاہیے کہ ہماری محبتِ اہل بیت علیہم السلام ہماری زندگی میں کس حد تک معرفت، اخلاق، عبادت اور عمل کی صورت میں جلوہ گر ہے؟

اگر یہ سوال ہمارے دل میں جاگ جائے تو یومِ ولادت محض جشن نہیں رہتا، بلکہ تجدیدِ عہد اور اصلاحِ ذات کا ایک بامعنی موقع بن جاتا ہے۔

حضرت عبدالعظیم حسنیؒ کی زندگی کا پیغام یہی ہے کہ اہل بیت علیہم السلام سے نسبت کو صرف زبان پر نہیں، کردار میں زندہ رکھا جائے؛ ولایت کو صرف عقیدے میں نہیں، عمل میں محسوس کیا جائے؛ اور علم کو صرف کتابوں میں نہیں، زندگی کے رویّوں میں اتارا جائے۔

رَی کی سرزمین پر بلند ہوتا ہوا ان کا گنبد آج بھی خاموش زبان میں یہی پیغام دیتا محسوس ہوتا ہے کہ جو دل معرفتِ اہل بیت علیہم السلام سے روشن ہو جائے، اس کی روشنی زمانے کی تاریکیوں میں بھی اپنا راستہ بناتی رہتی ہے۔

******

حکیم عبدالحمید اور قومی یکجہتی

نازش احتشام اعظمی

ہندوستان جیسے ملک میں جہاں ذات برادری کے رجحانات، رنگ و نسل کے امتیازات، مذہب و مسلک اور تہذیب و ثقافت کے اختلافات موجود ہوں، ہر آن ٹکراؤ کا خدشہ بنا رہتا ہے۔ ایسے کسی بھی ملک میں قومی یکجہتی، تمام ضرورتوں سے زیادہ ترجیح کی حامل ہوتی ہے۔ اس صورت میں اس کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے، جب اِن آتش گیر عوامل کو ہوا دے کر مفاد پرست روٹیاں سینکنے والے ذہن موجود ہوں۔ ایسے حالات میں قومی یکجہتی کے کسی علم بردار کا وجود کسی مسیحا سے کم درجہ نہیں رکھتا۔ حکیم عبدالحمید ایک ایسے ہی مسیحا نفس کا نام ہے، جس کی زندگی کا ایک ایک عمل قومی یکجہتی سے عبارت رہا ہے۔ چنانچہ اُنھوں نے اپنے فکر و عمل اور ذاتی وسائل کو بروئے کار لاکر قومی یگانگت کے چراغ کو ایسی روشنی عطا کی، جو نفرت کی تاریکیوں کو ختم کر کے ہمیشہ اُجالا بخشتی رہے گی۔ حکیم عبدالحمید ایک ایسے مصلح طبیب کا نام ہے، جس کی نبض شناس نظروں نے قومی یکجہتی کی ضرورت کا احساس اوائل عمر سے کر لیا تھا، لہٰذا وہ پوری زندگی یگانگت کے علمبردار رہے اور تنوع میں اتحاد اور اختلافات میں ہم آہنگی کے پیامبر بنے رہے۔ چنانچہ فرقہ وارانہ کشیدگی کے تاریک بادلوں، سیاسی طوفانوں، اور سماجی ناانصافی کے گہرے گھاؤ کے درمیان حکیم عبدالحمید اپنی بصیرت، علم اور عمل کے ذریعے امید کے چراغ جلاتے رہے۔ اُن کی زندگی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ اختلافات کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا ممکن ہے۔ تقسیم کے دریا کو اتحاد کے پل سے جوڑا جا سکتا ہے، اور بکھرے معاشرے کو محبت کے دھاگے سے ایک لڑی میں پرویا جا سکتا ہے۔ حکیم عبد الحمید کا وجود اس زمین پر امن، محبت، اور ہم آہنگی کا ایک زندہ استعارہ تھا۔ اُن کے اصول، اُن کے خواب اور اُن کی میراث آج بھی اس بات کی یاددہانی کراتی ہے کہ حقیقی قیادت وہی ہے جو دلوں کو فتح کرے، ذہنوں کو منور کرے، اور انسانیت کی خدمت کے ذریعے اپنی عظمت کو امر کر دے۔ یہ تمہید اس داستان کا آغاز ہے، جس میں ایک شخصیت کی بصیرت، ہمت، اور قربانیوں کے نقوش ہیں اور جو ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ حقیقی اتحاد کی بنیاد محبت، علم اور قربانی کے ستونوں پر رکھی جاتی ہے۔ حکیم عبدالحمید دہلی کے ایک معزز تجارت پیشہ خاندان میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد حکیم حافظ عبدالمجید نے 1906ء میں ہمدرد دواخانہ کی بنیاد رکھی تھی۔ ابتدائی عمر میں ہی حکیم عبدالحمید نے اپنے والد سے خدمت خلق کے اصول سیکھ لیا تھا۔ اُنہوں نے برطانوی دور حکومت میں بھارت کی آزادی کی جدوجہد کو قریب سے دیکھا اور ان واقعات نے اُن کے ذہن میں اتحاد اور اجتماعی ترقی کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ ایک متنوع اور ثقافتی طور پر مختلف ملک میں، اتحاد کی بنیاد تعلیم، سماجی انصاف اور باہمی احترام پر ہونی چاہیے۔ حکیم عبدالحمید کے نزدیک قومی یکجہتی کا مطلب صرف تنازعات سے گریز نہیں تھا، بلکہ یہ ایک مثبت عمل تھا، جو مختلف کمیونٹیز کے درمیان تعاون، رواداری، اور اعتماد کو فروغ دیتا تھا۔ وہ ہندوستان کو مختلف ثقافتوں، مذاہب، اور زبانوں کا حسین امتزاج سمجھتے تھے۔ اُن کا ماننا تھا کہ ان تنوعات کو تقسیم کے بجائے طاقت کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ ان کے نزدیک سب کو برابر مواقع فراہم کرنا اور ہر طبقے کو ترقی کے عمل میں شامل کرنا قومی اتحاد کے لیے ضروری تھا۔ حکیم عبدالحمید نے انسانیت کو کسی بھی مذہبی، نسلی، یا سماجی تقسیم سے ہمیشہ بالاتر رکھا۔ اُن کا ماننا تھا کہ خدمت خلق اتحاد کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ 1989ء میں جامعہ ہمدرد کی بنیاد حکیم عبدالحمید کے اس خواب کی تکمیل تھی، جو ایک ایسا تعلیمی ادارہ قائم کرنا چاہتے تھے، جہاں روایتی اور جدید علوم کا امتزاج ہو۔ یہ یونیورسٹی ہر طبقے کے طلباء کے لیے کھلی تھی اور یہاں طلباء کو مختلف ثقافتوں اور مذاہب کے احترام کی تعلیم دی جاتی تھی۔ جامعہ ہمدرد نے ایسی نسل تیار کی، جو نہ صرف تعلیمی اعتبار سے بلکہ اخلاقی اور سماجی طور پر بھی مضبوط ہو۔ معاشی طور پر پس ماندہ طبقات کو تعلیم کی رسائی فراہم کرنے کے لیے اُنہوں نے کئی اسکالرشپ پروگرام شروع کیے۔ یہ پروگرام اُن کے اس وژن کی عکاسی کرتے ہیں کہ تعلیم کے ذریعے سماجی مساوات کو فروغ دیا جائے۔ تعلیمی نصاب کو صرف کتابی علم تک محدود نہ رکھنا اُن کی پالیسی تھی۔ اُنہوں نے اخلاقیات، سماجی خدمت، اور قومی یکجہتی کو نصاب کا حصہ بنایا، تاکہ طلباء بہتر شہری بن سکیں۔ حکیم عبدالحمید کے وژن کا عملی مظہر مجیدیہ ہسپتال تھا، جو ہر طبقے کے مریضوں کو معیاری اور سستی طبی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ یہ ہسپتال طبی خدمت کے ساتھ ساتھ سماجی ہم آہنگی کا بھی مظہر ہے۔ ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن اُن کے سماجی فلاحی نظریات کا ایک اور اہم سنگ میل ہے۔ اس تنظیم نے صحت، تعلیم، اور سماجی بہبود کے کئی منصوبے شروع کیے۔ ان کا مقصد تمام کمیونٹیز کو ساتھ لے کر چلنا اور انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ یونانی طب کو معیاری اور جدید تحقیق کے ذریعے اسے بہتر بنانے کے لیے اُنہوں نے متعدد اقدامات کیے۔ اُن کی کوششوں نے روایتی طب کو جدید طبی نظام کے ساتھ مربوط کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ یونانی طب کو فروغ دینا اُن کے قومی یکجہتی کے وژن کا حصہ تھا، کیونکہ اس سے عوام کو مذہب یا ذات کی پروا کیے بغیر صحت کی خدمات حاصل کرنے میں مدد ملی۔ حکیم عبدالحمید نے ہمیشہ مختلف مذاہب کے درمیان مکالمے کی ضرورت پر زور دیا۔ اُن کا ماننا تھا کہ کھلے ذہنوں سے بات چیت اور مشترکہ اقدار پر زور دینا تنازعات کو حل کرنے اور اعتماد سازی کا اہم ذریعہ ہے۔ اُن کی فلاحی سرگرمیاں تمام مذاہب اور طبقات کے لیے عام تھیں۔ اُن کی خدمات کا دائرہ کسی ایک برادری یا رنگ و نسل تک محدود نہیں تھا، بلکہ سب کو یکساں فائدہ پہنچانے کے لیے تھا۔ حکیم عبدالحمید نے شدت سے محسوس کیا کہ سماجی اور اقتصادی عدم مساوات قومی یکجہتی کے لیے اہم رکاوٹیں ہیں۔ اُنہوں نے ان مسائل کو حل کرنے کے لیے ایسے پروگرام شروع کیے جو پسماندہ طبقات کی بہتری کے لیے تھے۔ قومی یکجہتی کو فروغ دینے کی حکیم عبدالحمید کی کوششیں چیلنجز سے خالی نہیں تھیں۔ ان کے دور میں ہندوستان کا سماجی اور سیاسی منظرنامہ فرقہ وارانہ کشیدگی اور تقسیم سے بھرا ہوا تھا۔ ان رکاوٹوں کے باوجود، وہ اتحاد اور ہم آہنگی کے لیے اپنی وابستگی پر قائم رہے۔ تقسیم اور فرقہ وارانہ تشدد کے دور میں حکیم عبدالحمید کے انضمام کے وژن کے لیے بے پناہ ہمت اور استقامت کی ضرورت تھی۔ اُنہوں نے ہمیشہ اُمن اور مصالحت کی وکالت کی، یہاں تک کہ مخالفت کے باوجود، ان کی زندگی اور کام، اتحاد اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے قیمتی سبق پیش کرتے ہیں۔ اُنہوں نے جو ادارے قائم کیے، جیسے جامعہ ہمدرد اور ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن۔ یہ تعلیم اور صحت عامہ کے ساتھ ہی، قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لیے استعمال کرنے کی زندہ مثالیں ہیں۔ حکیم عبدالحمید کا ''تنوع میں اتحاد'' کا فلسفہ قومی یکجہتی کے معاصر چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ایک ماڈل فراہم کرتا ہے۔ تعلیم، صحت عامہ، اور سماجی خدمات پر توجہ مرکوز کر کے، اُن کا طریقہ کار یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایک متنوع معاشرے میں اجتماعی ترقی کیسے حاصل کی جا سکتی ہے۔ حکیم عبدالحمید کا قومی یکجہتی کا وژن اُن کے اتحاد، شمولیت اور انسانیت کی خدمت کے غیر متزلزل یقین سے عبارت تھا۔ اپنے تعلیمی اداروں، صحت عامہ کے پہلوؤں اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی وکالت کے ذریعے، اُنہوں نے ایک متحد اور منصفانہ معاشرے کی بنیاد رکھی۔ اُن کی زندگی کا کام ہمدردی، افہام و تفہیم، اور اجتماعی طاقت کی یاد دہانی کراتا ہے۔ جدید معاشرے کی پیچیدگیوں کو سمجھتے ہوئے حکیم عبدالحمید کی میراث ہمیں ایک ایسی دنیا کے لیے کام کرنے کی ترغیب دیتی ہے، جہاں تنوع اور اتحاد غالب ہو۔ قومی یکجہتی کے لیے اُن کی خدمات نہ صرف ان کے وژن کی گواہ ہیں، بلکہ آئندہ نسلوں کے لیے ایک رہنما روشنی بھی ہیں

******

وراثت کی بے ایمانیوں سے مذہبی مسلم گھرانے بھی محفوظ نہیں

ابونصر فاروق

قرآن میں اللہ کا حکم: تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ : مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ اگر میت (کی وارث) دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو اُنہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے۔ اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اُس کا ہے۔ اگر میت صاحب اولاد ہو تو اُس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہئے۔ اور اگر وہ صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اُس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے۔ اور اگر میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو ماں چھٹے حصے کی حقدار ہوگی۔ (یہ سب حصے اس وقت نکالے جائیں گے) جب کہ وصیت جو میت نے کی ہو پوری کر دی جائے اور قرض جو اُس پر ہو ادا کر دیا جائے۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون بہ لحاظ نفع تم سے قریب تر ہے۔ یہ حصے اللہ نے مقرر کر دیے ہیں۔ اور اللہ یقیناً سب حقیقتوں سے واقف اور ساری مصلحتوں کا جاننے والا ہے۔ اور تمہاری بیویوں نے جو کچھ چھوڑا ہو اُس کا آدھا حصہ تمہیں ملے گا، اگر وہ بے اولاد ہوں۔ ورنہ اولاد ہونے کی صورت میں ترکہ کا ایک چوتھائی حصہ تمہارا ہے جب کہ وصیت جو اُنہوں نے کی ہو پوری کر دی جائے اور قرض جو میت نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے۔ بشرطیکہ وہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ دانا و بینا اور نرم خو ہے۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا اُسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور اُن باغوں میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا، اُسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُس کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ (النساء:۱۰ تا ۱۴)

ان آیات میں درج ذیل باتیں بتائی جا رہی ہیں: (۱) مرد کو دوگنا حصہ اس لئے دیا جائے گا کہ شریعت نے خاندانی زندگی میں مرد پر زیادہ معاشی ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالا ہے اور عورت کو بہت سی معاشی ذمہ داریوں سے آزاد رکھا ہے اس لئے انصاف کا تقاضہ یہی ہے کہ میراث میں عورت کا حصہ مرد کی بہ نسبت کم رکھا جائے۔ (۲) صاحب جائیداد کی موت کے بعد اُس کی چھوڑی ہوئی جائیداد میں سے سب سے پہلے اُس نے جو وصیت کی ہے اُسے پورا کیا جائے گا، پھر اُس پر جو قرض ہے اُس کو ادا کیا جائے گا اس کے بعد اللہ نے جن لوگوں کو جائیداد کا وارث ٹھہرایا ہے، قرآن کے بیان کردہ تناسب کے مطابق جائیداد اُن کے درمیان تقسیم کر دی جائے گی۔ (۳) کس حالت میں کس کو کتنا ملے گا اس کا فیصلہ انسان کو کرنے کا حق نہیں ہے، یہ فیصلہ اللہ نے کر دیا ہے اور وہ ساری حقیقتوں اور مصلحتوں کا جاننے والا دانا و بینا اور حد درجہ مہربان ہے۔ (۴) رشتہ داروں میں نفع پہنچانے کے لحاظ سے کون زیادہ قریب ہے اس کا علم اللہ کو ہے انسان کو نہیں ہے۔ (۵) وراثت کے یہ حصے اللہ کی طے کی ہوئی حدیں ہیں جو ان کی پابندی کرے گا جنت کا حقدار بنے گا اور دونوں جہان میں کامیاب بنے گا۔ اور جو ان حدود کی پاسداری نہیں کرے گا وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ جلے گا اور دنیا میں ذلیل و خوار ہو کر رہے گا۔

ترکے کی تقسیم کا طریقہ یہ بتایا گیا کہ: (۱) میت کے بیوی، بیٹے اور بیٹیاں موجود ہوں تو ترکے کا آٹھواں حصہ بیوی کو ملے گا اس کے بعد جو بچے گا اُس میں بیٹے بیٹی کی تعداد کو سامنے رکھ کر اس طرح بانٹا جائے گا کہ بیٹوں کو دو دو حصہ اور بیٹیوں کو ایک ایک حصہ دیا جائے۔ (۲) اگر ماں باپ بھی موجود ہوں تو بیٹے بیٹیاں چاہے جتنے بھی ہوں ماں باپ دونوں ایک بٹے چھ حصے کے حقدار ہوں گے اور باقی دو بٹے تین حصہ دوسرے وارثوں کو دیا جائے گا۔ (۳) ماں باپ کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو باقی دو تہائی باپ کو ملے گا ورنہ دو تہائی میں باپ اور دوسرے وارث شریک ہوں گے۔ (۴) بھائی بہن ہونے کی صورت میں ماں کا حصہ ایک بٹے تین کی جگہ ایک بٹے چھ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ماں کے حصے میں جو ایک بٹے چھ ہے وہ باپ کے حصے میں ڈالا جائے گا، کیونکہ اس صورت میں باپ کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ یہ واضح رہے کہ میت کے والدین اگر زندہ ہوں تو اُس کے بہن بھائیوں کو حصہ نہیں پہنچتا۔ (۵) ایک بیوی ہو یا کئی بیویاں ہوں تو، اولاد ہونے کی صورت میں وہ ایک بٹے آٹھ اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں ایک بٹے چار کی حصہ دار ہوں گی۔ یہ ایک بٹے آٹھ یا ایک بٹے چار سب بیویوں میں برابر برابر تقسیم کیا جائے گا۔ (حواشی تلخیص تفہیم القرآن)

میراث کی تقسیم کا یہ حساب ہر فرد کو آسانی سے سمجھ میں نہیں آئے گا اس لئے جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہوئے حکم شریعت کے مطابق جائیداد تقسیم کرنا چاہتے ہوں وہ کسی حساب داں عالم دین سے رابطہ کر کے تفصیل جان لیں۔ ہر عالم دین ترکے کی تقسیم کا علم نہیں رکھتا ہے۔

مسلمانوں کی شرعی ذمہ داری: یہ آیات بتا رہی ہیں کہ صاحب جائیداد کی موت کے بعد فوراً جائیداد کی تقسیم کا انتظام کیا جائے، مرنے والے کی وصیت پوری کی جائے، اُس پر جو قرض ہے وہ ادا کیا جائے اور وارثین میں جائیداد تقسیم کر دی جائے۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ جو اُس کے حکم کی تعمیل نہیں کرے گا وہ جہنم میں جائے گا اور جو اُس کے حکم کی تعمیل کرے گا اُس کو جنت اور کامیاب زندگی ملے گی۔

ظالم اور ناانصاف مسلم معاشرہ: قرآن کی ان آیات کے مطابق اول تو مسلم سماج میں جائیداد تقسیم ہی نہیں کی جاتی ہے اور اگر تقسیم کی بھی جاتی ہے تو ان احکام کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ یہ ایسا گناہ ہے جس میں اس وقت کا پورا مسلم معاشرہ مبتلا ہے الا ماشاء اللہ۔ ان دنوں مسلم گھرانوں میں جائیداد کی تقسیم میں حد سے زیادہ بے ایمانی اور ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ اور اس کی وجہ سے سگے بھائی بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں میں رنجشیں، شکایتیں اور عداوتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ صاحب جائیداد کی وفات کے بعد جائیداد کی منصفانہ تقسیم نہیں ہونے کی وجہ سے مدتوں متروکہ جائیداد اجمالی بنی رہتی ہے۔ جن گھروں میں جائیداد تقسیم کی جاتی ہے وہاں بھی جیسے تیسے بٹوارا ہو جاتا ہے لیکن قرآن کی ان ہدایات کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ بھائی لوگ بہنوں کو اُن کا ترکہ دیتے ہی نہیں۔ پورا مسلم سماج گنہگار اور ظالم بنا ہوا ہے۔

مذہبی جماعتوں اور قائدین کی ذمہ داری: اصلاح معاشرہ کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ مذہبی جماعتیں اور مذہبی قائدین امت کو اور خاص کر اپنی جماعت میں رہنے والوں کو پابند بنائیں کہ باپ کے مرنے کے بعد فوراً جائیداد کی شرعی تقسیم کریں۔ اور جو لوگ ایسا کرنے پر راضی نہ ہوں اُن سے اپنا تعلق ختم کر لیں۔ یہ حکمت عملی معروف کے قیام کی ایک کوشش کہی جائے گی۔ اور اگر مذہبی جماعتیں اور قائدین اس کی کوشش نہیں کرتے تو سمجھا جائے گا کہ اصلاح معاشرہ کا اُن کا سارا پروگرام صرف دکھاوا اور اپنی جماعت اور ادارے کی تشہیر کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جائیداد کی شرعی تقسیم کی وجہ سے مسلم سماج سے بہت سی خرابیاں دور ہو جائیں گی اور مسلم سماج اللہ کی رحمت کا حقدار بنے گا جس کے سبب اُس کی بہت ساری مصیبتیں، پریشانیاں اور الجھنیں دور ہو جائیں گی۔

مسلمانوں کی بد نصیبی: جائیداد پر ناجائز قبضہ کرنے والا سمجھتا ہے کہ وہ فائدے میں ہے لیکن قرآن کہتا ہے کہ وہ تو جہنمی بن گیا۔ کیا کوئی نیک اور متقی مسلمان جائیداد کی وراثت میں بے ایمانی کر سکتا ہے؟ جو ایسا کرتا ہے وہ نہ مسلمان ہے نہ نیک ہے، جہنمی ہے۔ اس خاکسار کے سامنے کئی خاندان والوں نے شکایت کی کہ بڑے بھائی نے جائیداد پر قبضہ کر رکھا ہے بٹوارا کرنا ہی نہیں چاہتا اور جب تقاضہ کیا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ جو کچھ اُس کے قبضے میں ہے وہ اُس کا ہے باقی حصہ میں تم لوگ بٹوارا کر لو، جب کہ جائیداد کے بہت بڑے اور اچھے حصے پر وہ خود قابض ہے۔ بڑا بھائی نمازی، حاجی اور نیک مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ ایک مذہبی جماعت سے بھی جڑا ہوا ہے۔ میں اُنہیں بتاتا ہوں کہ آپ لوگ شریعت سے ناواقف ہیں، شریعت کے حکم کے مطابق والد کی موت کے بعد فوراً بٹوارہ کر لیتے تو یہ مسئلہ پیدا ہی نہیں ہوتا لیکن بے دین سماج کی واہیات رسم کی وجہ سے آپ نے سوچا کہ باپ کے مرنے کے بعد فوراً بعد جائیداد کی تقسیم کی بات کریں گے تو دنیا کیا کہے گی؟ آپ کو دنیا کا خیال رہا اور اللہ کے حکم کا خیال نہیں رہا۔ یہ اللہ کی نافرمانی کی سزا ہے جو آپ کو مل رہی ہے۔ اور آپ کے بڑا بھائی ویسا ہی مسلمان ہے، جیسے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنے والے منافق لوگ تھے جن کے جہنمی ہونے کا اعلان قرآن نے کیا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی اکثریت اس ظلم اور ناانصافی کا شکار ہے۔ اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے اور ظلم و زیادتی کرنے سے منع کرتا ہے۔ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ لہٰذا اس وقت کا مسلم معاشرہ اپنے ان گناہوں کی وجہ سے طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہے۔ وہ اپنی دنیا سجانے اور سنوارنے میں لگا ہوا ہے لیکن اُس کو نہیں معلوم کہ اس کی بغاوت، سرکشی اور نافرمانی کی وجہ سے اُس کا خدا اُس کی دنیا بگاڑنے میں لگا ہوا ہے۔ جب اُس نے اپنے خدا کو ہی اپنا دشمن بنا لیا تو دنیا میں کون اُس کا بھلا کر سکتا ہے۔

ایک غلط طریقہ: ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ اُن کے گاؤں میں باپ کے مرنے کے بعد جائیداد کی باقاعدہ تقسیم نہیں کی جاتی اور لوگ خود بخود وارث بن جاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ پہلی بات تو یہ کہ قاعدے سے اگر جائیداد تقسیم نہیں کی گئی تو کیسے پتا چلا کہ کون کتنے حصے کا حقدار ہے؟ دوسری بات یہ کہ جب جائیداد باقاعدہ تقسیم نہیں ہوئی نہیں، داخل خارج کا عمل ہوا ہی نہیں، جائیداد کے وثیقے (دستاویز) پر حصہ دار (مالک) کا نام چڑھا ہی نہیں تو وہ ترکے کا مالک کیسے بن گیا اور وہ اپنی جائیداد کسی کو بیچ کیسے سکتا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں مدتوں سے ایسا ہی ہوتا چلا آ رہا ہے، اور ہم لوگ اپنی جائیداد یں وارث کی حیثیت سے خریدتے اور بیچتے ہیں۔

معاملے کا ایک اور پہلو: وراثت کی جو بے ایمانیاں کھلم کھلا ہر طرف ہو رہی ہیں، اُن کے متعلق بتایا گیا کہ وہ کھلم کھلا شریعت کی، اللہ کی، رسول کی، قرآن کی اور عدل و انصاف کی ان دیکھی اور بغاوت ہو رہی ہے۔ شریعت کی تھوڑی سی سمجھ رکھنے والا آدمی جانتا ہے کہ اللہ کی نافرمانی اور اللہ کے حکم سے بغاوت کرنے کے نتیجے میں شیطان جو اللہ کے دربار میں قریب ترین مقام رکھتا تھا، ہمیشہ کے لئے راندۂ درگاہ بنا دیا گیا اور قیامت تک اُس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے گی۔ وہ خود بھی جہنم میں جائے گا اور اپنے ساتھ اُن سارے لوگوں کو جہنم میں لے جائے گا جو اُس کی پیروی کرتے ہوئے اُس کے پیچھے چل رہے ہیں۔ اگر مذہبی فرقے کے رہنما اس مسئلے کو حل کرنے پر تیار نہیں ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ دینی اور شرعی فرقے ہیں ہی نہیں، بلکہ صرف دنیا داری کا دھندہ کر رہے ہیں اور دین کے نام پر مسلمانوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی کسی برائی کو دیکھے تو اُسے ہاتھ (یعنی طاقت) سے بدل دے اگر یہ نہ کر سکے تو زبان (یعنی عوام کی ہم نوائی) سے بدل دے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے بدل دے (یعنی اس پر کڑھتا اور کراہتا رہے کہ کیسے موقع ملے کہ اس کو بدل دیں) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (نسائی)

نبی ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کا کوئی آدمی اُن کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اُسے روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی موت سے پہلے اُن کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) نبی ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور نیک باتوں کا حکم دیتے رہنا اور بری باتوں سے روکتے رہنا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب مسلط کر دے گا پھر تم دعا کرو گے مگر تمہاری دعا قبول نہیں ہوگی۔ (ترمذی)

8298104514

بہار حکومت کے پروگرام 'آشیرواد کا دیا' کو پپو یادو نے بے شرمی والا عمل قرار دیا

پورنیہ (ایجنسی) بہار کے پورنیہ سے آزاد رکن پارلیمنٹ راجیش رنجن عرف پپو یادو نے بہار میں محکمہ تعلیم کے ذریعہ آج وزیراعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر 'آشیرواد کا دیا' پروگرام منانے کے حکم کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سیلاب سے متاثرہ بہار میں اس طرح کے پروگرام کے انعقاد کو بے شرمی والا عمل قرار دیا۔ اس سلسلے میں پپو یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ بھی کی ہے۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ ''وزیراعظم کی سالگرہ پر دیا جلانے کے لیے حکومت کتنی بے چین ہے؟ ساری شرم کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔'' پپو یادو نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''ریاست کے 18 اضلاع سیلاب سے متاثر ہیں، ایسے وقت میں تمام اساتذہ کو مودی جی کی سالگرہ پر دیا جلانے کی مہم میں لگانا ان کی بے شرمی کے 'ڈشوگرو' ہونے کا واضح ثبوت ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''احمقوں، اساتذہ کی توہین تو نہ کرو۔'' واضح رہے کہ پپو یادو نے پوسٹ کے ساتھ جو حکم نامہ شیئر کیا ہے، اس میں خصوصی سکریٹری دھرمیندر کمار نے تمام اضلاع کے محکمہ تعلیم کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ تمام اضلاع کے سرکاری اسکولوں میں آج (17 ستمبر) کی شام اسکول اور طلبہ ہاسٹل میں 'آشیرواد کا دیا' جلایا جائے۔

مودی کی سالگرہ: ایم پی میں 25 لاکھ دیے جلانے پر راہل گاندھی کا حملہ

'جشن سے فرصت ملے تو زمینی حقیقت دیکھیں'

راہل گاندھی نے قبائلی بچوں کی اموات اور صحت وتعلیم کی صورت حال کا حوالہ دے کر حکومت پر اٹھائے سوال

بھوپال: (ایجنسی) وزیراعظم نریندر مودی کی 76 ویں سالگرہ کے موقع پر مدھیہ پردیش کے اجین میں شپرا ندی کے کنارے 25 لاکھ دیے جلانے کی تیاری کی گئی ہے۔ یہ پروگرام ریاستی حکومت کی جانب سے شروع کیے جا رہے 'سیوا سنکلپ مہا ابھیان' کا حصہ ہے۔ دوسری جانب لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے اسی موقع پر مدھیہ پردیش حکومت کو ریاست کی صحت، تعلیم اور بنیادی سہولتوں کی صورت حال کے معاملے پر نشانہ بنایا ہے۔ راہل گاندھی نے ایکس پر جاری اپنے بیان میں بالاگھاٹ میں قبائلی بچوں کی اموات کا حوالہ دیتے ہوئے ریاستی حکومت پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ علاقے میں 30 سے زیادہ قبائلی بچوں کی بیماری اور غذائی قلت کے درمیان موت ہوچکی ہے اور بنیادی صحت کی سہولتوں کی کمی بھی ایک مسئلہ ہے۔ مختلف رپورٹس کے مطابق بالاگھاٹ کے قبائلی علاقوں میں جون سے اب تک 30 سے زیادہ بچوں کی اموات کی اطلاع سامنے آئی ہے، جبکہ بیماریوں کی وجوہات میں خسرہ، ملیریا، غذائی قلت اور دیگر عوامل زیرِ بحث ہیں۔

راہل گاندھی نے وزیراعلیٰ موہن یادو سے کہا کہ اگر حکومت کو دیے جلانے اور جشن منانے سے فرصت مل گئی ہو تو وہ ریاست کی زمینی صورت حال بھی دیکھے۔ انہوں نے بیماری، غذائی قلت، صاف پانی کی کمی اور صحت کے نظام کی خرابی کو بچوں کی اموات سے جوڑا۔ انہوں نے مبینہ ملاوٹی ادویات اور غیر قانونی زہریلی شراب کے معاملات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وہ اندور آ رہے ہیں جہاں طلبہ، نوجوانوں اور عام لوگوں سے مسلسل رائے لے رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاست کی تعلیم کا نظام ملک میں سب سے زیادہ خراب حالت میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ، بچے، غریب، دلت، قبائلی، پسماندہ طبقات اور خواتین سمیت ہر طبقہ پریشان ہے۔ آخر میں انہوں نے مدھیہ پردیش حکومت کو 'ہندوستان کی سب سے بدعنوان اور سب سے بدانتظام حکومت' قرار دیا۔

بالاگھاٹ میں بچوں کی اموات کا معاملہ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ تک بھی پہنچ چکا ہے۔ عدالت نے بچوں کی اموات سے متعلق دائر مفادِ عامہ کی عرضی پر ریاستی حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ خیال رہے کہ ریاستی حکومت کے مطابق 17 ستمبر کی شام اجین کے مہاکال لوک میں شپرا ندی کے کنارے 'آشیرواد کا دیا' پروگرام منعقد کیا جائے گا، جس میں 25 لاکھ مٹی کے دیے روشن کیے جائیں گے۔ اس بڑے پیمانے کے پروگرام کے لیے تقریباً 30 ہزار رضا کاروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ موہن یادو نے وزیراعظم کی سالگرہ کے موقع پر 'سیوا سنکلپ' مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ مہم 17 ستمبر سے 17 اکتوبر تک چلائی جائے گی۔ اس کے تحت دیے جلانے کے پروگرام کے علاوہ خون عطیہ کیمپ، صفائی مہم، صحت سے متعلق سرگرمیوں اور دیگر عوامی پروگرام بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔

مودی کی 25 سالہ عوامی زندگی غریبوں کی فلاح وبہبود کے لیے تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھی جائے گی: امت شاہ

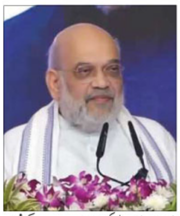

وڈنگر (گجرات)، (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے وزیراعظم نریندر مودی کو سیاسی افق کا قطب ستارہ قرار دیتے ہوئے جمعرات کو کہا کہ ان کی 25 سالہ عوامی زندگی کو غریبوں کی فلاح و بہبود کے لیے کیے گئے کاموں کے باعث تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ مسٹر شاہ وزیر اعظم کے 76 ویں یومِ پیدائش کے موقع پر یہاں 'وڈنگر سے وارانسی' تک موٹر سائیکل ریلی کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کرنے کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جانب سے 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے تحت 'ایک بھارت، شریشٹھ بھارت' کے پیغام کے ساتھ مسٹر مودی کی جائے پیدائش سے نکالی گئی یہ موٹر سائیکل ریلی مسٹر مودی کی 25 سالہ عوامی زندگی کی حصولیابیوں اور پیغامات کو عام کرے گی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ کسی ذات یا خاندانی پس منظر کے بغیر بھی مسٹر مودی اپنی محنت، لگن اور فرض شناسی کے نتیجے میں ملک اور دنیا کے سیاسی آسمان پر ایک روشن قطب ستارے کی طرح چمک رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کے طور پر مسٹر مودی کی 12 سالہ مدتِ کار ملک کے 80 کروڑ غریبوں کے لیے کسی سنہرے دور سے کم نہیں ہے۔ اس دوران 25 کروڑ افراد کو غربت کی دلدل سے باہر نکالا گیا ہے۔

وزیر اعظم مودی کی عوامی فلاحی اسکیموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''80 کروڑ لوگ تین نسلوں سے گھر، بیت الخلا، نل، بجلی، کھانے پینے کی سہولت اور علاج کے منتظر تھے۔ مسٹر مودی نے 12 سال میں گھر، بجلی، نل کے ذریعے پانی، فی کس پانچ کلوگرام مفت اناج، پانچ لاکھ روپے تک کے علاج، بیت الخلا اور رسوئی گیس کے کنکشن فراہم کیے۔ مسٹر مودی کی 25 سالہ عوامی زندگی کے غریبوں کی فلاح وبہبود کے لیے کیے گئے کاموں کو تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔''

مسٹر شاہ نے بتایا کہ وزیراعظم کے طور پر مسٹر مودی کی 12 سالہ مدتِ کار کے دوران ہندوستان کو محفوظ بنانے، بنیادی ڈھانچے کو عالمی سطح پر نمایاں بنانے اور ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں دنیا کو آگے لے جانے کے لیے کیے گئے اقدامات کی پوری دنیا تعریف کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے صحت کے بنیادی ڈھانچے کو بھی عالمی معیار کے ہم پلہ لایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2010 سے 2013 تک ملک میں گہری مایوسی کا ماحول تھا، ہر طرف بدعنوانی تھی اور اندرونی و بیرونی سلامتی کی کوئی ضمانت نہیں تھی۔ لوگ سوچتے تھے کہ ملک کہاں جارہا ہے۔ سال 2014 میں مسٹر مودی وزیراعظم بنے اور 2026 میں 140 کروڑ ہندوستانی جوش، عزم اور امید کے ساتھ اس یقین کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں کہ 2047 میں ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی نے نہ صرف خود 'راشٹر پرتھم' یعنی 'ملک سب سے پہلے' کا عزم اپنایا بلکہ کروڑوں کارکنوں کو بھی ملک کی خدمت کے لیے اس نظریے سے وابستہ ہونے کی ترغیب دی۔

راجستھان بلدیاتی انتخابات: جے پور میں بی جے پی کو بڑا دھچکا

ازسر نو ووٹنگ میں کانگریس چاروں سیٹوں پر کامیاب

جے پور (ایجنسی) راجستھان کے شہری بلدیاتی انتخابات کے دوران 'ای وی ایم' میں تکنیکی خرابی کی وجہ سے کرائے گئے ازسر نو ووٹنگ کے سبھی نتائج منظر عام پر آچکے ہیں۔ 16 ستمبر کو جے پور، کوٹا، جودھپور اور سکیت کے 9 وارڈ میں 10 پولنگ مراکز پر ازسر نو ووٹنگ کرائی گئی تھی۔ 17 ستمبر کو ہوئی ووٹوں کی گنتی میں جے پور کے چاروں وارڈوں میں کانگریس نے کامیابی حاصل کی، جبکہ کوٹا کے 3 وارڈوں میں بی جے پی نے 2 اور کانگریس نے ایک سیٹ جیتی۔ سکیت کے وارڈ نمبر 4 میں کانگریس امیدوار کامیاب رہے۔ جودھپور کے وارڈ نمبر 50 میں بھی میں بھی ازسر نو ووٹنگ کا نتیجہ سامنے آگیا ہے۔ جے پور میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 9، 18، 25 اور 34 میں 16 ستمبر کو ازسر نو ووٹنگ ہوئی تھی۔ ان چاروں وارڈوں میں کانگریس امیدواروں نے فتح حاصل کی ہے۔ وارڈ نمبر 9 سے کیلاشی دیوی، وارڈ نمبر 18 سے وندیتا شرما، وارڈ نمبر 25 سے ریکھا دیوی اور وارڈ نمبر 34 سے سریش یادو کامیاب ہوئے ہیں۔ کیلاشی دیوی نے 764 ووٹوں سے، وندیتا شرما نے 181 ووٹوں سے، ریکھا دیوی نے 397 ووٹوں سے اور سریش یادو نے 149 ووٹوں سے جیت درج کی ہے۔ جے پور میونسپل کارپوریشن میں بی جے پی کے پاس پہلے سے اکثریت تھی، لیکن ووٹوں کے لحاظ سے کانگریس آگے چل رہی تھی۔ کوٹا میونسپل کارپوریشن کے 3 وارڈوں میں ازسر نو ووٹنگ کرائی گئی تھی۔ وارڈ نمبر 44 سے بی جے پی کے پریم سنگھ نے 71 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی، جبکہ وارڈ نمبر 87 سے بی جے پی کی پشپا چودھری 305 ووٹوں سے جیتیں۔ وارڈ نمبر 11 میں کانگریس کی کملیش کماری نے 537 ووٹوں سے جیت حاصل کی۔ ازسر نو ووٹنگ کے بعد کوٹا میونسپل کارپوریشن میں بی جے پی اور کانگریس کی سیٹوں کی تعداد میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ نتیجے کے بعد بی جے پی کے 57، کانگریس کے 39 اور 4 آزاد کونسلر ہیں۔ سکیت میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 4 میں کانگریس کے محمد رفیق نے اپنے قریبی کو 117 ووٹوں سے شکست دی۔ وہیں جودھپور میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 50 میں ازسر نو ووٹنگ کے بعد ہیمارام کے کامیاب ہونے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ اس طریقے سے ازسر نو ووٹنگ والے 9 وارڈوں کے نتائج سامنے آچکے ہیں۔

'کیا کھانا ہے، یہ طے کرنا فرد کا حق، مسلط کرنا درست نہیں'، برکس مینو پر شیوسینا یو بی ٹی کا مرکز پر نشانہ

ممبئی (ایجنسی) نئی دہلی میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس میں غیر ملکی مہمانوں کو صرف 'ویج' کھانا پیش کیے جانے پر سیاست شروع ہوگئی ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) نے جمعرات (17 ستمبر) کو مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ بین الاقوامی مہمانوں پر کھانے کی پسند مسلط کرنے کے مترادف ہے۔ پارٹی نے اپنے ترجمان 'سامنا' کے اداریے میں کہا کہ کھانے کی پسند ذاتی آزادی کا معاملہ ہے اور اسے حکومت یا کسی سیاسی تنظیم کو طے نہیں کرنا چاہیے۔ اداریے میں 12 ستمبر کو 'بھارت منڈپم' میں منعقدہ گالا ڈنر پر اعتراض کیا گیا، جہاں 11 رکنی برکس گروپ کے رہنماؤں کو صرف 'ویج' مینو پیش کیا گیا تھا۔ اداریے میں اس قدم کو عالمی رہنماؤں پر کھانے پینے کی پسند مسلط کرنا قرار دیا گیا۔ 'سامنا' میں لکھا گیا کہ خواہ کوئی سبزی خور ہو یا گوشت خور، کھانے کی پسند ذاتی آزادی ہے۔ مینو میں کھانڈوی، مشروم کباب، پنیر لبابدار، ملیٹ پلاؤ، گجراتی اسٹائل ڈھوکلی بے لے سارو، جلیبی اور پھرنی جیسی چیزیں شامل تھیں۔ اداریے میں اس کھانے کو مہمانوں کو گھاس اور جنگلی ساگ کھلانے کے مترادف قرار دیا گیا۔ اس میں کہا گیا کہ ''دنیا کی 80 فیصد آبادی، جس میں آنے والے زیادہ تر نمائندے بھی شامل ہیں، نان ویج کھانا کھاتی ہے۔ مودی حکومت نے ان پر ویج کھانا مسلط کر کے کیا حاصل کیا؟ اس نے عالمی سطح پر ہندوستان کو مذاق کا موضوع بنا دیا۔'' اداریے میں برکس گالا ڈنر کا موازنہ ہندوستانی شادیوں سے بھی کیا گیا۔ سپریا سولے کی بیٹی ریوتی کی شادی اور بڑے صنعت کاروں کی شادیوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ وہاں کا کھانا زیادہ لذیذ اور بہتر تھا۔ اس میں کہا گیا کہ دہلی کے مشہور کریم کے نان ویج پکوان، تندوری چکن، بریانی، بٹر چکن، گوا کی فش کری، کولہاپوری پانڈھرا-تامبرا رسا اور مالونی فش جیسے پکوان پیش کیے جاتے تو غیر ملکی مہمان واقعی خوش ہوتے۔ اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہ مینو مہاتما گاندھی کی جائے پیدائش کے جذبے کی عکاسی کرتا ہے، شیوسینا یو بی ٹی نے کہا کہ گاندھی جی نے کبھی اپنی ذاتی سبزی خور پسند دوسروں پر مسلط نہیں کی۔

اردو ہندوستان کی مٹی میں پلی بڑھی زبان، اسے کسی مذہب یا فرقے سے نہیں جوڑا جا سکتا: کرن رجیجو

نئی دہلی میں 'اردو صحافت کانکلیو' کا انعقاد، قوم کی تعمیر اور سیاسی مکالمے میں اردو صحافت کے کردار پر ماہرین کا اظہار خیال

نئی دہلی: آج انڈیا انٹرنیشنل سینٹر، نئی دہلی میں بھارت ایکسپریس اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے باہمی اشتراک سے یک روزہ 'اردو صحافت کانکلیو' کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانکلیو میں صحافت اور ادب سے وابستہ معزز و موقر شخصیات نے شرکت کی اور اردو زبان وصحافت کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ افتتاحی اجلاس میں بحیثیت مہمان خصوصی، مرکزی وزیر برائے اقلیتی و پارلیمانی امور، حکومت ہند کرن رجیجو نے شرکت کی۔ مہمانان اعزازی میں شاہد صدیقی (سابق رکن پارلیمنٹ، راجیہ سبھا و سینئر صحافی)، سید شاہنواز حسین (سابق مرکزی وزیر اور قومی ترجمان، بی جے پی) اور پروفیسر (ڈاکٹر) شاہد اختر (چیئرمین، کارگزار قومی کمیشن برائے اقلیتی تعلیمی ادارہ جات) شامل رہے۔ مہمان خصوصی کرن رجیجو نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانکلیو اس اعتبار سے بے حد اہم ہے کہ اس میں اردو زبان اور اس کی خدمات کے تعلق سے گفتگو کی جا رہی ہے۔ مجھے ذاتی طور پر اس زبان کی شیرینی کا گہرا احساس ہے۔ اس زبان کا واقف شخص بہت ہی ثروت مند ہوتا ہے۔ یہ زبان شخصیت کو سنوارنے کے ساتھ زندگی گزارنے کے آداب بھی سکھاتی ہے۔ انھوں نے اردو زبان کے تاریخی حقائق اور اس کی قدامت پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ خالص ہندوستان کی زبان ہے۔

تقسیم کے بعد گرچہ ہمارے پڑوسی ملک نے اسے اپنی زبان کے طور پر قبول کیا لیکن وہ لوگ بھی ہندوستان ہی کے تھے۔ اس لیے اردو کی جائے پیدائش اور اس کا خمیر ہندوستانی ہے، اسے کسی مذہب یا فرقے سے قطعی نہیں جوڑا جاسکتا۔ انھوں نے مزید اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اردو کو مقبول عام بنانے کے طریقوں پر غور کرنا چاہیے۔ حکومتی اور ذاتی سطح پر اس کے لیے جو کوششیں ہوسکیں گی ہم اس کے لیے تیار ہیں۔

مہمان اعزازی جناب سید شاہنواز حسین نے اردو زبان کی خصوصیات اور لفظوں کی تاثیر پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اردو مشترکہ تہذیبی وراثت کی امین ہے۔ مختلف زبانوں سے آنے والے الفاظ اسے ہر طبقے کے لیے مقبول بناتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ قومی اردو کونسل کے ذریعے اردو کا غیر معمولی فروغ ہوا ہے، اسے اس سمت میں اپنی کوششیں جاری رکھنی چاہئیں۔ موجودہ وقت میں اے آئی اور ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی اسے فروغ دیا جاسکتا ہے۔

اس سے قبل تعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد شمس اقبال (ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی) نے کہا کہ ملک کی تعمیر وترقی میں اردو صحافت کا بنیادی کردار رہا ہے۔ اس حوالے سے تین تاریخ قابل ذکر ہیں۔ ایک 1857 جسے پہلی جنگ آزادی تصور کیا جاتا ہے جس میں اردو صحافت کی غیر معمولی مثال اخبار 'جام جہاں نما' ہے۔ دوسری 1947 کی آزادی جس کے لیے مولانا محمد علی جوہر، مولانا حسرت موہانی، مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ نے اپنا قلمی اور صحافتی تعاون فراہم کیا اور تیسری 2047 جس میں عزت مآب وزیراعظم شری نریندر مودی نے وکست بھارت کا خواب دیکھا ہے۔ یہ تینوں تواریخ بتاتی ہیں کہ آغاز تا حال اردو نے ملک کی تعمیر وترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور وہ وکست بھارت کے خواب کو بھی شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

مہمان اعزازی شاہد صدیقی نے اردو زبان کی شناخت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اردو کی شناخت تہذیب، شائستگی اور محبت سے ہے، یہ عوام کی زبان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلموں میں اس کا استعمال کثرت سے کیا گیا ہے۔ انھوں نے مصنوعی ذہانت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اردو زبان کو وسیع پیمانے پر فروغ دینے کے لیے اے آئی کو بھی کام میں لانے کی ضرورت ہے۔ قومی اردو کونسل نے ان پیج میں نستعلیق فاونٹ کے حوالے سے جو کارنامہ انجام دیا ہے اس نے ہندوستان میں اردو صحافت کو نئی سمت عطا کی ہے۔ مہمان اعزازی پروفیسر شاہد اختر نے کہا کہ ہندوستان، زبانوں کا مرکز ہے، جس میں اردو زبان کی منفرد شناخت ہے، عزت مآب وزیراعظم نے جس وکست بھارت 2047 کا خواب دیکھا ہے اس میں ہندوستانی زبانوں بالخصوص اردو کا بہت ہی اہم کردار ہوگا، اس لیے کہ یہ اتحاد، مشترکہ تہذیب اور محبت کی نمائندگی کرتی ہے۔

کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے رادھے شیام رائے (ڈائرکٹر اینڈ گروپ مینیجنگ ایڈیٹر، بھارت ایکسپریس نیوز نیٹ ورک) نے اردو زبان کی مشترکہ تہذیبی وراثت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اردو اور ہندی کا آپس میں مضبوط رشتہ ہے، دونوں مشترکہ تہذیبی روایت کو آگے بڑھاتی ہیں۔ گفتگو اور فکر کی سطح پر ان دونوں کے درمیان محض رسم الخط کا فرق پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کی مقبولیت میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ اس سیشن میں ڈاکٹر خالد رضا خان (ایڈیٹر، بھارت ایکسپریس اردو) نے استقبالیہ کلمات پیش کیے اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر نثار احمد خان (چیف سب ایڈیٹر، بھارت ایکسپریس اردو) نے انجام دیے۔ اجلاس کے اختتام پر بھارت ایکسپریس کے ذریعہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی کی تاریخ اور کارگزاریوں پر مشتمل ایک ڈاکیومنٹری فلم بھی دکھائی گئی۔

اس کے بعد اس ڈاکیومنٹری کے حوالے سے ایک پینل ڈسکشن کا انعقاد کیا گیا، جس میں بطور پینلسٹ ڈاکٹر محمد شمس اقبال (ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو، نئی دہلی)، ڈاکٹر حمید اللہ بھٹ (سابق ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی)، پروفیسر ارتضی کریم (سابق ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی) نے بطور پینلسٹ شرکت کی اور ڈاکیومنٹری کے حوالے سے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ اس سیشن کو ڈاکٹر خالد رضا خان نے موڈریٹ کیا۔

دامودر کو اپنی بہو کے ساتھ زیادتی کے جرم میں 10 سال قید کی سزا

بھوپال، (یو این آئی) بھوپال کی خصوصی عدالت (او اے ڈی ڈبلیو) نے ملزم دامودر آدیواسی ماراوی کو اپنی بہو کی عصمت دری کرنے اور احتجاج کرنے پر اسے اور اس کے بچوں کو جان سے مارنے کی دھمکی دینے کے معاملے میں مجرم قرار دیتے ہوئے اسے 10 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ بھوپال ڈسٹرکٹ کورٹ کی خصوصی جج سلیکھا مترا کی عدالت نے مختلف دفعات کے تحت ملزم پر 5500 روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید قید بھگتنا ہوگی۔ فیصلہ سنائے جانے کے بعد ملزم کو جیل بھیج دیا گیا۔ استغاثہ کے مطابق یہ معاملہ بھوپال کے حبیب گنج تھانہ علاقے میں پیش آیا۔ جنوری 2025 میں، متاثرہ کی ساس نے اپنے رشتہ دار دامودر آدیواسی کو کسی کام کے لیے بھوپال بلایا۔ واقعے کے وقت مقتولہ کا شوہر باہر کام پر تھا اور اس کی ساس گھر پر نہیں تھی۔ اس دوران ملزم نے متاثرہ کو گھر میں اکیلا پایا اور اس کے ساتھ زیادتی کی۔ متاثرہ نے احتجاج کیا تو ملزمان نے اسے اور اس کے بچوں کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں۔ استغاثہ کے مطابق، ملزم نے متاثرہ کے خوف کا فائدہ اٹھایا اور اس کی مرضی کے خلاف کئی مختلف تاریخوں پر اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی۔ متاثرہ نے بعد میں اس واقعے کے بارے میں اپنے گھر والوں کو مطلع کیا، جس کے بعد حبیب گنج پولیس نے ایف آئی آر درج کی، تحقیقات شروع کی، اور عدالت میں چارج شیٹ داخل کی۔ ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر سنتوش شرما نے مقدمے کی سماعت کے دوران استغاثہ کی نمائندگی کی۔ عدالت نے متاثرہ کی میڈیکل رپورٹ، مجسٹریٹ کے سامنے اس کا بیان، جائے وقوعہ کا ایک بصری نقشہ اور ساگر اور بھوپال کی فرانزک لیبارٹریوں سے حاصل کردہ ڈی این اے رپورٹس سمیت ثبوت پیش کئے۔

بی ایڈ پرائمری اساتذہ کے لیے چھ ماہ کا سرٹیفکیٹ کورس شروع

نئی دہلی، (یو این آئی) مرکزی وزیر تعلیم پرہلاد جوشی نے پرائمری ٹیچر ایجوکیشن (پی ٹی ای) میں چھ ماہ کے سرٹیفکیٹ (برج) کورس کا افتتاح کیا ہے۔ وزارت تعلیم نے جمعرات کو بتایا کہ مسٹر جوشی نے بدھ کو اس کورس کا افتتاح کیا۔ یہ نصاب بی ایڈ ڈگری ہولڈر برسرِ خدمت پرائمری اسکول اساتذہ کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد پہلی سے پانچویں جماعت تک کے طلباء کو معیاری تعلیم دینے کے لیے اساتذہ کو ضروری مہارت اور صلاحیتیں فراہم کرنا ہے۔ وزارت نے کہا کہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ (این آئی او ایس) کے ذریعے چلائے جانے والے اس نصاب میں بچوں پر مرکوز، جامع اور بچوں کی نشوونما کے مطابق تدریسی طریقہ کار پر زور دیا جائے گا۔ نیشنل کونسل فار ٹیچر ایجوکیشن (این سی ٹی ای) کے فریم ورک کے مطابق تیار کیے گئے اس کورس میں چھ تھیوریٹیکل نصاب اور اسکول پر مبنی عملی تربیت شامل ہیں۔ اس میں کم از کم 10 دن کی آن لائن رابطہ کلاسیں اور کم از کم 20 دن کا اسکول پر مبنی تجربہ بھی ہوگا۔ یہ نصاب ان برسرِ خدمت پرائمری اساتذہ کے لیے ہے۔

یو پی آئی تنازعہ: مرچنٹ فیس پر کانگریس کا اعتراض

گورو گوگوئی نے کہا کہ فنانس کمیٹی کے سامنے کوئی مخصوص تجویز نہیں آئی، جبکہ منیش تیواری اور جے رام رمیش نے بھی سوال اٹھائے

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ گورو گوگوئی نے یو پی آئی ادائیگیوں پر مرچنٹ فیس عائد کیے جانے کی تجویز کے سلسلے میں حکومت کے موقف پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کے سامنے اس سلسلے میں کوئی مخصوص تجویز پیش نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے یہ بات کانگریس کے سینئر رہنما جے رام رمیش کی 6 اگست کی ایکس پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے کہی۔ گورو گوگوئی نے کہا کہ پارلیمنٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ نے مودی حکومت کی جانب سے حال ہی میں اعلان کردہ یو پی آئی ٹیکس تجویز پر کوئی بحث نہیں کی۔ ان کے مطابق محکمہ خزانہ کے نمائندوں نے جب فنانس کمیٹی کے ارکان سے ملاقات کی تو ان کے پاس یو پی آئی ٹیکس سے متعلق کوئی مخصوص تجویز موجود نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کے اجلاسوں میں مرچنٹ فیس کی ضرورت پر سوالات ضرور اٹھائے گئے، لیکن اس وقت حکومت کے نمائندوں کے پاس ان سوالات کے کوئی مخصوص یا اطمینان بخش جواب نہیں تھے۔ گوگوئی نے مزید کہا کہ حالیہ یو پی آئی ٹیکس پالیسیوں سے ہندوستان کے چھوٹے تاجروں، خوانچہ فروشوں اور کاروباری افراد کو نقصان پہنچے گا، جبکہ بڑی امریکی کمپنیوں کو فائدہ ہوگا۔ انہوں نے حکومت سے یو پی آئی ٹیکس واپس لینے کا مطالبہ کیا۔

گوگوئی نے اپنی پوسٹ کے ساتھ جے رام رمیش کی 6 اگست کی پوسٹ بھی شیئر کی، جس میں رمیش نے 'ٹیکسیشن اینڈ لاز (ترمیمی) بل، 2026' پر اعتراض کیا تھا۔ رمیش نے کہا تھا کہ بل کے ذریعے یو پی آئی لین دین کو مفت رکھنے والی قانونی ضمانت ختم کی جارہی ہے، جس سے مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ، یعنی ایم ڈی آر، عائد کرنے کی راہ کھل سکتی ہے اور مستقبل میں اس کا دائرہ تمام ادائیگیوں تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ گورو گوگوئی کی پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ منیش تیواری نے بھی حکومت کے دعوے پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی قائمہ کمیٹیوں کی کارروائیاں مراعات یافتہ اور خفیہ نوعیت کی ہوتی ہیں اور انہیں حکومت کی جانب سے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کے لیے استعمال کرنا افسوس ناک ہے۔

منیش تیواری نے کہا کہ 15 اکتوبر 2026 سے یو پی آئی لین دین پر لاگو کیے جانے والے حالیہ مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ سے متعلق کوئی مخصوص تجویز کمیٹی کے سامنے نہیں لائی گئی تھی۔ ان کے مطابق فیس کی شرح، رقم، زیادہ سے زیادہ حد اور استثنیٰ کی سطح سمیت کسی بھی تفصیل پر کمیٹی کے سامنے کوئی مخصوص تجویز پیش نہیں ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ کے اصول اور اس کی ضرورت وافادیت پر بھی کمیٹی کے مختلف اجلاسوں کے دوران ارکان نے سوالات اٹھائے تھے۔ تیواری نے حکومت کے اس دعوے کو بھی غلط قرار دیا کہ کمیٹی کے 'کچھ ارکان' نے اس اقدام کی حمایت کی تھی۔ ان کے مطابق پارلیمانی کمیٹی کی خفیہ کارروائی کو اس طرح پیش کرنا غلط اور گمراہ کن تشریح ہے۔ دوسری جانب جے رام رمیش نے گورو گوگوئی کی پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے آج حکومت پر مزید تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت کی جانب سے کی جانے والی یہ کوششیں یو پی آئی سے متعلق فیصلے کے بعد پیدا ہونے والی شدید مخالفت سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہیں۔ رمیش نے کہا کہ یو پی آئی سے متعلق حالیہ فیصلہ امریکی کمپنیوں اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو خوش کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ انہوں نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ اٹھنے کے بعد توجہ ہٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

روس سے امریکہ تک، مودی کو 76 ویں سالگرہ پر دنیا بھر سے مبارک باد کے پیغامات

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی کی 76 ویں سالگرہ جمعرات کو صرف ملکی سطح تک محدود نہیں رہی، بلکہ یہ ایک بین الاقوامی موقع کے طور پر بھی سامنے آئی جس میں انہیں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن جیسے اہم رہنماؤں نے بھی مبارکباد دی۔ اس کے علاوہ دنیا کے مختلف ملکوں کے رہنماؤں، سفیروں اور سفارتی مشنوں نے انہیں سالگرہ کی مبارکباد دی۔ ان پیغامات میں ہندوستان کے ساتھ ان کے ملکوں کے تعلقات اور ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے وزیراعظم کے طور پر مسٹر مودی کے قائم کردہ سفارتی تعلقات کا ذکر کیا گیا۔ ہندوستان میں امریکی سفارت خانے نے ایکس پر پوسٹ کیا، ''صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی طرف سے ہم وزیراعظم نریندر مودی کو سالگرہ کی بہت بہت مبارکباد دیتے ہیں۔ آنے والے سال میں آپ کی اچھی صحت اور خوشحالی کی تمنا کرتے ہیں۔ روس کے صدر ولادیمیر پوتن ان اہم بین الاقوامی رہنماؤں میں شامل رہے جنہوں نے مسٹر مودی کو سالگرہ کی مبارکباد دی۔ انہوں نے مسٹر مودی کی ''غیر معمولی سیاسی ذہانت اور بصیرت'' کی تعریف کی۔ کریملن کی طرف سے جاری پیغام میں مسٹر پوتن نے کہا، ''آپ کو اپنے ہم وطنوں سے گہرا احترام اور عالمی سطح پر بڑا مقام حاصل ہے، اور یہ بالکل درست بھی ہے۔ ہندوستان اور روس کے درمیان خاص اور استحقاق یافتہ اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط کرنے میں آپ کے ذاتی تعاون کو جتنا بھی سراہا جائے، کم ہے۔ ہم یقینی طور پر اپنے دوست ملکوں کے فائدے کے لیے اہم دوطرفہ اور بین الاقوامی مسائل پر اپنا تعمیری تعاون جاری رکھیں گے۔''

روس سے جاپان اور آسٹریلیا سے سلوواکیہ تک مسٹر مودی کو بھیجے گئے مبارکباد کے پیغامات میں اسٹریٹجک شراکت داری، اقتصادی تعاون، ٹیکنالوجی، عوامی تعلقات اور ہندوستان کے ساتھ بڑھتے ہوئے سفارتی تعلقات کا ذکر کیا گیا۔ ان پیغامات میں عالمی سطح پر ہندوستان کے بڑھتے ہوئے کردار کا بھی ذکر کیا گیا۔ اٹلی کی وزیراعظم جورجیا میلونی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، ''میرے دوست نریندر مودی کو سالگرہ کی مبارکباد۔ میں ان کی صحت، توانائی اور کامیابی کی تمنا کرتی ہوں۔ اٹلی اور ہندوستان اپنی دوستی کے تعلق کو مضبوط کرنے اور ہمارے ملکوں کے لیے تعاون اور خوشحالی کا ایک مستقبل تیار کرنے کے لیے کام کرتے رہیں گے۔'' ہندوستان میں جاپان کے سفیر اونو کیچی نے بھی مسٹر مودی کو سالگرہ کی مبارکباد دی۔ انہوں نے مسٹر مودی کی قیادت کو ہندوستان کے وکست بھارت کے سفر سے جوڑتے ہوئے اگلے سال ہندوستان اور جاپان کے درمیان سفارتی تعلقات کی 75 ویں سالگرہ کا ذکر کیا۔ ہندوستان-جاپان کے درمیان اسٹریٹجک تعاون، ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری اور ہند-بحرالکاہل خطے میں تعاون کی توسیع کے تناظر میں یہ پیغام اہم رہا۔ ہندوستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر فلپ گرین نے بھی وزیراعظم کو سالگرہ کی مبارکباد دی۔ انہوں نے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کی گرمجوشی اور مسٹر مودی کی آسٹریلیا کے ساتھ حالیہ بات چیت کا ذکر کیا۔ پیغام میں کہا گیا کہ ہندوستان-آسٹریلیا تعلقات اب صرف حکومتوں کے درمیان تعلقات تک محدود نہیں ہیں، بلکہ تعلیم، تجارت، آمدورفت، دفاع اور دونوں ملکوں کے لوگوں کے درمیان رابطہ بھی اس کا اہم حصہ بن گئے ہیں۔ سلوواکیہ کے سفارتی نمائندے رابرٹ میکسیمن نے مسٹر مودی کے حالیہ اہم دورے کو یاد کیا اور کہا کہ وہاں کے لوگوں میں اس کا اثر اب بھی برقرار ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ، بلجیم اور دیگر ملکوں کے سفارتی مشنوں نے بھی وزیراعظم کو مبارکباد دی۔ ان کے پیغامات میں تجارت اور ٹیکنالوجی سے لے کر دفاع اور ثقافتی تبادلے تک مختلف شعبوں میں تعاون کا ذکر کیا گیا۔

یوگی آدتیہ ناتھ کے خلاف مبینہ توہین آمیز ای میل کیس: الہ آباد ہائی کورٹ نے ملزم کو ضمانت دی

پریاگراج: 17 ستمبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے خلاف مبینہ طور پر توہین آمیز تبصرے پر مشتمل ای میل بھیجنے کے الزام میں گزشتہ تقریباً ڈھائی سال سے جیل میں بند ایک شخص کو ضمانت دے دی ہے۔ جسٹس کرشن پہل کی سربراہی والی بنچ نے مبارک علی کی ضمانت کی درخواست منظور کی۔ علی کے خلاف 2024 میں آئی پی سی کی دفعات 153A، 295A، 505 (2)، 504، 419، 420، 467، 468، 471 اور 120-B کے علاوہ انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعہ 66 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ استغاثہ کے مطابق، علی نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کے خلاف ''توہین آمیز تبصرے'' پر مشتمل ای میل بھیجی تھی۔ الزام ہے کہ اس کا مقصد پولیس کی مخبر جنت النسا کے ساتھ اپنا معاملہ طے کرنا تھا۔ علی کے وکیل نے عدالت میں دلیل دی کہ انہیں جھوٹے مقدمے میں پھنسایا گیا ہے اور ان کا سابقہ مجرمانہ ریکارڈ بھی صرف ایک مقدمے تک محدود ہے۔ عدالت کو یہ بھی بتایا گیا کہ علی 20 مارچ 2024 سے جیل میں ہیں اور مقدمے کی سماعت انتہائی سست رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے۔ دوسری جانب ریاستی حکومت نے ضمانت کی درخواست کی مخالفت کی۔ ہائی کورٹ نے اس سے قبل مقدمے کی سماعت کی پیش رفت کی رپورٹ طلب کی تھی۔ رپورٹ کے مطابق 23 جولائی 2026 تک صرف چار گواہوں کے بیانات قلم بند کیے گئے تھے، جبکہ چارج شیٹ میں درج 26 گواہوں کی گواہی ابھی باقی تھی۔

عدالت نے اس پس منظر میں کہا کہ اگر کسی ملزم کے حق میں ضمانت دینے کی دیگر شرائط پوری ہوتی ہیں تو محض اس کے سابقہ مجرمانہ ریکارڈ کی بنیاد پر اسے جیل میں نہیں رکھا جا سکتا۔ بنچ نے کہا کہ علی سے منسوب مجرمانہ تاریخ کی مناسب وضاحت کی گئی ہے۔ مقدمے کے حقائق، فریقین کے دلائل اور ریکارڈ پر موجود شواہد کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت نے ملزم کی جانب سے جیل میں گزارے گئے عرصے اور مقدمے کی سماعت کی رفتار کو بھی اہمیت دی۔ عدالت نے واضح کیا کہ اس نے مقدمے کے میرٹ پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی ہے، تاہم موجودہ حالات میں درخواست گزار نے ضمانت کا معاملہ ثابت کیا ہے۔ چنانچہ ضمانت کی درخواست منظور کر لی گئی۔ عدالت نے حکم دیا کہ علی کو متعلقہ عدالت کی اطمینان کے مطابق ذاتی مچلکے اور اسی رقم کے دو ضامن پیش کرنے پر ضمانت پر رہا کیا جائے، تاہم ضامنوں کی تصدیق ضروری ہوگی۔ علی کو ہدایت دی گئی کہ وہ شواہد کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کریں، گواہوں کو متاثر یا دھمکانے کی کوشش نہ کریں اور جب بھی طلب کیا جائے ٹرائل کورٹ کے سامنے پیش ہوں۔ عدالت نے واضح کیا کہ ضمانت کی شرائط کی خلاف ورزی ضمانت منسوخ کیے جانے کی بنیاد بن سکتی ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ ضمانت دیتے وقت کی گئی اس کی مشاہداتی باتیں ''کسی بھی طرح ٹرائل جج کے اس حق کو متاثر نہیں کریں گی'' کہ وہ گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر مقدمے کے بارے میں آزادانہ رائے قائم کرے۔

پون یادو قتل معاملہ 24 گھنٹے میں ہی پولس نے کر لیا حل

پریاگراج: 17 ستمبر (پی این ایس) پولیس نے پریاگ راج کے ہنڈیا بازار میں سماجوادی پارٹی کے لیڈر اور گاؤں کے سابق پردھان پون کمار یادو کے سرعام قتل کا معاملہ 24 گھنٹے کے اندر ہی حل کر لیا۔ پولیس کے مطابق سیاسی دشمنی اور پرانی دشمنی کی وجہ سے گاؤں کے پردھان ونود یادو نے قتل کی سازش کی اور ہسٹری شیٹر جتیندر یادو عرف للا سے 5 لاکھ روپے کا معاہدہ کرنے کا وعدہ کیا۔ بدھ کو پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے چار ملزمان کو گرفتار کر لیا تھا۔ ان میں گاؤں کے پردھان ونود یادو، کنٹراکٹ کلنگ کا ملزم، ہسٹری شیٹر جتیندر عرف للا، برجیش یادو، اور نہال احمد شامل ہیں۔ للا اور نہال کی گرفتاری کے دوران فائرنگ کا تبادلہ ہوا جس میں دونوں کو ٹانگ میں گولی لگی۔ انہیں علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ڈی سی پی گنگا نگر کلدیپ سنگھ گناوت نے پولیس لائنز میں قتل کیس کا انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ ونود یادو اور پون یادو پنچایت انتخابات کے بعد سے تنازعہ میں بند تھے۔ ایکشن اپڈیٹس دیکھیں پولیس کے مطابق، ونود کی گاؤں کی پردھان بیوی کو گاؤں کے آنگن واڑی سنٹر میں ای سی سی ای ایجوکیٹر کے طور پر کنٹریکٹ اپائنٹمنٹ ملی تھی۔ پون یادو نے اس پر اعتراض کیا۔ اس کے بعد ضلع مجسٹریٹ کے حکم پر خاتون کو عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ اس معاملے نے دونوں جماعتوں کے درمیان دشمنی کو مزید بڑھا دیا۔ جتیندر یادو عرف لالہ 2022 کے ششانک قتل کیس میں جیل میں وقت کاٹ چکے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اسے پون یادو پر شک تھا کہ وہ پولیس کو اطلاع دے رہا ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل ونود اور للا نے پون کے قتل کی سازش رچی تھی۔ پولیس کے مطابق ونود نے للا سے قتل کے لیے 5 لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا تھا اور اسے ہتھیار خریدنے کے لیے 25 ہزار روپے دیے تھے۔ اس کے بعد للا نے بگھیا ہانڈیا کے رہنے والے برجیش یادو اور بھدوہی کے گیان پور کے رہنے والے نہال احمد کو 50،000 روپے دینے کا وعدہ کیا۔ تینوں افراد پون یادو کا کئی دنوں تک پیچھا کرتے رہے۔ منگل کی شام للا، برجیش اور نہال نے پون یادو کو ہنڈیا بازار میں موقع ملنے پر گولی مار دی۔

مودی کی سالگرہ پر وارانسی میں خصوصی پوجا اور موٹر سائیکل سفر

وارانسی: 17 ستمبر (پی این ایس) وزیر اعظم نریندر مودی کی 76 ویں سالگرہ کے موقع پر وارانسی میں جمعرات کو کئی خصوصی پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر 76 نوجوان پجاریوں نے دریائے گنگا کے کنارے خصوصی پوجا کی اور مودی کی اچھی صحت اور لمبی عمر کی دعا کرتے ہوئے گنگا کا دودھ سے ابھیشیک کیا۔ مقامی بی جے پی رکن اسمبلی اور اتر پردیش کے سابق وزیر نیل کنٹھ تیواری کی قیادت میں منعقدہ مذہبی پروگرام میں 76 'بٹکوں' نے ویدک منتروں کے درمیان گنگا کے کنارے مذہبی رسومات ادا کیں۔ پجاریوں نے روایتی طریقے سے پوجا کی اور وزیر اعظم کی صحت، لمبی عمر اور فلاح و بہبود کے لیے دعا کی۔

پروگرام میں شریک کئی افراد کے ہاتھوں میں مودی کی تصاویر بھی نظر آئیں۔ مودی وارانسی سے لوک سبھا کے رکن ہیں۔ نیل کنٹھ تیواری نے کہا کہ مودی کی سالگرہ کو خدمت، روحانی عقیدت اور عوامی فلاح کے جذبے کے ساتھ منایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، ''اسی سلسلے میں 76 بٹکوں نے ماں گنگا کا دودھ سے ابھیشیک کیا اور وزیر اعظم کی اچھی صحت اور لمبی عمر کے لیے دعا کی۔'' انہوں نے کہا کہ کاشی کی مذہبی اور روحانی روایات میں گنگا کو خاص مقام حاصل ہے۔ وزیر اعظم کی سالگرہ پر گنگا کی پوجا اور ان کی لمبی اور صحت مند زندگی کے لیے دعا شہر کی عقیدت اور روایات سے جڑی ہوئی ہے۔ وارانسی میں دن بھر کئی دیگر پروگرام بھی منعقد کیے جائیں گے۔ ان میں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، مرکزی وزیر چراغ پاسوان، آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو، اتر پردیش بی جے پی کے صدر اور مرکزی وزیر مملکت برائے خزانہ پنکج چودھری سمیت کئی وزرا، ارکان اسمبلی اور دیگر عوامی نمائندوں کے شرکت کرنے کی توقع ہے۔ دن کے اہم پروگراموں میں 'سیوا سنکلپ' موٹر سائیکل سفر بھی شامل ہے، جو وارانسی سے گجرات کے وڈنگر تک جائے گا۔ وڈنگر وزیر اعظم مودی کی جائے پیدائش ہے۔ اس سفر کو وارانسی کے سگرا علاقے میں واقع رودراکش انٹرنیشنل کوآپریشن اینڈ کنونشن سینٹر سے روانہ کیا جائے گا۔ 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے تحت تقریباً 500 افراد 250 موٹر سائیکلوں پر یہ سفر کریں گے۔ یہ مہم مودی کی 25 سالہ عوامی خدمت کے موقع پر منعقد کی جا رہی ہے۔ سفر کو راج ناتھ سنگھ اور یوگی آدتیہ ناتھ روانہ کریں گے۔ چندرا بابو نائیڈو، چراغ پاسوان، پنکج چودھری اور اتر پردیش کے نائب وزرائے اعلیٰ کیشو پرساد موریہ اور برجیش پاٹھک بھی پروگرام میں شرکت کریں گے۔ موٹر سائیکل سفر شروع ہونے سے پہلے اس میں شامل 51 سیوا رضا کار للتا گھاٹ پہنچیں گے اور گنگا جل لے کر کاشی وشوناتھ مندر جائیں گے، جہاں پوجا اور جل ابھیشیک کیا جائے گا۔ پروگرام میں ویدک منتر، 11 کنڈوں پر ہون، شرکا کا تلک، ڈمرو بجانے کی پیش کش اور سنتوں سے آشیرواد بھی شامل ہوگا۔

کر رہا تھا منتیں بیٹوں سے لیکن بیٹیاں ☆ کام بوڑھے باپ کا دو دن میں سارا کر گئیں

ندرت دربارِ ادب کی جانب سے شعری نشست

امروہہ (سید شیبان قادری) ندرت دربارِ ادب امروہہ کے زیر اہتمام ایک مخصوص شعری نشست ایوان انداز محلہ بگلہ میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ڈاکٹر جمشید کمال نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض نوجوان شاعر سید شیبان قادری نے انجام دیے۔ حبیب احمد ایڈوکیٹ، مرغوب صدیقی، قمر نقوی اور اقبال حیدر زینت مسند رہے۔ شعراء نے بہترین کلام پیش کر خوب داد و تحسین حاصل کی۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

جن کو ہے رشتوں کی قیمت کا احساس
اُن لوگوں کی بانہیں لمبی ہوتی ہیں
(ڈاکٹر جمشید کمال)

کر رہا تھا منتیں بیٹوں سے لیکن بیٹیاں
کام بوڑھے باپ کا دو دن میں سارا کر گئیں
(احمد رضا فراز)

مجھے داد دُنیا سے ایسی ملی
میں چھوٹا سا شاعر بڑا ہو گیا
(سید شیبان قادری)

دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں ہم لوگ
دنیا کسی درویش کے پیروں میں پڑی ہے
(ڈاکٹر ناصر امروہوی)

سفر ہو تنہا تو دشواریاں بہت ہوں گی
یوں لازمی ہے مسافر پہ ہمسفر رکھنا
(نوازش نقوی)

اک حویلی ہے شہر میں مشہور
جس کے افراد محترم نکلے
(حبیب احمد ایڈوکیٹ)

کوچۂ عشق میں الزام سے وابستہ ہیں
کیا یہ کم ہے کہ ترے نام سے وابستہ ہیں
(انیس احمد)

ٹھوکر لگی تو گر گئے ہم خود زمین پر
کرنے لگے تھے باتیں جو ہم آسمان سے
(شاندار امروہوی)

جن کے قبضے میں پل نہیں ہوتے
اُن کے حصے میں کل نہیں ہوتے
(انداز امروہوی)

دل ٹوٹنے کے بعد ہوئے شاعر آپ بھی
اُردو بھی سیکھ لیجئے کچھ شاعری کے بعد
(نازش مصطفی)

دل مانگ لیا اُن سے بڑی بات کوئی ہے
اتنا سا مگر کام ہمارا نہیں ہوتا
(فیض عالم)

یوں ہنستے ہوئے مجھ سے کوئی بات نہ پوچھو
اس طنز سے بہتر ہے کہ حالات نہ پوچھو
(شاہ فضل)

اُستاد کی عظمت کو ترازو میں نہ تولو
اُستاد تو ہر دور میں انمول رہا ہے
(ڈاکٹر شہزاد رضا)

محفل میں ڈاکٹر جمشید کمال کی غزل کو انعام الرحمن نے اپنے مخصوص ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ امداد عابدی نے غزل اور محفل کے حوالے سے بہترین گفتگو کی۔ محفل میں خالد صدیقی، شجر فاروق، اختر العباس گلزار امروہوی، دلشاد خان، ابسار صدیقی، امداد خاں لودی، وغیرہ کے علاوہ کافی تعداد میں لوگ موجود رہے۔

نئی نسل اور نئے طالب علموں کے لیے A-I بہت ضروری ہے: پروفیسر صغیر افراہیم

شعبۂ اردو سی سی ایس یونیورسٹی میں ''A-I اور روزگار'' موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

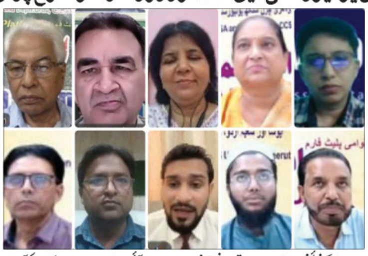

میرٹھ 17 ستمبر 2026ء A-I محبت میں بھی کامیاب ہے۔ علم سے محبت، ملک سے محبت، فن سے محبت وغیرہ میں A-I کام کر رہا ہے۔ بہت سی یونیورسٹیز میں A-I کو لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ ادب میں بہت سے اخبارات اور پیپرس آن لائن آ رہے ہیں۔ A-I کے ذریعے بہت سی فلموں میں جو کام ہو رہا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ عدلیہ کے بہت سے کام A-I انجام دے رہا ہے۔ اس ٹیکنالوجی کو اپ گریڈ کرنا ضروری ہے۔ یہ ٹیکنالوجی خدا کی نعمت ہے جو دو دھاری تلوار کی مانند ہے۔ یہ الفاظ تھے سابق صدر شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر صغیر افراہیم کے جو شعبۂ اردو اور ایوسا کے زیر اہتمام منعقد ''A-I اور روزگار'' موضوع پر اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب ہم نئی چیزیں حاصل کریں گے تو ہمیں حوصلہ ملے گا۔ نئی جنریشن، نئی نسل اور نئے طالب علموں کے لیے A-I بہت ضروری ہے۔ A-I کے ذریعے ہمیں نئی اور جدید انداز میں چیزیں مل جائیں گی۔ میڈیا بھی A-I کی بدولت ایڈوانس ہوتی جا رہی ہے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی اور صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمانان کے بطور عارف عمیر [ایم ڈی آف A-I متر، میرٹھ] [شبھرا وششٹھ] [بانی و چیئرپرسن آئی ٹی ہٹ، میرٹھ] [اور محمد اورنگ زیب] [سی ای او آف A-I متر، میرٹھ] نے شرکت فرمائی۔ مقرر کے بطور لکھنؤ سے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین موجود رہیں۔ استقبالیہ کلمات محمد ندیم، نظامت اور شکریے کی رسم ڈاکٹر الکا وششٹھ نے ادا کی۔ پروگرام کا تعارف پیش کرتے ہوئے پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ آج کا موضوع بڑا منفرد ہے۔ یونیورسٹی اور کالجز کے طلباء کے لیے A-I اب ضروری قرار دیا جا رہا ہے۔ اے آئی سے ہم اپنے بہت سے کاموں کو آسان بنا سکتے ہیں۔ آج یہاں بہت سے A-I کے ایکسپرٹ موجود ہیں جو ہمیں بتائیں گے کہ ہم A-I سے کس طرح روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔ فلم اور مارکیٹ میں روز بروز A-I کا خاصا استعمال ہو رہا ہے۔ آج کل فیس بک اور وہاٹس ایپ بھی A-I سے بنائے جا رہے ہیں۔ A-I سے بہت سے روزگار حاصل ہو رہے ہیں۔ محمد اورنگ زیب نے کہا کہ آج کے دور میں A-I بہت ضروری ہے۔ A-I ایک ایسی چیز ہے جو سبھی کاموں کو آسانی سے کر سکتا ہے۔ A-I کے پاس جذبات موجود نہیں ہیں۔ یہ ایک ٹیکنالوجی ہے جو دو دھاری تلوار کی مانند ہے۔ ٹیکنالوجی ہماری خوبیوں میں اضافہ کرتی ہے A-I کے ذریعے ریسرچ کے کام کو بآسانی اکٹھا کر سکتے ہیں کانسٹی ٹیوشن کا تمام ڈاٹا A-I سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ بے روزگار ہیں تو A-I کے ذریعے اپنا روزگار تیار کر سکتے ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ آنے والے دس سالوں میں کیسا دور ہوگا۔ آج ہر کسی کو A-I کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ شبھرا وششٹھ نے کہا کہ یہ بہت اہم سوال ہے کہ ہمارے روزگار میں A-I ہماری کیسے مدد کر سکتا ہے۔ عصر حاضر میں ہمارے طالب علموں کی نالج میں مزید اضافہ کرنا ہوگا۔ اپنی اسکل کو بڑھانا ہوگا۔ ہمیں اپنے کاموں میں A-I کو شامل کرنا ہوگا۔ شاعری ہو یا نثری کام، ادب میں بھی تمام کنٹینٹس کو شامل کرنا ہوگا۔ A-I ہمارے الفاظ کو صحیح جگہ پر رکھ سکتا ہے۔ اپنی تھوڑی سی ریسرچ، تھوڑی سی کوشش اور تھوڑی سی دلچسپی سے A-I کا استعمال آپ کو زیادہ پہچان دے سکتا ہے۔ ترجمہ نگاری میں A-I کا بہت اہم کردار ہوتا ہے اگر آپ بہت ذہین اور قابل ہیں تو A-I کا استعمال آپ کے ہنر میں مزید اضافہ کر سکتا ہے۔ اپنے میدان کو چھوڑ کر A-I کے میدان میں جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اپنے میدان میں A-I کو لے آئیے۔ A-I لفظ تو دے سکتا ہے مگر جذبات نہیں۔

ہائی کورٹ کو جھوٹی رپورٹ دینے پر لیکھ پال کے خلاف مقدمہ

پرتاپ گڑھ: 17 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے پرتاپ گڑھ ضلع میں سرکاری زمین پر مبینہ قبضے سے متعلق ایک معاملے میں الہ آباد ہائی کورٹ کو جھوٹی رپورٹ بھیجنے کے الزام میں ایک لیکھ پال کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے یہ اطلاع دی۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایسٹ) آلوک کمار نے بتایا کہ شہر کوتوالی علاقے کے شری کانت کا پوروا-سرائے ساگر علاقے میں تعینات لیکھ پال رام سنگھ کے خلاف منگل کی دیر رات مقدمہ درج کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ صدر تحصیل کے رہنے والے اشوک مشرا نے سرکاری زمین پر غیر قانونی قبضے کا الزام لگاتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی تھی۔ عدالت نے اس معاملے میں ضلع انتظامیہ سے جواب اور جانچ رپورٹ طلب کی تھی۔ عدالت کی ہدایت پر لیکھ پال رام سنگھ کو معاملے کی جانچ کر کے رپورٹ پیش کرنے کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ اس کے بعد 13 اگست کو ان کی رپورٹ ہائی کورٹ کو بھیجی گئی۔ پولیس افسر کے مطابق، ہائی کورٹ نے رپورٹ پر ناراضی ظاہر کرتے ہوئے معاملے کی دوبارہ جانچ کا حکم دیا۔ بعد میں انتظامیہ کی جانب سے کی گئی جانچ میں لیکھ پال رام سنگھ کی رپورٹ غلط پائی گئی۔

رنجش کے سبب چار نوجوانوں نے معمر شخص کو مار پیٹ کر زخمی کیا

دیوبند، 17 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے اپر ضلع جج دیوندر ناتھ سنگھ نے افضل ولد الطاف کو گائے کا گوشت فروخت کرنے کا ملزم قرار دیتے ہوئے اسے پانچ سال کی سخت جیل اور تین لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ سرکاری وکیل دیوی دیال شرما نے بتایا کہ گزشتہ 2 فروری 2022 کو ناگل تھانہ میں تعینات ایس آئی موہت کمار پولیس ٹیم کے ساتھ گشت کر رہے تھے اس دوران انہیں مخبر سے گائے کا فروخت ہونے کی اطلاع ملی، خبر ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس ٹیم نے پنڈولی روڑ پر واقع ایک میٹ کی دوکان سے 55 کلو گائے کا گوشت برآمد کرتے ہوئے افضل کو موقع سے گرفتار کر لیا تھا۔ مذکورہ معاملہ میں جج دیوندر سنگھ نے افضل کو قصوروار مانتے ہوئے پانچ سال کی سخت جیل اور تین لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے، جرمانہ نہیں دینے پر اسے چھ ماہ کی اضافی جیل کاٹنی ہوگی۔ وہیں الیکشن کی رنجش کے سبب چار نوجوانوں نے معمر شخص کو مار پیٹ کر زخمی کر دیا۔ دوپہر کے وقت تھانہ دیوبند پہنچے کھجوری گاؤں کے رہنے والے متاثرہ دھرم سنگھ نے بتایا کہ 10 ستمبر کو گاؤں کے چار نوجوانوں نے گاؤں پردھانی کے انتخاب سے متعلق رنجش کی وجہ سے اسے راستے میں روک کر اس کے ساتھ مار پیٹ شروع کر دی۔ متاثرہ نے بتایا کہ وہ گزشتہ چھ روز سے ملزمان کے خلاف کارروائی کے لیے تھانے کے چکر لگا رہا ہے لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔ وہیں دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے کہا کہ یہ معاملہ ان کے علم میں نہیں ہے۔ متاثرین سے ملاقات اور تحقیقات کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

وشوکرما جینتی پر این ٹی پی سی ٹانڈہ میں خصوصی تقریب

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ میں جمعرات 17 ستمبر کو وشوکرما جینتی کے موقع پر عقیدت و احترام کے ساتھ پوجا کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر اسٹیج-1 کے فائر اسٹیشن احاطے میں دوپہر 12 بجے سے خصوصی بھنڈارے کا انعقاد ہوا۔ جس میں پروجیکٹ چیف راجیو کمار سنہا سمیت تمام جنرل منیجر، اعلیٰ افسران، ملازمین اور کنٹریکٹ مزدوروں نے شرکت کی۔ پوجا کے بعد حاضرین نے پرساد اور بھنڈارے کا لطف اٹھایا۔ اس موقع پر راجیو کمار سنہا نے سب کو وشوکرما جینتی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کام کی جگہ پر حفاظت اور بہترین کارکردگی برقرار رکھنے کا پیغام دیا۔

چتورا جھیل پر وزیر اعظم کی سالگرہ منائی گئی

بہرائچ۔ ضلع میں ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کے یوم پیدائش کے موقع پر ایم پی آنند کمار گوڑ نے ترقیاتی بلاک چتوڑہ میں واقع سہیل دیو میموریل سائٹ چتورا جھیل پر ہزاروں چراغ جلا کر اور کیک کاٹ کر وزیر اعظم کی سالگرہ منائی۔ آج سے 17 اکتوبر 2026 تک ضلع میں منعقد ہونے والے سیوا سنکلپ ابھیان کے آغاز کے موقع پر جس کا مقصد ملک کی 25 سال کی مسلسل خدمت کی عوامی فلاحی کامیابیوں کو عوام تک پہنچانا اور ہر شہری کو ترقی یافتہ ہندوستان-2047 کے اجتماعی قومی عزم سے جوڑنا ہے، ایم پی آنند گاؤ کمار نے کہا کہ وزیر اعظم آنند گاؤ کمار نے کہا کہ ملک کے عوام کی فلاح و بہبود کی کامیابیوں کو عوام تک پہنچانا چاہیے۔ ان کی 76 ویں سالگرہ پر بھی ملک اور اہل وطن کا احترام کرتے ہیں۔ آج بھی سب کا ساتھ سب کا وکاس، سب کا روزگاران کا بنیادی مقصد ہے اور مرکزی اور ریاستی حکومتیں اس پر مسلسل کام کر رہی ہیں۔ اس میں ایم ایل اے پدمسین چودھری، پرشوتم جیسوال، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھنونتا، نوڈل آنند کمار شکلا، ڈسٹرکٹ شوگر کین آفیسر، بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر انوشکا سریواستو، اے ڈی او آئی ایس بی ستیہ ورت سریواستو کے قائدین، کارکنان، افسران اور ملازمین بشمول آشتوش مشرا، یوگیندر سریواستا، یوگیندر سریواستا، یوگیندر سریواستو، افسران اور ملازمین موجود تھے۔

ایشا خان نے نواز گرلز پبلک اسکول دیوبند کے وقار میں کیا اضافہ

ہماری بیٹیاں جب قومی سطح پر کامیابی حاصل کرتی ہیں تو وہ ہمارے لئے فخریہ لمحات ہوتے ہیں: ڈاکٹر نواز دیوبندی

دیوبند، 17 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) نواز گرلز پبلک اسکول کی سابق طالبہ ایشا خان نے نرسنگ آفیسر ریکروٹمینٹ کے مشترکہ اہلیتی امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کر کے رائے بریلی کے ایمس اسپتال میں نرسنگ آفیسر کے عہدہ پر منتخب ہو کر اپنے والدین، اسکول اور اساتذہ کا نام روشن کرنے کا کام کیا ہے۔ ادارہ کی پرنسپل ڈاکٹر فوزیہ خان نے بتایا کہ ایشا خان نے نواز گرلز پبلک اسکول سے سال 2020 میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا تھا۔ اس کے بعد اپنی مسلسل محنت تعلیمی جدو جہد اور اپنی منزل کو پانے کے لیے انہوں نے نرسنگ آفیسر ریکروٹمینٹ کے مشترکہ اہلیتی امتحان NORCET میں شاندار کامیابی حاصل کی تھی جس کے بعد وہ بطور نرسنگ آفیسر رائے بریلی کے ایمس اسپتال میں فائز کی گئیں۔ ایشا خان کی اس کامیابی پر نہ صرف اس کے والدین اور خاندان کو بلکہ نواز گرلز پبلک اسکول، اس کے ذمہ داران اور اساتذہ کے ساتھ ساتھ دیوبند کا نام بھی روشن کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایشا خان نے اپنی منزل کو سامنے رکھ کر سخت محنت کی اور بہترین کامیابی حاصل کی جو ہم سب کے لئے اور خصوصی طور پر ادارہ کی طالبات کے لیے قابل تقلید ہے۔ فوزیہ خان نے کہا کہ ایشا خان کی یہ کامیابی ہم سب کے لیے اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر مقصد واضح ہو تو محنت، ایمانداری اور مکمل یقین کے ساتھ اس کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ادارہ کے بانی و سرپرست ڈاکٹر نواز دیوبندی نے ایشا خان کو ان کی اس شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ جب بیٹیاں اپنی سخت محنت و لگن سے قومی سطح پر اپنی پہچان بناتی ہیں تو یہ ہم سب کے لئے نہایت فخر کے لمحات ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایشا خان نے یہ کامیابی حاصل کر کے ثابت کیا ہے کہ ہماری بیٹیوں میں محنت اور لگن کی کوئی کمی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایشا خان کی یہ کامیابی ادارہ کی طالبات کے لیے بھی قابل تقلید بنے گی۔ ڈاکٹر نواز دیوبندی نے امید ظاہر کی کہ ایشا خان نرسنگ آفیسر کے طور پر خدمت خلق کے جذبہ سے شاندار عوامی خدمات انجام دیں گی، نواز گرلز پبلک اسکول کے اساتذہ، ذمہ داران اور طالبات نے ایشا خان کو ان کی اس کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔

ٹیچر پر طالب علم کو بے رحمی سے پیٹنے اور جنسی اعضا میں لاتیں مارنے کا الزام

زخمی طالب علم اسپتال میں داخل، اہل خانہ کی ملزم ٹیچر کے خلاف پولیس میں شکایت

بلند شہر 17 ستمبر (پریس ریلیز) شکار پور قصبہ کے امبیڈکر نگر علاقے سے ایک چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ ایک اسکول ٹیچر پر 7 ویں جماعت کے ایک نابالغ طالب علم کے ساتھ وحشیانہ مار پیٹ کرنے اور اسے شدید زخمی کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ ملزم ٹیچر پر طالب علم کو جنسی اعضا میں لاتیں مارنے سے بچے کی حالت خراب کرنے کا بھی الزام ہے۔ متاثرہ کے والد نے پولیس میں شکایت درج کراتے ہوئے انصاف اور قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق امبیڈکر نگر محلہ کے ساکن منوہر لال کنٹریکٹر کے بیٹے انل کمار کا نابالغ بیٹا ریتک قصبہ کے شمبھوناتھ انٹر کالج میں ساتویں کلاس کا طالب علم ہے۔ واقعے کے دن ریتک اپنی کلاس میں پڑھ رہا تھا، جہاں چرن سنگھ نامی ٹیچر ریاضی پڑھا رہا تھا۔ متاثرہ کے اہل خانہ کا الزام ہے کہ بچہ استاد کے پڑھائے جانے والے مضمون کو نہیں سمجھ سکا۔ ریتک نے اس کا تذکرہ اسکول کے ایک اور ٹیچر سے کیا۔ جب ٹیچر کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے مبینہ طور پر غصے میں آ کر طالب علم کے ساتھ مار پیٹ کی۔ شدید چوٹوں کی وجہ سے بچے کو ناقابل برداشت درد ہوا اور اس کی حالت خراب ہونے لگی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ فوراً اسکول پہنچے اور بچے کو قریبی اسپتال میں داخل کرایا جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ اس واقعہ کے بعد متاثرہ کے اہل خانہ نے اسکول پرنسپل سے ملاقات کی اور ملزم ٹیچر کے خلاف شکایت کی۔ الزام ہے کہ پرنسپل نے متاثرہ لڑکے کی حمایت کرنے کے بجائے ٹیچر کی حمایت لی اور مبینہ طور پر انہیں کہیں بھی شکایت کرنے کی دھمکی دی۔

دستکاروں کو بہتر آلات فراہم کر اپنے روایتی پیشوں کو آگے بڑھانے کی ترغیب دی

ضلع پنچایت آڈیٹوریم میں وشوکرما شرمک سمان دیوس کے موقع پر مستحقین میں ٹول کٹس تقسیم کیں

بلند شہر 17 ستمبر (پریس ریلیز) ضلع پنچایت کے میٹنگ ہال میں وشوکرما شرمک سمان دیوس کے موقع پر وشوکرما شرمک سمان یوجنا کے تحت منتخب اور تربیت یافتہ مستفیدین کو ضلع پنچایت چیئرمین ڈاکٹر انتل تیوتیا، ایم ایل اے لکشمی راج سنگھ اور چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نشا گریوال کے ہاتھوں ٹول کٹس تقسیم کی گئیں۔ اس پروگرام کا مقصد روایتی کاریگروں اور دستکاروں کو ان کے پیشے سے متعلق جدید اور کارآمد اوزار فراہم کر کے ان کی مہارت کو تقویت دینا، خود روزگار کو فروغ دینا اور آمدنی میں اضافے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ وشوکرما شرمک سمان یوجنا کے تحت مختلف روایتی پیشوں سے وابستہ اہل مستفید افراد کو ان کے متعلقہ تجارت کے مطابق تربیت اور ٹول کٹس فراہم کی جاتی ہیں، جس سے وہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے اور خود روزگار کے قیام کے قابل بناتے ہیں۔ پروگرام میں موجود عوامی نمائندوں نے مستحقین میں ٹول کٹس تقسیم کیں اور انہیں جدید ٹیکنالوجی اور بہتر آلات کے ساتھ اپنے روایتی پیشوں کو آگے بڑھانے کی ترغیب دی۔ اس موقع پر عوامی نمائندوں نے کہا کہ ریاستی حکومت روایتی کاریگروں اور دستکاروں کو بااختیار بنانے، انہیں خود انحصاری فراہم کرنے اور ان کے ہنر کی پہچان اور مارکیٹ فراہم کرنے کے لیے مختلف اسکیمیں نافذ کر رہی ہے۔ وشوکرما شرمک سمان یوجنا اس سمت میں ایک اہم اقدام ہے۔ پروگرام کے دوران استفادہ کنندگان کو اسکیم کے تحت فراہم کی جانے والی ٹریننگ، ٹول کٹس اور دیگر سہولیات کے بارے میں بھی آگاہ کیا گیا۔ اس حکومتی اقدام پر اپنی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے استفادہ کنندگان نے کہا کہ ٹول کٹس حاصل کرنے سے ان کے کام میں آسانی اور معیار میں بہتری آئے گی اور انہیں خود روزگار کے ذریعے اپنی روزی روٹی کو مضبوط کرنے کے مواقع فراہم ہوں گے۔ پروگرام کے دوران بتایا گیا کہ ضلع میں وشوکرما شرمک سمان یوجنا کے فوائد کو مستحق اور ضرورت مند دستکاروں تک پہنچانے کو یقینی بنانے کے لیے محکمانہ سطح پر مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔

بھگوان وشوکرما کو کائنات کے معمار دیوتا کے طور پر تعظیم دی جاتی ہے

وزیر اعلیٰ شری وشوکرما پنچایت مندر ضلع گورکھپور میں بھگوان وشوکرما جینتی کے موقع پر منعقد شری شری وشوکرما پوجا اتسو میں شرکت کی

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ہندوستانی روایت میں بھگوان وشوکرما کو کائنات کے معمار اور دستکاری کے دیوتا کے طور پر تعظیم دی جاتی ہے۔ آج کا دن ہر اس کاریگر اور کاریگر کے لیے ایک اہم دن ہے جو اپنے منفرد فن، دستکاری اور دستکاری کے ذریعے معاشرے اور قوم کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ آج، تمام کاریگر کائنات کے معمار بھگوان وشوکرما سے اظہار تشکر کرتے ہیں اور ان کی پوجا کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ آج گورکھپور کے شری وشوکرما پنچایت مندر میں منعقد شری وشوکرما پوجا اتسو سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے بھگوان وشوکرما کو خراج عقیدت پیش کیا اور ریاست کے لوگوں کو وشوکرما جینتی کی مبارکباد دی۔ ریاست کے لوگوں کی طرف سے، انہوں نے وزیر اعظم کو ان کی سالگرہ پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں اور ان کی صحت مند، کامیاب اور لمبی زندگی کی خواہش کی۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج کا دن انتہائی مقدس دن ہے۔ ایک طرف، یہ کائنات کے معمار بھگوان وشوکرما کا مقدس یوم پیدائش ہے، اور دوسری طرف، یہ ایک نئے ہندوستان کے معمار، ملک کے نامور وزیر اعظم کا مقدس یوم پیدائش ہے۔ وزیر اعظم کی قیادت میں 140 کروڑ ہندوستانی ایک نئے اور ترقی یافتہ ہندوستان کے ان کے وژن کو عملی جامہ پہناتے ہوئے دیکھیں گے۔ ملک کی ایگزیکٹو پاور، کاریگر، نوجوان اور نصف آبادی کی خواتین کی طاقت اس عزم کو عملی جامہ پہنانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وہ خوش قسمت ہیں کہ ہر سال شری وشوکرما پنچایت مندر جانے کا موقع ملتا ہے۔ مندر کمیٹی کے عہدیداروں نے مندر کے انتظام اور اس مشن کو آگے بڑھانے کا کام دہائیوں پہلے اسی جذبے کے ساتھ شروع کیا تھا جس کے ساتھ ہر کاریگر اور دستکاری کا شخص بغیر کسی امتیاز کے شامل ہوتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نئے ہندوستان میں وزیر اعظم نے ملک کے کاریگروں اور کاریگروں کو "پی ایم وشوکرما" کی شکل میں ایک طاقتور پلیٹ فارم مہیا کیا ہے۔ وہ واضح طور پر یقین رکھتا ہے کہ صرف وہی ملک ترقی کرے گا جو اپنے کاریگروں، کاریگروں اور کاریگروں کا احترام کرے گا۔

وزیر اعظم کی قیادت میں کاریگروں اور دستکاروں کو بااختیار بنانے کے لیے مختلف اسکیمیں نافذ کی جا رہی ہیں۔ وشوکرما شرمک سمان یوجنا کے ذریعے مختلف روایتی دستکاریوں سے وابستہ مستریوں، بڑھئیوں، حلوائیوں، سناروں اور دیگر کو تربیت، ٹول کٹس اور دیگر سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ کاریگروں کو تربیت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ بینکوں کے ذریعے سستے قرضے بھی فراہم کیے جا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آزادی کے بعد طویل عرصے تک ان روایتی دستکاریوں اور دستکاروں کو نظر انداز کیا گیا جو معاشرے کی خود انحصاری کی بنیاد ہیں۔ تاہم، پہلی بار، ڈبل انجن والی حکومت نے سنجیدگی سے ان پر غور کیا، ان کی دیکھ بھال کی، اور انہیں عزت کے ساتھ آگے بڑھانے کے لیے کام کیا۔ حکومت نے کاریگروں اور دستکاری کے لوگوں کو بااختیار بنانے کے لیے کئی موثر اقدامات کیے ہیں۔ 2017 میں اتر پردیش حکومت کی تشکیل کے بعد اس سمت میں وسیع پیمانے پر کام شروع کیا گیا۔ آج، ریاست میں تین کروڑ سے زیادہ لوگ مختلف قسم کے دستکاریوں اور دستکاریوں کے ذریعے روزگار حاصل کر رہے ہیں اور خود انحصاری کی زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ بھگوان وشوکرما کے آشیرواد اور ریاست کے کاریگروں کی محنت کا نتیجہ ہے۔ جدید ہندوستان میں بھگوان وشوکرما کی اس دستکاری کی روایت اور دستکاری کو جدید ٹیکنالوجی، نئی منڈیوں، بہتر پیکیجنگ اور ڈیزائننگ کے ساتھ مربوط کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس موقع پر قانون ساز کونسل کے رکن ڈاکٹر دھرمیندر سنگھ، گورکھپور کے میئر ڈاکٹر منگلیش سریواستو، اتر پردیش ریاستی خواتین کمیشن کی نائب صدر چارو چودھری، شری وشوکرما پنچایت مندر کے صدر دیانند شرما اور دیگر معززین موجود تھے۔

ایکو گارڈن میں 17 دنوں سے دھرنے پر بیٹھے اساتذہ کی بھرتی کے امیدواروں نے پی ایم مودی کو خون سے خط لکھا

لکھنؤ کے ایکو گارڈن میں گزشتہ 17 دنوں سے اساتذہ کی بھرتی کے امیدوار دھرنے پر بیٹھے ہیں۔ معاملہ ہے 68500 اساتذہ کی بھرتی میں ریزرویشن سے متعلق تنازعہ کا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر مظاہرین امیدواروں نے خون کا عطیہ دیا اور اسی خون سے وزیر کے اعظم کے نام خط لکھا۔ ان خطوں میں وزیر اعظم مودی سے پورے معاملے میں مداخلت کرنے اور انصاف دلانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ امیدواروں نے وزیر اعظم کے ساتھ ساتھ ریاستی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے نام بھی خط بھیجے ہیں۔ دراصل ان کا مطالبہ ہے کہ 68500 اساتذہ کی بھرتی میں ریزرویشن سے متعلق معاملے کو حل کیا جائے۔ امیدواروں کا دعویٰ ہے کہ ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کی جانب سے جو حکم دیا گیا ہے، اس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ اسی مطالبے کو لے کر گزشتہ 17 دنوں سے دھرنا جاری ہے۔ بارش ہو، گرمی ہو یا پھر طویل انتظار... امیدواروں کا کہنا ہے کہ جب تک حکومت کی جانب سے کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں لیا جاتا، ان کی تحریک جاری رہے گی۔

واضح رہے کہ آج وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ ہے۔ امیدواروں نے آج کے دن کو اپنی تحریک سے منسلک کرنے کا فیصلہ کیا۔ پہلے وزیر اعظم کو سالگرہ کی مبارکباد دی، پھر طبی ٹیم کی موجودگی میں خون کا عطیہ دیا لیکن کہانی یہیں ختم نہیں ہوئی۔ اسی خون سے وزیر اعظم نریندر مودی کے نام خط لکھا گیا۔ امیدواروں کا کہنا ہے کہ یہ کسی کو ڈرانے یا دباؤ بنانے کا طریقہ نہیں بلکہ اپنا مطالبہ حکومت تک پہنچانے کی علامت ہے۔ خون سے لکھے گئے ان خطوط کے ذریعہ امیدواروں نے وزیر اعظم سے پورے معاملے میں مداخلت کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کے حکم پر عمل درآمد کرایا جائے۔ ساتھ ہی او بی سی اور معذور امیدواروں کو انصاف دلانے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ امیدواروں نے صرف وزیر اعظم کے نام خط نہیں لکھا۔ خون سے لکھے گئے خط وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ساتھ ریاستی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو بھی بھیجے گئے ہیں۔

اقتدار کیلئے بے چین اکھلیش کو مودی-یوگی کی ترقی نظر نہیں آتی: راج بھر

لکھنؤ، 17 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے کابینی وزیر اوم پرکاش راج بھر نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو کے ایکسپریس وے، سرکاری ملازمتوں، وقف املاک، آن لائن ادائیگی اور امن و قانون سے متعلق الزامات پر جوابی حملہ کرتے ہوئے جمعرات کو کہا کہ اکھلیش اقتدار حاصل کرنے کے لیے بے چین ہیں اور اسی وجہ سے انہیں وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ترقیاتی کام نظر نہیں آ رہے ہیں۔ راج بھر نے کہا کہ سڑکیں بنتی ہیں تو وقت کے ساتھ خراب بھی ہوتی ہیں اور ان کے خراب ہونے پر متعلقہ ٹھیکیدار سے دوبارہ تعمیر کرائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اکھلیش یادو کو سڑکوں کی اتنی ہی فکر ہے تو انہیں اپنے دور حکومت میں بننے والی سڑکوں کی حالت بھی دیکھنی چاہیے۔ آن لائن ادائیگی پر چنگی عائد کیے جانے کے اکھلیش یادو کے الزام پر راج بھر نے کہا کہ انہیں اس بارے میں صحیح معلومات نہیں ہیں۔

انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس کا بوجھ 95 فیصد لوگوں پر نہیں پڑے گا، جبکہ پانچ فیصد صاحب استطاعت لوگوں پر اس کا اثر ہوگا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن اس طرح کی باتوں کے ذریعے عوام کو گمراہ کر رہی ہے۔ سی اے اے-این آر سی کا ذکر کرتے ہوئے راج بھر نے کہا کہ اس وقت اپوزیشن جماعتوں نے احتجاج کیے اور دہلی کا شاہین باغ موضوع بحث بنا رہا، لیکن قانون نافذ ہونے کے بعد بھی تین سال سے زیادہ عرصے میں کسی مسلمان کو ملک سے باہر نہیں نکالا گیا۔ وقف املاک کے معاملے پر راج بھر نے اپوزیشن جماعتوں کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ ایس پی، بی ایس پی اور کانگریس کی حکومتوں کے دوران کروڑوں روپے مالیت کی وقف املاک ہزاروں روپے میں حاصل کر کے ان پر ہوٹل اور مال بنائے گئے اور کچھ املاک فروخت بھی کر دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ اب املاک کو امید پورٹل پر درج کرنے کے انتظام سے ایسے لوگوں کی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ سرکاری ملازمتوں کے حوالے سے راج بھر نے دعویٰ کیا کہ یوگی حکومت کے دور میں 5.9 لاکھ سے زیادہ سرکاری ملازمتیں دی جا چکی ہیں۔ اس کے برعکس انہوں نے الزام لگایا کہ ایس پی حکومت کے دور میں ملازمتوں میں پیسوں کا لین دین ہوتا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس وقت اشتہار جاری ہونے کے بعد پانچ، 10 اور 15 لاکھ روپے تک کی بولی لگتی تھی اور فہرست تیار ہونے کے بعد اسے اس وقت کے وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی منظوری حاصل ہوتی تھی۔ اکھلیش یادو کے اقتدار میں آنے پر مزید ملازمتیں دینے کے دعوے پر طنز کرتے ہوئے راج بھر نے پوچھا، کہاں سے دیں گے، اپنے گھر سے؟ انہوں نے الزام لگایا کہ ایس پی حکومت میں ایک مخصوص برادری کو آگے بڑھانے کا کام کیا گیا۔ امن و قانون کے حوالے سے اکھلیش کے الزامات پر راج بھر نے کہا کہ ایس پی حکومت کے دور کو لوگ غنڈوں کی حکومت کہتے تھے۔ انہوں نے مظفر نگر فسادات کا ذکر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ جب وہاں تشدد ہو رہا تھا، اس وقت سیفئی میں پروگرام چل رہے تھے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایس پی حکومت کے دوران بڑی تعداد میں فسادات ہوئے، کرفیو نافذ ہوا اور لوگوں کی جانیں گئیں۔ راج بھر نے کہا کہ اس وقت تقریباً ہر ضلع میں مافیا کا اثر تھا اور گینگ وار کے واقعات ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یوگی حکومت میں جرائم کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے اور قانون کی حکمرانی قائم ہوئی ہے۔ اکھلیش یادو کے مندر کی تعمیر سے متعلق بیان پر بھی راج بھر نے طنز کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف مندر بنوانے کی بات کی جاتی ہے اور دوسری جانب مولانا کے ساتھ نماز پڑھنے کی تصاویر سامنے آتی ہیں۔ راج بھر نے سوال کیا کہ مندر کی تعمیر اور نماز، دونوں کے حوالے سے ایس پی کی سیاست کا رخ آخر کیا ہے۔

عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا وشوکرما جے نتی

بلرام پور اسپتال کے پیتھالوجی شعبے میں پوری مذہبی روایت کے ساتھ ہوئی پوجا

لکھنؤ: بلرام پور اسپتال کے پیتھالوجی شعبے میں جمعرات کو بھگوان وشوکرما جے نتی عقیدت و احترام اور دھوم دھام کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقع پر شعبے میں بھگوان وشوکرما کی پوجا ارچنا کی گئی اور تمام حاضرین نے سکھ، समृद्धि (خوشحالی) اور اسپتال کی ترقی کے لیے دعائیں مانگیں۔ اس دوران پورا ماحول عقیدت کے رنگ میں رنگا رہا۔

اس پروگرام میں شعبہ پیتھالوجی کے سربراہ ڈاکٹر اروند پرساد کے ساتھ ڈاکٹر ہنی چندرا، ڈاکٹر نیہا چورسیہ، سنیل کمار، منوج اوستھی، ستیا پرکاش، آشیش موریا، شمبھو راج، نیہا ورما، پوجا مشرا، رابعہ فاطمہ اور منیش کمار سمیت شعبے کے تمام ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل عملہ موجود رہا۔ اسپتال کے دیگر ملازمین نے بھی اس مذہبی تقریب میں شرکت کی۔

پوجا ارچنا کے بعد تمام لوگوں نے بھگوان وشوکرما کا آشیرواد حاصل کیا اور پرشاد تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹروں اور ملازمین نے کہا کہ بھگوان وشوکرما کو تعمیر اور ٹیکنالوجی کی علامت مانا جاتا ہے۔ ان کے پر عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اسپتال میں بہتر طبی سہولیات کی فراہمی اور مریضوں کے مفاد میں کام کرنے کا عزم بھی ظاہر کیا گیا۔ تمام ملازمین نے اس تقریب میں پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔

لکھنؤ-کانپور ایکسپریس وے بنانے والی کمپنی 'پی این سی انفراٹیک' پر لگی 3 سال کی پابندی

لکھنؤ۔لکھنؤ-کانپور ایکسپریس وے بنانے میں لاپرواہی اور خراب معیار کا انکشاف ہونے کے بعد نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) نے سخت قدم اٹھایا ہے۔ اس نے ایکسپریس وے بنانے والی کمپنی 'پی این سی انفراٹیک' کو نان پرفارمر قرار دے دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمپنی کو 3 سال کے لیے این ایچ اے آئی کے تمام پروجیکٹس سے ڈیبار (ممنوع) کر دیا گیا ہے۔ این ایچ اے آئی نے ایک ٹیکنیکل کمیٹی تشکیل دی ہے جو اس پورے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ لکھنؤ-کانپور ایکسپریس کے افتتاح کے کچھ ہی وقت بعد سڑک کا ایک بڑا حصہ دھنس گیا تھا۔ کئی مقامات پر سڑک کی اوپری سطح کھسکنے اور بڑے بڑے شگاف پڑنے کی شکایتیں سامنے آ رہی تھیں۔ لاکھوں روپے کی لاگت سے بنائے گئے اس ہائی اسپیڈ کوریڈور کی ایسی حالت دیکھ کر سوال اٹھنے لگے تھے۔ ایسے میں این ایچ اے آئی نے معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک ٹیکنیکل کمیٹی تشکیل دی تھی۔ یہ کمیٹی ایکسپریس وے کی تعمیر میں استعمال کیے گئے مواد، ڈیزائن اور انجینئرنگ کی خامیوں کی جانچ کر رہی ہے۔ اس سے قبل این ایچ اے آئی نے پی این سی انفراٹیک پر 2 فیصد جرمانہ عائد کرتے ہوئے اسے نان پرفارمر قرار دینے کی سفارش کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی لاپرواہی کے سبب خود مختار انجینئر کمپنی تھیم انجینئرنگ سروسز کو بھی ڈیبار کرنے کا نوٹس بھیجا گیا تھا۔ نگرانی اور تعمیر میں کوتاہی کے سبب پی این سی کے پروجیکٹ منیجر وویک گپتا، ریزیڈنٹ انجینئر ستیندر کمار اور خود مختار انجینئرز کی ٹیم کے لیڈر سریندر کمار کو فوری طور پر عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ ان تینوں افسران پر این ایچ اے آئی، مورتھ اور این ایچ آئی ڈی سی ایل کے کسی بھی پروجیکٹ میں اگلے 2 سال تک کام کرنے پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ این ایچ اے آئی نے پروجیکٹ ڈائریکٹر نگل پرکاش ورما کو بھی ان کے عہدے سے ہٹا دیا تھا، جبکہ سابق پروجیکٹ ڈائریکٹر سوربھ چورسیا کو وجہ بتاؤ نوٹس (چارج شیٹ) بھیجا تھا۔

سریش کمار کھنہ نے پی ایم مودی کے یوم پیدائش پر بڑے پیمانے پر صفائی مہم کا آغاز کیا

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر خزانہ اور پارلیمانی امور سریش کمار کھنہ نے سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کے یوم پیدائش کے موقع پر لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کی طرف سے منعقد کی گئی بڑی صفائی مہم کا افتتاح کیا۔ وزیر خزانہ نے ذاتی طور پر بابائے قوم مہاتما گاندھی، بھارت رتن ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر، مرد آہن سردار ولبھ بھائی پٹیل، او مجاہد آزادی اونتی بائی کے مجسموں کے ساتھ ساتھ حضرت گنج میں نصب ان کے اردگرد موجود چبوتروں کی صفائی اور دھلائی کی۔ اس کے بعد انہوں نے عظیم شخصیات کے مجسموں پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔ صفائی مہم کا آغاز کرتے ہوئے مسٹر کھنہ نے شہریوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی۔ انہوں نے زور دیا کہ صفائی صرف حکومت یا میونسپل کارپوریشن کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہر شہری کی اخلاقی اور سماجی ذمہ داری ہے۔ لوگ اس مہم میں شامل ہوں اور اسے آگے بڑھائیں، اپنے گھروں، محلوں، بازاروں اور عوامی مقامات کے اردگرد صاف ستھرا اور خوبصورت ماحول بنائیں۔ عوامی شمولیت سے ہی صفائی مہم کو ایک موثر عوامی تحریک میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ وزیر خزانہ نے ہندوستان کے نامور وزیر اعظم اور دنیا کے مقبول ترین لیڈروں میں سے ایک جناب نریندر مودی کو ان کی سالگرہ کے موقع پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے وزیر اعظم کی اچھی صحت اور لمبی عمر کے لیے دعا کی اور امید ظاہر کی کہ مسٹر مودی اپنی دور اندیش قیادت کے ساتھ ملک اور سماج کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔ مسٹر کھنہ نے کہا کہ عوامی زندگی میں داخل ہونے کے بعد سے، وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے خدمت، لگن، اچھی حکمرانی اور قومی مفاد کے شعبوں میں بے شمار ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ ان کی غیر معمولی محنت، پختہ ارادہ اور قوم سے غیر متزلزل وابستگی آج پوری دنیا میں نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی مضبوط قیادت میں ہندوستان نے داخلی اور خارجی دونوں محاذوں پر شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ وزیر اعظم نے ملک کو درپیش چیلنجز سے بچنے کے بجائے ان کا مضبوطی سے مقابلہ کیا اور دوررس اور موثر حل فراہم کیے۔ ان کی قیادت میں عالمی سطح پر ہندوستان کا وقار، طاقت اور قبولیت میں بے مثال اضافہ ہوا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ نریندر مودی کی زندگی قومی خدمت، نظم و ضبط اور لگن کو متاثر کرتی ہے۔ اس کرمایوگی وزیر اعظم کو ان کے یوم پیدائش پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے، پوری قوم ان کی صحت مند، لمبی اور کامیاب زندگی کی خواہش کرتی ہے۔

پی ایم مودی نے کئے اقتدار میں 25 سال مکمل، یوم پیدائش پر 'سیوا سنکلپ ابھیان' کا آغاز

لکھنؤ: 17 ستمبر (پی این ایس) وزیر اعظم نریندر مودی کی عوامی زندگی میں 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر، 'سیوا سنکلپ ابھیان' اتر پردیش میں شروع ہو گیا ہے۔ 17 ستمبر سے 17 اکتوبر تک چلنے والی یہ مہم 'ترقی یافتہ ہندوستان 2047' کو ایک اجتماعی قومی عہد کے طور پر پیش کرے گی۔ مہم کے دوران مرکزی اور ریاستی حکومت کی اسکیموں کے ذریعے لائی گئی تبدیلیوں کو عوام تک پہنچایا جائے گا، اور مختلف سطحوں پر خدمت اور عوامی شراکت سے متعلق پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ نئے مقامات تلاش کریں۔ اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے کو اس مہم کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ وہ حکومت سے لے کر ضلعی سطح تک تین سطحی رابطہ کاری کی نگرانی کرے گا۔ یہ مہم مرکزی حکومت کے 12 سال کے ترقیاتی کاموں اور ریاستی حکومت کے 10 سال کے ترقیاتی کاموں کے ذریعے لائی گئی تبدیلیوں کو بھی اجاگر کرے گی۔ تقریباً 1.25 لاکھ عوامی نمائندوں کے لیے وندے ماترم گانے کا پروگرام بھی بنایا گیا ہے۔ مہم (سیوا سنکلپ ابھیان) 17 ستمبر کو 'سیوا دیوس - آشیرواد کا دیا' پروگرام کے ساتھ شروع ہوگی۔ لوگوں سے شام 7 بجے گھروں اور اداروں میں چراغ جلا کر خدمت اور ترقی یافتہ ہندوستان کے عہد میں شامل ہونے کی اپیل کی جائے گی۔

سرکاری اسکیموں سے مستفید ہونے والوں کا تین درجے کا ڈیٹا بینک بھی بنایا جائے گا۔ تقریباً 41.9 ملین خاندانوں اور 157.4 ملین مستفیدین کو جوڑنے کا ہدف ہے۔ چترا سیوا مہم کے تحت 17 ستمبر سے 7 اکتوبر تک اسکولوں میں مقابلے منعقد کیے جائیں گے۔ پانچویں سے آٹھویں جماعت کے لیے پینٹنگ کے مقابلے اور نویں سے بارہویں جماعت کے لیے پینٹنگ اور تقریری مقابلے ہوں گے۔ 7 اکتوبر کو ریاستی سطح کی نمائش کا انعقاد کیا جائے گا۔ ڈائس پورہ نیٹ ورک میں شامل ہوں۔

اتر پردیش اسمبلی انتخابات: نشستوں کی تقسیم تعداد نہیں مضبوط امیدوار کی بنیاد پر ہوگی

لکھنؤ، 17 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش اسمبلی انتخابات قریب آتے ہی سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس کے درمیان نشستوں کی تقسیم پر بحث تیز ہو گئی ہے۔ کانگریس جہاں 100 سے زائد نشستوں پر دعویٰ کر رہی ہے، وہیں ایس پی قیادت کی طرف سے اشارہ دیا گیا ہے کہ نشستوں کی تقسیم صرف تعداد کی بنیاد پر نہیں، بلکہ امیدوار کی مضبوطی اور جیت کے امکانات کو مدنظر رکھ کر کی جائے گی۔ ریاست میں اگلے سال اسمبلی انتخابات مجوزہ ہیں اور الیکشن کمیشن نے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ انڈیا اتحاد کی اہم حلیف جماعتوں ایس پی اور کانگریس نے بھی اسمبلی کی سطح پر تنظیم کو فعال اور منظم کرنا شروع کر دیا ہے۔ سال 2022 میں دونوں جماعتوں نے الگ الگ الیکشن لڑا تھا۔ اس الیکشن میں ایس پی نے 111 نشستیں جیتی تھیں، جبکہ کانگریس کو صرف دو نشستوں پر کامیابی ملی تھی۔ کانگریس رہنماؤں کا منطق ہے کہ 2017 کے اسمبلی انتخابات میں ایس پی-کانگریس اتحاد کے تحت پارٹی نے 100 سے زائد نشستوں پر امیدوار اتارے تھے۔ تاہم، یہ اتحاد بی جے پی کو اقتدار سے باہر نہیں کر سکا تھا۔ کانگریس کی جانب سے اسی بنیاد پر اس بار بھی 100 سے زائد نشستوں کے مطالبے کی بات چل رہی ہے۔ وہیں ایس پی کی طرف سے کانگریس کو تقریباً 40 سے 50 نشستیں ملنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ایس پی قیادت کا ماننا ہے کہ اتحاد میں نشستوں کی تعداد سے زیادہ اہم یہ ہے کہ متعلقہ نشست پر کون سا امیدوار الیکشن جیتنے کی پوزیشن میں ہے۔ اس کے لیے مقامی سیاسی مساوات، امیدوار کی پکڑ اور گزشتہ انتخابات کی کارکردگی کو بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔ پارٹی کے ایک سینئر رہنما کے مطابق، جن نشستوں پر کانگریس مضبوط امیدوار کے ساتھ میدان میں اتر سکتی ہے، وہاں اس کے دعوے پر غور کیا جا سکتا ہے۔ اس دوران سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (سبھاسپا) اور نشاد پارٹی کو لے کر بھی سیاسی حلقوں میں اٹکلیں چل رہی ہیں۔ دونوں جماعتیں ماضی میں ایس پی کے ساتھ رہی ہیں اور بعد میں الگ ہو گئی تھیں۔

درگاہ شاہ مینا میں جشن غوث الوریٰ کا آغاز

لکھنؤ: 17 ستمبر (پی این ایس) حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ۴۹۶ھ میں تحصیل علم سے فارغ ہو چکے تھے لیکن درس و تدریس کا آغاز آپ نے ۵۱۳ھ میں کیا کیونکہ مدرسہ کی تدریسی منصب کی تفویض اور عوامی جلسوں کو خطاب سے پہلے جنگلوں و بیابانوں میں رہ کر عبادت کرنا آپ کا معمول تھا۔ آپ نے اپنے استاذ گرامی قاضی ابوسعید المبارک المخزومی کے حکم کے مطابق مدرسہ باب الازج میں خدمت تدریس پر مامور ہوئے اور خداداد علمی قابلیت و لیاقت کی بنیاد پر کچھ ہی دنوں میں عالمگیر شہرت حاصل کر لی۔ حدیث شریف میں آپ کی مہارت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے اساتذہ کرام سند دیتے وقت فرمایا کرتے تھے "اے عبدالقادر، ہم تم کو الفاظ حدیث کی سند دے رہے ہیں ورنہ حدیث کے معانی میں تو ہم تم سے استفادہ کرتے ہیں کیونکہ بعض احادیث کے مطالب جو تم نے بیان کئے ہیں ان تک ہماری فہم کی رسائی نہیں تھی۔" مذکورہ باتیں مقرر خصوصی مولانا محمد عرب خاں مصباحی نائب پرنسپل دارالعلوم حنفیہ امام احمد رضا کلیان پور نے درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام جشن غوث الوریٰ درگاہ کے سجادہ نشین و متولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کی صدارت میں منعقد تقریب میں کہیں۔ مولانا نے مزید کہا کہ ۵۲۱ھ میں غوث الاعظم نے پہلی تقریر فرمائی۔ ابتدا میں سامعین کی تعداد کم تھی لیکن بعد میں یہ سلسلہ دراز ہوتا گیا یہاں تک کہ آپ کی مجلس میں ستر ستر ہزار لوگ شریک ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے کو یہ خوبی عطا فرمائی تھی۔ ہزاروں نفوس کے مجمع میں آپ کی آواز دور و نزدیک یکساں پہنچتی اور ہر ایک بقدر اہلیت و صلاحیت ان ایمان افروز نصائح سے استفادہ کرتا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے مواعظ دلوں پر بجلی کا اثر کرتے تھے۔

ٹی بی کے خاتمے کے لیے اجتماعی کوششیں ناگزیر: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی نے نشچے مترا پہل کے تحت پچاس ٹی بی مریضوں کو لیا گود

لکھنؤ۔ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں اتر پردیش کی گورنر و یونیورسٹی کی چانسلر آنندی بین پٹیل کی رہنمائی میں ٹی بی کے خاتمے کے لیے چلائی جا رہی 'نشچے مترا پہل' کے تحت ٹی بی کے مریضوں کی مدد اور غذائی معاونت کے مقصد سے ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ گورنر کی جانب سے سابقہ اقدامات کے تحت بھی یونیورسٹیوں اور مختلف اداروں سے ٹی بی کے مریضوں کو گود لے کر ان کے علاج اور غذائیت میں تعاون کی اپیل کی جاتی رہی ہے۔ اس پروگرام کے تحت یونیورسٹی کے اساتذہ نے پچاس ٹی بی کے مریضوں کو گود لیا۔ اس موقع پر گود لیے گئے مریضوں میں غذائی پوٹلی بھی تقسیم کی گئی۔ پروگرام کا مقصد ٹی بی سے متاثرہ افراد کو علاج کے ساتھ ساتھ متوازن اور غذائیت سے بھرپور غذا فراہم کرنا، ان کی صحت کے تئیں بیداری پیدا کرنا اور معاشرے میں ٹی بی کے مریضوں کے تئیں حساسیت اور تعاون کے جذبے کو فروغ دینا تھا۔ اس وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ گورنر اتر پردیش اور یونیورسٹی چانسلر آنندی بین پٹیل کی رہنمائی اور ہدایات کے تحت یونیورسٹی کی جانب سے پچاس ٹی بی کے مریضوں کو گود لینا سماجی ذمہ داری کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹی بی کے علاج کے ساتھ مریضوں کو غذائیت سے بھرپور غذا اور جذباتی تعاون فراہم کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ یونیورسٹی کی کوشش ہوگی کہ اس کے اساتذہ اور ملازمین معاشرے کے ضرورت مند افراد کے ساتھ مسلسل کھڑے رہیں اور ٹی بی سے پاک معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی محض تعلیم فراہم کرنے والا ادارہ نہیں بلکہ معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والا ایک اہم ادارہ بھی ہے۔ انہوں نے اساتذہ اور ملازمین کی جانب سے اس پہل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کو قابل ستائش قرار دیا۔ پروگرام میں موجود تمام اساتذہ اور ملازمین نے ٹی بی کے خاتمے کے لیے عوام میں بیداری پیدا کرنے اور ضرورت مند مریضوں کو ضروری تعاون فراہم کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ راج بھون کی جانب سے قبل ازیں بھی ٹی بی کے مریضوں، خصوصاً بچوں کو گود لے کر ان کے علاج، غذائیت اور باقاعدہ نگرانی میں تعاون کرنے کے لیے یونیورسٹیوں، کالجوں اور سماجی اداروں کی حوصلہ افزائی کی جاتی رہی ہے۔ اس خصوصی پروگرام میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا، رجسٹرار وکاس، افسر مالیہ سنتوش کمار کے علاوہ یونیورسٹی کے اساتذہ اور انتظامی ملازمین موجود رہے۔ اس موقع پر تمام حاضرین نے ٹی بی کے خاتمے کی مہم میں فعال تعاون کا عزم ظاہر کیا۔

ڈاکٹر مینا عرفان کے انتقال پر تعزیت

لکھنؤ۔ معروف و مشہور صحافی و شاعر عرفان صدیقی کی بیٹی ڈاکٹر مینا عرفان کے اچانک انتقال پر ادبی دنیا میں ایک مایوسی و اداسی چھا گئی، ڈاکٹر مینا عرفان کے اچانک انتقال پر ادبی و سماجی کارکن ڈاکٹر مسیح الدین خان نے افسوس کا اظہار کیا ہے، ڈاکٹر مینا کا انتقال قلیل العمری میں اچانک ہو گیا، اللہ تعالیٰ انکے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے، ڈاکٹر مینا سید بلال نورانی کے بھائی کی اہلیہ تھیں، اور اردو ادب سے وابستہ تھیں، وہ برابر شہر کی ادبی و تعلیمی پروگراموں میں شرکت کرتی تھیں، آج بعد نماز عصر دادا میاں کے قبرستان میں تدفین ہوی، جس میں کثیر تعداد میں شہر کے لوگوں نے شرکت کی۔ ان کے انتقال پر ڈاکٹر مسیح الدین خان، ڈاکٹر راشد خان، ڈاکٹر متین خان، فضل انعام مدنی، ایس رضوان، معاذ اختر، امان عباس، پرویز اشرف، وغیرہ نے تعزیت پیش کیا ہے۔

اقلیتی کمیشن کے رکن کے طور پر پہلے دن آفس پہنچا انجینئر محمد اسلم

لکھنؤ (پی این ایس) اتر پردیش حکومت کی جانب سے ریاستی اقلیتی کمیشن کی نئی تشکیل کے بعد فتح پور کے پولی گاؤں کے رہنے والے بی جے پی کے سینئر رہنما اور اقلیتی مورچہ کے سابق ریاستی صدر انجینئر محمد اسلم کو اقلیتی کمیشن کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ ان کی نامزدگی کے بعد بی جے پی کارکنان اور حامیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ انجینئر محمد اسلم اس سے قبل بھی سال 2018 میں اتر پردیش اقلیتی کمیشن کے رکن کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری ادا کر چکے ہیں۔ محمد اسلم کا شمار اتر پردیش میں اقلیتی سماج کے درمیان طویل عرصے سے سرگرم رہنے والے بی جے پی رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تنظیمی سطح پر منڈل صدر، ضلع صدر، پردیش منتری، پردیش مہامنتری اور پردیش انچارج سمیت متعدد اہم ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ 2007 سے 2010 تک وہ بی جے پی اقلیتی مورچہ کے اتر پردیش صدر بھی رہے۔